تَعلیم القُرآن

قرآن کو قرآن کی زبان میں سمجھنے کا جدید طریقہ

پارہ ۳۰

عَمَّ

مرتبہ

صابر قرنیؒ

آسان رواں ترجمہ

از

مولانا فتح محمد جالندھریؒ

ادارہ تعلیم القرآن

فہرست عنوانات

تعلیم القرآن پارہ ۳۰

مرتبہ: عبدالرحمان صابر قرنی

نظر ثانی و اضافہ: حافظ جنید احسن (03004890192)

خواندگی و تصدیق برائے متن قرآن: قاری محمد اشرف خوشابی، رجسٹرڈ پروف ریڈر محکمہ اوقاف

ناشر: ادارہ تعلیم القرآن

19-C منصورہ، ملتان روڈ، لاہور

فون: 042-35252376

03228099078

Email: italeemulquran@yahoo.com

Web: www.italeemulquran.net

مطبع: نوید حفیظ پرنٹرز

NHP-HBB-1017-16-cp3

فہرست مضامین آیات (پارہ ۳۰)

خلاصہ مضامین	آیت نمبر
نیکی اور بدی کا شعور، کامیاب اور نامراد لوگ	۱ تا ۱۰
ثمود کے تاریخی کردار کی شہادت، اسکی طغیانی سے اونٹنی کا قتل اور اسکی تباہی۔ قرآن کے فلسفہ عروج وزوال کا ایک پہلو	۱۱ تا ۱۵
اللَّیل ۹۲	
کائنات کی ہر چیز جوڑا جوڑا ہے...... دنیا کے بعد آخرت ضروری ہے	۱ تا ۴
نیک اور بد کا انجام یکساں نہیں...... بدوں کی مشکل منزل	۵ تا ۱۰
کون سا عمل ہلاکت کا ذریعہ ہے اور جہنم کے کھڈ میں گراتا ہے	۸ تا ۱۱
اللہ کی ذمہ داری راہ ہدایت دکھانا ہے اس پر چلانا نہیں	۱۲ تا ۱۴
بخیلوں اور راہ ہدایت سے منہ موڑنے والوں کا انجام	۱۵، ۱۶
انفاق کا صحیح طریقہ، اور خدا کے ہاں جو مقبول ہوگا	۱۷ تا ۲۱
الضُّحٰی ۹۳	
رات و دن کی سازگاری سے استدلال، اللہ نے آپؐ کو ہرگز نہیں چھوڑا، اللہ وہ کچھ عطا کرے گا کہ آپؐ نہال ہو جائینگے، آپؐ کی حالت یتیمی کا تذکرہ، راہِ حق کی تلاش	۱ تا ۷
حقیقی غنا کا سرچشمہ ایمان ہے۔ پروردگار کی نعمتوں کا تذکرہ ضروری ہے	۷ تا ۱۱
اَلَمْ نَشْرَحْ ۹۴	
حضورؐ کو شرح صدر عطا ہوا۔ کمر شکن بوجھ کا اترنا۔ رفع ذکر سے چرچا ہونا	۱ تا ۴
زندگی مسلسل جدوجہد ہے...... عسر کے بعد یسر	۵، ۶
آخری منزل کے لیے اللہ سے لو لگاؤ	۷، ۸
التِّین ۹۵	
التین، طور سینا اور بلد الامین کی قسم اور جزا پر استدلال......	
ایمان والوں کے لیے دائمی صلہ	۱ تا ۶
جزا و سزا پر محکم دلیل	۷، ۸

خلاصہ مضامین	آیت نمبر
العَلَق ۹۶	
انسان کی تخلیق سے دلیل، قرآن کا علم قلم کے ذریعہ سکھایا	۱ تا ۵
اہل عرب پر خدا کا احسان	۶ تا ۸
قریش کی سرکشی کی انتہا اور اس پر اللہ کی وعید۔ اللہ کے قریب ہونے کا حکم	۹ تا ۱۹
القَدْر ۹۷	
لیلۃ القدر کی عظمت، برکات اور نعمتیں۔ قرآن کا نزول، تقسیم امور کی رات، شیاطین سے محفوظ رات	۱ تا ۵
البَیِّنَة ۹۸	
اہل کتاب اور مشرکین کا قرآن کے بارے میں رویہ	۱ تا ۳
معجزات دیکھنے کے باوجود ان کی بدبختی یہ ہے کہ وہ دین پر قائم نہ رہ سکے	۴، ۵
ضدی لوگوں کے کبر وغرور پر ضرب اور اہل ایمان کا صلہ	۶ تا ۸
الزِّلزال (الزَّلزَلَة) ۹۹	
قیامت کے وقوع کے احوال، انسان کی بدحواسی کی تصویر، زمین تمام انسانوں کا ریکارڈ سنا دے گی، ہر شخص خود جوابدہ ہوگا، نیکیوں اور بدیوں میں سے ہر چیز لا حاضر کی جائے گی	۱ تا ۸
العٰدِیٰت ۱۰۰	
جنگی گھوڑوں کی صفات سے شہادت	۱ تا ۵
انسان خدا کا ناشکرا ہے اور خود اپنے پر گواہ ہے	
زر پرست ناشکروں کو تنبیہ اور ان کا انجام	۶ تا ۱۱
القَارِعَة ۱۰۱	
قیامت کے دن کے احوال...... ہر شخص پر نفسی نفسی کی کیفیت، لوگ منتشر پتنگوں کی مانند ہو جائیں گے	۱ تا ۵
اس دن وزن نیک اعمال کا ہوگا، برے اعمال پر دہکتی ہوئی آگ	۶ تا ۱۱

خلاصہ مضامین	آیت نمبر
التکاثر ۱۰۲	
کثرت مال اور معیار زندگی اونچا کرنے کا خبط، دنیا پرستوں پر افسوس	۱تا۴
دنیا میں صرف علم یقین حاصل ہوتا ہے، قیامت کے روز نعمتوں کا حساب ہوگا	۵تا۸
العصر ۱۰۳	
تاریخ سے شہادت، قانون مجازات، ایمان اور عمل صالح اصل بنیاد ہیں۔ انسان پر معاشرہ کا حق، حق وصبر کی تلقین	۱تا۳
الھمزۃ ۱۰۴	
بخیل سرمایہ داروں کی تصویر، ان کے باطن پر عکس	۱تا۳
بخیلوں کے سرمایہ کا حشر۔ آگ ان کا اصلی ٹھکانہ ہے	۴تا۹
الفیل ۱۰۵	
اصحاب فیل اور ابرہہ کا کردار اور ان کی بربادی	۱تا۵
قریش ۱۰۶	
بیت اللہ کی وجہ سے قریش کی عزت ومنزلت، اللہ نے ان کو بھوک اور خوف سے نجات دی، اب ان کو چاہیے کہ وہ اللہ کی عبادت کریں	۱تا۴
الماعون ۱۰۷	
جزاوسزا کے منکروں کا کردار	۱تا۳
بے روح نمازیں اور ریاکاری ان کے کردار کی علامت	۴تا۷
الکوثر ۱۰۸	
کوثر جیسی خیر کثیر سے حضورؐ کو نوازا۔ نماز اور قربانی سے اسلام کی کامیابی کی خوشخبری	۱تا۳

خلاصہ مضامین	آیت نمبر
الکفرون ۱۰۹	
کشمکش حق و باطل میں کفار سے اعلان برأت، شرک وکفر کے بارے میں اللہ کا دوٹوک فیصلہ	۱تا۶
النصر ۱۱۰	
فتح ونصرت انعام الٰہی ہے، فتح مکہ کے اثرات، فریضۂ دعوت سے حضورؐ کی سبکدوشی اور اللہ سے استغفار کرنے کا حکم	۱تا۳
اللھب ۱۱۱	
ابولہب کے نام سے ذکر اس کی اسلام دشمنی تھی، اس کی بیوی کا کردار اور دونوں کا انجام	۱تا۵
الاخلاص ۱۱۲	
توحید خالص کا اعلان۔ خدا کا صحیح تصور	۱تا۴
الفلق ۱۱۳	
خارجی مخلوقات کے شر سے اللہ ہی پناہ دے سکتا ہے، روحانی آفات سے پناہ طلب کرنے کا طریقہ، ٹونے ٹوٹکے اور دیگر اعمال کا شر، حاسدوں کے حسد کا شر	۱تا۵
الناس ۱۱۴	
اللہ تعالیٰ کی صفات اور ان کے حقوق۔ شیطان کے داخلی شر سے پناہ، وسوسہ شیطان کا خاص حربہ، شیطانی طاقتوں سے باخبر رہنا اور پناہ طلب کرتے رہنا	۱تا۶

چونکہ یہ متعدد دفعہ آیا ہے لہٰذا یہاں ایک ہی بار دیا جاتا ہے:

بِ	اِسْمِ	اللّٰهِ
ساتھ/سے	نام	اللہ کے

الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
بے حد مہربان	نہایت رحم کرنے والا

آیاتہا ۴۰ | (عدد التلاوۃ ۷۸) سُوْرَۃُ النَّبَاِ مَکِّیَّۃٌ (عدد النزول ۸۰) | رکوعاتہا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿١﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ﴿٢﴾

عَمَّ (عَنْ. مَا) ٥	يَتَسَآءَلُوْنَ ☉	عَنْ	النَّبَاِ ٥	الْعَظِيْمِ
کس چیز سے/کس کی نسبت	وہ سوال پوچھتے ہیں	سے/نسبت	خبر	بڑی

(یہ) لوگ کس چیز کی نسبت پوچھتے ہیں؟ (کیا) بڑی خبر کی نسبت؟

الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ﴿٣﴾ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿٤﴾

الَّذِيْ	هُمْ	فِيْ	هِ	مُخْتَلِفُوْنَ ٥	كَلَّا	سَ	يَعْلَمُوْنَ ☉
وہ کہ/جس	وہ	میں	اس	اختلاف کررہے ہیں	ہرگز نہیں	عنقریب	وہ جان لیں گے

جس میں یہ اختلاف کررہے ہیں۔ دیکھو عنقریب یہ جان لیں گے۔

ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿٥﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ

ثُمَّ	كَلَّا	سَ	يَعْلَمُوْنَ ☉	اَ	لَمْ	نَجْعَلِ ☉	الْاَرْضَ
پھر	ہرگز نہیں	عنقریب	جان لیں گے	کیا	نہیں	ہم نے بنایا	زمین کو

پھر دیکھو یہ عنقریب جان لیں گے۔ کیا ہم نے زمین کو بچھونا

مِهٰدًا ﴿٦﴾ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ﴿٧﴾ وَّ خَلَقْنٰكُمْ

مِهٰدًا ٥	وَ	الْجِبَالَ ٥	اَوْتَادًا ٥	وَ	خَلَقْنَا ☉	كُمْ
بچھونا	اور	پہاڑوں کو	میخیں	اور	پیدا کیا ہم نے	تم کو

نہیں بنایا؟ اور پہاڑوں کو (اس کی) میخیں (نہیں ٹھہرایا)؟ (بیشک بنایا)۔ اور تم کو جوڑا جوڑا

منزل ۷

سُوْرَۃُ النَّبَاِ (خبر)۔

۞ اسلام کی بنیاد تین حقیقتوں پر رکھی گئی ہے:
۱) توحید، ۲) رسالت، ۳) آخرت۔ پارہ ۳۰ میں زیادہ تر زور عقیدۂ آخرت کو دلوں میں بٹھانے پر صرف ہوا ہے۔ ان سورتوں میں آخرت کے مضامین پر دلائل کا تکرار ہے جسمیں جگہ جگہ آخرت کیساتھ توحید و رسالت کا تذکرہ ہے اور انفس و آفاق کے مختلف گوشوں سے استشہاد کیا گیا ہے۔

۞ عقیدۂ آخرت کا تذکرہ انسانی زندگی اور دنیا میں اسکی افراط وتفریط پر مبنی روش کے خلاف بہت بڑے اثرات مرتب کرتا ہے۔ انسان کو جب یہ معلوم ہو کہ یہ عارضی زندگی ہے اور اسکے بعد ہمیشہ رہنے والی زندگی ہوگی تو وہ دنیا میں ذمہ دارانہ زندگی گزارے گا۔ کیونکہ اسکو معلوم ہوگا کہ یہ زندگی ایک امتحان گاہ ہے، اس میں وہ جس قسم کا پرچہ حل کریگا آخرت میں اسکے مطابق ہر نفس کو اپنے اچھے یا برے اعمال کا بدلہ مل جائیگا۔

☉ **افعال:** يَتَسَآءَلُوْنَ: وہ سوال کرتے ہیں، باہم ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں، تَسَاءُلٌ (باہم پوچھنا) سے، مضارع جمع غائب مذکر۔ سَيَعْلَمُوْنَ: وہ عنقریب جان لیں گے، (سمع) عِلْمٌ سے، مضارع مستقبل قریب جمع غائب مذکر، عَلِمَ. يَعْلَمُ. لَمْ نَجْعَلْ: ہم نے نہیں کیا/بنایا، جَعْلٌ سے، مضارع منفی بہ لم جمع متکلم، جَعَلَ. يَجْعَلُ۔ خَلَقْنَا: ہم نے پیدا کیا، خَلْقٌ سے، ماضی جمع متکلم، خَلَقَ. يَخْلُقُ۔

٥ **اسماء:** عَمَّ: (عَنْ. مَا) کس چیز سے، عَنْ جارہ اور مَا استفہامیہ، جسکا الف استفہام کیوجہ سے محذوف ہے۔ النَّبَاِ: خبر، اَنْبَاءٌ جمع۔ مُخْتَلِفُوْنَ: اختلاف کرنیوالے، اسم فاعل، مُخْتَلِفٌ واحد۔ مِهٰدًا: بچھونا، فرش۔ الْجِبَالَ: پہاڑ، جَبَلٌ واحد۔ اَوْتَادًا: میخیں، وَتَدٌ واحد۔

۞ سورۂ نباء میں آیت ا تا ۵ میں بہت زور دار انداز میں قیامت کے بارے میں اس وقت جو اختلاف کیا جارہا تھا، بتایا جارہا ہے کہ قیامت کا دن ضرور آئے گا اور یہ جھگڑنے والے کل خود ہی دیکھ لیں گے کہ اس ہولناک خبر میں کتنی صداقت ہے۔

۞ قرآن حکیم اپنی بات کو دلیل سے منواتا ہے:

ا) آخرت کا آنا لازمی ہے۔

۲) اگر آخرت برپا نہ ہو تو یہ دنیا کا کارخانہ ایک کھیل تماشا ہے۔ یہ بات وہی کرسکتا ہے جو اللہ کا منکر اور اللہ کی صفات کا صحیح علم نہ رکھتا ہو۔

۳) اللہ کی صفات، ا۔نظام ربوبیت، ۲۔نظام رحمت، اور ۳۔نظام عدل کا تقاضا یہ ہے کہ قیامت برپا ہو۔ چنانچہ آیت ۶ تا ۱۶ میں انہی دلائل کو پیش کر کے غفلت کے مارے ہوؤں کو جھنجھوڑا جا رہا ہے۔ آیت ۱۷ میں تذکرہ ہے، "بلاشبہ فیصلے کا دن مقرر ہے"۔ ایک قادر مطلق کے حکیمانہ نظام سے کارخانۂ ہستی کی مختلف النوع اشیاء، مخلوقات اور ان کی ضرورتوں کیلئے زمین پر ایک عظیم منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ جس میں ہر مخلوق اور انسانی زندگی کے ہر مرحلہ میں ان کی پرداخت کیلئے استعداد رکھی گئی

اَزْوَاجًا ﴿٨﴾ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿٩﴾ وَّجَعَلْنَا

اَزْوَاجًا 0	وَ	جَعَلْنَا	نَوْمَ	كُمْ	سُبَاتًا 0	وَ	جَعَلْنَا
جوڑا جوڑا	اور	بنایا/کیا ہم نے	نیند	تمہاری کو	آرام	اور	مقرر کیا ہم نے

بھی پیدا کیا اور نیند کو تمہارے لیے (موجب) آرام بنایا اور رات کو

الَّيْلَ لِبَاسًا ﴿١٠﴾ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿١١﴾

الَّيْلَ	لِبَاسًا 0	وَ	جَعَلْنَا	النَّهَارَ	مَعَاشًا 0
رات کو	پردہ	اور	کردیا ہم نے	دن کو	روزی کمانے کا وقت

پردہ مقرر کیا اور دن کو معاش (کا وقت) قرار دیا۔

وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ﴿١٢﴾ وَّجَعَلْنَا

وَ	بَنَيْنَا	فَوْقَ 0	كُمْ	سَبْعًا 0	شِدَادًا 0	وَ	جَعَلْنَا
اور	بنائے ہم نے	اوپر	تمہارے	سات	مضبوط (آسمان)	اور	بنایا ہم نے

اور تمہارے اوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے اور (آفتاب کا)

سِرَاجًا وَّهَّاجًا ﴿١٣﴾ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ

سِرَاجًا 0	وَهَّاجًا 0	وَ	اَنْزَلْنَا	مِنْ	الْمُعْصِرٰتِ
چراغ	چمکدار/روشن	اور	اتارا ہم نے	سے	بادلوں

روشن چراغ بنایا۔ اور نچڑتے بادلوں سے موسلا دھار

مَآءً ثَجَّاجًا ﴿١٤﴾ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ﴿١٥﴾

مَآءً	ثَجَّاجًا 0	لِ	نُخْرِجَ	بِ	هٖ	حَبًّا	وَ	نَبَاتًا 0
پانی	موسلادھار	تاکہ	نکالیں ہم	سے	اس	اناج	اور	سبزی

مینہ برسایا تاکہ اس سے (اناج) اور سبزہ پیدا کریں

منزل ۷

افعال: جَعَلْنَا: ہم نے کیا/بنایا، ماضی جمع متکلم، جَعَلَ.يَجْعَلُ۔ بَنَيْنَا: ہم نے بنایا، ایضاً، بَنٰى.يَبْنِيْ (بِنَاءٌ سے)۔ اَنْزَلْنَا: ہم نے نازل کیا/اتارا، ایضاً، اَنْزَلَ.يُنْزِلُ۔ نُخْرِجَ: (تاکہ) ہم نکالیں، مضارع جمع متکلم۔

0 اسماء: اَزْوَاجًا: جوڑے، ہم مثل چیزیں، زَوْجٌ واحد۔ سُبَاتًا: آرام، راحت۔ لِبَاسًا: پردہ، اوڑھنے پہننے کی چیز۔ مَعَاشًا: روزی کمانے کا وقت، روزی کیلئے۔ فَوْقَ: اوپر۔ سَبْعًا: سات، اسم عدد۔ شِدَادًا: سخت، مضبوط، شَدِيْدٌ واحد۔ سِرَاجًا: چراغ۔ وَهَّاجًا: بہت روشن۔ ثَجَّاجًا: پانی کا ریلا۔ نَبَاتًا: سبزہ، درخت۔

وَّ جَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝١٦ اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ

وَ	جَنّٰتٍ	اَلْفَافًا ۝	اِنَّ	یَوْمَ	الْفَصْلِ ۝	كَانَ
اور	باغ	گھنے	بے شک	دن	فیصلہ کا	ہے

اور گھنے گھنے باغ۔ بے شک فیصلے کا دن مقرر

مِیْقَاتًا ۝١٧ یَّوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ

مِیْقَاتًا ۝	یَوْمَ	یُنْفَخُ ۝	فِیْ	الصُّوْرِ	فَ	تَاْتُوْنَ ۝
مقرر	جس دن	پھونکا جائیگا	میں	صور	پھر	تم آؤ گے

ہے۔ جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم لوگ غٹ کے غٹ آ

اَفْوَاجًا ۝١٨ وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝١٩

اَفْوَاجًا	وَ	فُتِحَتْ ۝	السَّمَآءُ	فَ	كَانَتْ ۝	اَبْوَابًا ۝
گروہ در گروہ	اور	کھولا جائیگا	آسمان	تو	وہ ہو جائے گا	دروازے دروازے

موجود ہوگے اور آسمان کھولا جائے گا تو (اس میں) دروازے ہو جائیں گے

وَّ سُیِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝٢٠ اِنَّ

وَ	سُیِّرَتْ ۝	الْجِبَالُ	فَ	كَانَتْ	سَرَابًا	اِنَّ
اور	چلائے جائیں گے	پہاڑ	پس	ہو جائینگے	چمکتی ریت	بے شک

اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ریت ہو کر رہ جائیں گے۔ بے شک

جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝٢١ لِّلطّٰغِیْنَ مَاٰبًا ۝٢٢

جَهَنَّمَ	كَانَتْ	مِرْصَادًا ۝	لِ	الطّٰغِیْنَ ۝	مَاٰبًا ۝
جہنم	ہے	گھات میں	لیے	سرکشوں کے	ٹھکانا

دوزخ گھات میں ہے (یعنی) سرکشوں کا وہی ٹھکانا ہے،

ہے تاکہ وہ اپنے ماحول سے خود آہنگ ہو کر اپنی اپنی منزل مقصود تک پروان چڑھ سکیں۔ چنانچہ سب سے پہلے، ١) زمین، جو انسانی زندگی کا گہوارہ ہے، اور پہاڑوں کی منظر کشی کی گئی ہے تاکہ ہر انسان اپنی علمی وفکری استعداد کے مطابق اسکی حقیقتوں کا ادراک کر سکے۔ ٢) انسانی نفوس اور اسکے اسرار ورموز کی طرف متوجہ کیا ہے۔ بقاء نسل، اسکے تسلسل کیلئے ازدواجی زندگی کے اختلاط، راحت و سکون، لذت وآسائش میں جو جدت وتنوع ہے، ہر نفس اسکا ادراک رکھتا ہے۔ ٣) پھر انسانی جسم اور اسکی فطری وطبعی ضرورتوں کی تکمیل کیلئے رات کو سکون، اور دن کو روزی کمانے کا ذریعہ بنایا۔ یہ رات ودن کی آمدورفت بھی تکمیل ذات کے لیے روشن نشانیاں رکھتی ہیں۔ ٤) اب تمام مخلوقات کی نشانیوں کے بعد آسمانوں کی سیر کرائی جا رہی ہے۔ یہ سورج، چاند، ستارے، پانی سے لدے ہوئے بادلوں کے

۝ افعال: یُنْفَخُ: وہ پھونکا جائیگا، نَفْخٌ سے، مضارع مجہول واحد غائب مذکر، نَفَخَ۔ یَنْفُخُ۔ تَاْتُوْنَ: تم آؤ گے، مضارع جمع حاضر مذکر، اَتٰی۔ یَاْتِیْ (اِتْیَانٌ سے)۔ فُتِحَتْ: وہ کھولی گئی، وہ (آسمان) کھولا جائیگا، فَتْحٌ سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث، فَتَحَ۔ یَفْتَحُ۔ سُیِّرَتْ: وہ چلائی گئی، (پہاڑ) چلائے جائینگے، تَسْیِیْرٌ سے، ایضاً، سَیَّرَ۔ یُسَیِّرُ۔ كَانَتْ: وہ ہوگئی، وہ (جمع مکسر) ہوگئے/ ہو جائینگے، (مزید: لغت میں)۔

0 اسماء: اَلْفَافًا: لپٹے ہوئے، گھنے باغ، لَفِیْفٌ واحد۔ یَوْمَ الْفَصْلِ: فیصلہ کا دن، مرکب اضافی۔ مِیْقَاتًا: مقررہ وقت۔ اَبْوَابًا: دروازے، بَابٌ واحد۔ مِرْصَادًا: گھات کی جگہ، مقامِ انتظار، کمین گاہ۔ الطّٰغِیْنَ: سرکش، اسم فاعل، طَاغٍ واحد۔ مَاٰبًا: ٹھکانا، ظرف مکان۔

لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿٢٣﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا

لٰبِثِيْنَ 0	فِيْ	هَا	اَحْقَابًا 0	لَا	يَذُوْقُوْنَ ⊖	فِيْهَا (فِيْ.هَا)
پڑے رہیں گے	میں	اس	مدتوں	نہ	چکھیں گے	اس میں

اس میں وہ مدتوں پڑے رہیں گے۔ وہاں نہ ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے

بَرْدًا وَّ لَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾ اِلَّا حَمِيْمًا وَّ غَسَّاقًا ﴿٢٥﴾

بَرْدًا 0	وَ	لَا	شَرَابًا 0	اِلَّا	حَمِيْمًا 0	وَ	غَسَّاقًا 0
ٹھنڈک	اور	نہ	پینا	مگر	گرم پانی	اور	بہتی پیپ

نہ (کچھ) پینا (نصیب ہوگا) مگر گرم پانی اور بہتی پیپ،

جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿٢٦﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿٢٧﴾

جَزَآءً	وِفَاقًا 0	اِنَّ	هُمْ	كَانُوْا	لَا	يَرْجُوْنَ ⊖	حِسَابًا
بدلہ	پورا پورا	بیشک	وہ	تھے	نہیں	امید رکھتے	حساب کی

(یہ) بدلہ ہے پورا پورا۔ یہ لوگ حساب (آخرت) کی امید ہی نہیں رکھتے تھے

وَّ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿٢٨﴾ وَ كُلَّ شَيْءٍ

وَ	كَذَّبُوْا ⊖	بِ	اٰيٰتِ	نَا	كِذَّابًا 0	وَ	كُلَّ	شَيْءٍ
اور	جھٹلاتے تھے	ساتھ/کو	آیات	ہماری	جھوٹ سمجھ کر	اور	ہر	چیز

اور ہماری آیتوں کو جھوٹ سمجھ کر جھٹلاتے رہتے تھے۔ اور ہم نے ہر چیز کو

اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿٢٩﴾ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ

اَحْصَيْنَا ⊖	هُ	كِتٰبًا	فَ	ذُوْقُوْا	فَ	لَنْ	نَزِيْدَ ⊖	كُمْ
ہم نے گھیر رکھا ہے	اسکو	لکھ کر	پس/سو	مزہ چکھو	پس	ہرگز نہیں	ہم زیادہ کرینگے	تم پر

لکھ کر ضبط کر رکھا ہے۔ سو (اب) مزہ چکھو، ہم تم پر عذاب ہی

منزل ۷

نظام کا مشاہدہ کرنیکی طرف توجہ دلائی گئی ہے جن کی بدولت روشنی و حرارت اور زندگی کی جملہ ضروریات کی چیزیں غلہ، نباتات، ہر قسم کے پھلوں سے لدے ہوئے باغ وغیرہ میسر ہیں۔

۞ کیا یہ سب چیزیں اس بات کی شہادت کیلئے کافی نہیں کہ جس قادر مطلق نے یہ نظام بنایا وہ قیامت اور آخرت برپا کرنے پر قدرت رکھتا ہے؟ یقیناً وہ فیصلہ کا دن مقرر ہے، وہ آکر ہی رہے گا۔ کوئی آج اس حقیقت کو مانے یا نہ مانے، جس دن صور پھونکا جائیگا جہاں جہاں جو مرا ہوگا فوج در فوج اپنا زندگی کا حساب دینے کیلئے آ حاضر ہوگا۔ یہ وہ دن ہوگا جب موجودہ نظام کائنات درہم برہم ہو جائیگا۔ یہی آسمان جو نہایت مضبوط و مستحکم ہیں دروازے دروازے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جائینگے۔

۞ آیت ۲۱ تا ۳۰ میں، نفخ صور اور حشر کے تذکرہ کے بعد، اللہ کے باغیوں و سرکشوں کے انجام کی منظر کشی کی گئی ہے۔ جو

⊖ افعال: لَا يَذُوْقُوْنَ: وہ مزہ نہیں چکھیں گے، ذَوْقٌ (مزہ چکھنا) سے، مضارع منفی جمع غائب مذکر، ذَاقَ. يَذُوْقُ۔ لَا يَرْجُوْنَ: وہ امید نہیں رکھتے، رَجَاءٌ سے، ایضاً، رَجَا. يَرْجُوْ۔ كَذَّبُوْا: انہوں نے جھٹلایا، تَكْذِيْبٌ سے، ماضی جمع غائب مذکر۔ اَحْصَيْنَا: ہم نے گھیر لیا/لکھ لیا/گن لیا، اِحْصَاءٌ سے، ماضی جمع متکلم۔ لَنْ نَّزِيْدَ: ہم ہرگز زیادہ نہیں کرینگے، زِيَادَةٌ سے، مضارع منفی بہ لن جمع متکلم، زَادَ. يَزِيْدُ۔

0 اسماء: لٰبِثِيْنَ: رہنے والے، ٹھہرنے والے، اسم فاعل، لَابِثٌ واحد۔ اَحْقَابًا: بڑی بڑی مدتیں، حُقُبٌ واحد۔ بَرْدًا: ٹھنڈک۔ شَرَابًا: پینا، پینے کی چیز۔ حَمِيْمًا: گرم پانی۔ غَسَّاقًا: پیپ۔ وِفَاقًا: پورا، کامل۔ كِذَّابًا: جھوٹ، کسی کو جھٹلانا/جھوٹا سمجھنا۔

ع ۱ ۳۰ ۱

اِلَّا عَذَابًا ﴿٣٠﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿٣١﴾ حَدَآئِقَ

◎ اِلَّا	عَذَابًا	◎ اِنَّ	◎ لِ	الْمُتَّقِيْنَ	0 مَفَازًا	0 حَدَآئِقَ
مگر	عذاب	بیشک	لیے	پرہیزگاروں کے	کامیابی ہے	بہت سے باغ

بڑھاتے جائیں گے۔ بیشک پرہیزگاروں کے لیے کامیابی ہے (یعنی) باغ

وَّ اَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿٣٣﴾ وَّ كَاْسًا

◎ وَ	0 اَعْنَابًا	وَ	0 كَوَاعِبَ	0 اَتْرَابًا	وَ	0 كَاْسًا
اور	انگور	اور	نوجوان عورتیں	ہم عمر	اور	پیالہ/گلاس

اور انگور اور ہم عمر نوجوان عورتیں اور شراب کے چھلکتے

دِهَاقًا ﴿٣٤﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا كِذّٰبًا ﴿٣٥﴾

0 دِهَاقًا	◎ لَا	◎ يَسْمَعُوْنَ	◎ فِيْ	هَا	0 لَغْوًا	وَ	لَا	كِذّٰبًا
چھلکتا ہوا	نہ	سنیں گے	میں	اس	بیہودہ بات	اور	نہ	جھوٹ

ہوئے گلاس۔ وہاں نہ بے ہودہ بات سنیں گے نہ جھوٹ (خرافات)۔

جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾ رَّبِّ

جَزَآءً	◎ مِنْ	رَبِّكَ	0 عَطَآءً	حِسَابًا	رَبِّ
بدلہ ہے	طرف سے	پروردگار تمہارے	انعام	پورا/کثیر	جو پروردگار ہے

یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے صلہ ہے انعام کثیر۔ وہ جو

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ

السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	مَا	بَيْنَ	هُمَا	الرَّحْمٰنِ
آسمانوں کا	اور	زمین کا	اور	جو	درمیان میں ہے	ان دونوں کے	بڑا مہربان

آسمانوں اور زمین اور جوان دونوں میں ہے سب کا مالک ہے، بڑا مہربان،

لوگ حساب دینے کی توقع نہیں رکھتے اور اللہ کی نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں، ہر ایک کا کیا دھرا لکھا ہوا ہے، ان کی خبر لینے کیلئے جہنم گھات میں ہے۔

۞ آیت ۳۱ تا ۳۶ میں متقی اور اللہ کے فرمانبردار بندوں کیلئے کامیابی کا صلہ یعنی جنت کی نعمتوں کی تصویریوں بیان ہوئی ہے: باغات و انگور، نوخیز پیکر حسن و جمال، ہم سن لڑکیاں، چھلکتے جام، وہاں کوئی لغو بات نہ سننے میں آئے گی اور نہ ہی کوئی کسی کو جھٹلائے گا، نہ ردو کد ہو گی۔ یہ صلہ رب کی طرف سے، فراواں بخشش جنت کی نعمتوں کی شکل میں، جس کو ضمیر دیکھتا اور شعور کو ادراک حاصل ہے۔ ان چھوٹے چھوٹے جملوں میں ہم ان باتوں کی خوبی اور رعنائی محسوس کرتے ہیں۔

۞ اب اس سورۃ کا آخری منظر سامنے آتا ہے۔ بحث و اختلاف کرنیوالے کرتے رہیں گے، یہ جزاوسزا کا منظر، باغیوں اور سرکشوں کو سزا، اور متقی انسانوں کو جو اپنے آپ کو ذمہ دار اور جوابدہ سمجھ کر دنیا میں اپنی آخرت درست کرنیکی فکر میں رہے ان کی جزا، تمہارے آقا و مالک کی طرف سے ہے جو پوری کائنات، زمین و آسمان کے درمیان جو کچھ ہے، سب کا

◎ افعال: لَا يَسْمَعُوْنَ: وہ نہیں سنیں گے، سَمْعٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر، سَمِعَ۔ يَسْمَعُ۔

0 اسماء: مَفَازًا: مراد پانا، کامیابی، یہ فَوْزٌ سے مصدر میمی ہے۔ حَدَآئِقَ: چاردیواری سے گھرے ہوئے باغ، حَدِيْقَةٌ واحد۔ اَعْنَابًا: انگور، عِنَبٌ واحد۔ كَوَاعِبَ: دوشیزہ عورتیں، كَاعِبٌ واحد۔ اَتْرَابًا: ہم عمر عورتیں، تِرْبٌ واحد۔ كَاْسًا: پیالہ۔ دِهَاقًا: چھلکتا ہوا، بھرا ہوا۔ لَغْوًا: فضول گوئی۔ عَطَآءً: بخشش۔

◎ حروف: اِلَّا: مگر۔ اِنَّ: یقیناً۔ لِ: لیے۔ وَ: اور (عطف)۔ لَا: نہیں۔ فِيْ: میں۔ مِنْ: سے، طرف سے۔

لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ

لَا	يَمْلِكُوْنَ	مِنْ	هُ	خِطَابًا	يَوْمَ	يَقُوْمُ	الرُّوْحُ
نہیں	کسی کو یارا/ وہ اختیار رکھتے	سے	اس	بات کرنے کا	جس دن	کھڑے ہونگے	روح

کسی کو اس سے بات کرنے کا یارا نہ ہوگا۔ جس دن روح (الامین) اور

وَ الْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙۛ لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ

وَ	الْمَلٰٓئِكَةُ	صَفًّا	لَا	يَتَكَلَّمُوْنَ	اِلَّا	مَنْ
اور	فرشتے	صف باندھ کر	نہ	وہ بول سکیں گے	مگر	وہ شخص کہ

(اور) فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے تو کوئی بول نہ سکے گا مگر جس کو

اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ قَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ

اَذِنَ	لَ	هُ	الرَّحْمٰنُ	وَ	قَالَ	صَوَابًا	ذٰلِكَ
اجازت دے	لیے	اس	الرحمٰن	اور	اس نے بات کہی/ وہ کہے گا	درست	وہ ہے

(خدائے) رحمٰن اجازت بخشے اور اس نے بات بھی درست کہی ہو۔ یہ دن برحق

الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ

الْيَوْمُ	الْحَقُّ	فَ	مَنْ	شَآءَ	اتَّخَذَ	اِلٰى	رَبِّ	هٖ
دن	برحق	پس	جو	چاہے	بنائے	طرف	پروردگار کی	اپنے

ہے۔ پس جو شخص چاہے اپنے پروردگار کے پاس ٹھکانا

مَاٰبًا ﴿۳۹﴾ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚۖ ۵ يَّوْمَ

مَاٰبًا	اِنَّا (اِنَّ. نَا)	اَنْذَرْنَا	كُمْ	عَذَابًا	قَرِيْبًا	يَوْمَ
ٹھکانا	بیشک ہم نے	ڈرادیا ہم نے	تمہیں	عذاب سے	جو عنقریب ہے	جس دن

بنائے۔ ہم نے تم کو عذاب سے جو عنقریب آنے والا ہے، آگاہ کردیا ہے۔ جس دن

منزل ۷

رب اور رحمٰن ہے۔ یہی نظام ربوبیت پر محیط ہے جو دنیا و آخرت پر چھائی ہوئی ہے اور اس پر اسکی رحمت کا پرتو ہے۔ سزا و جزا بھی رحمٰن کی رحمت کے سرچشمہ ہی سے پھوٹتی ہے۔

۞ یہاں اللہ عزوجل کی عدالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ خدا کی رحمت کیساتھ یہ عظیم حقیقت، یعنی وہ دن ایک خوف ناک دن ہوگا، حضرت جبریلؑ اور سب فرشتے صف بستہ کھڑے ہونگے، کوئی بلا اجازت بات نہ کر سکے گا، بشرطیکہ وہ بات صحیح ہو اور جس کے حق میں سفارش کا اذن ہوگا اسی کو اجازت دی جائیگی۔ اللہ کے حضور سب کے سب ساکت و صامت کھڑے ہونگے، فضا خوف و ہیبت، جلال اور وقار سے معمور ہوگی۔

۞ یہ وہ دن ہے جو یقیناً آنا ہے، یہ سخت جھنجھوڑ انکے لیے ہے جو اسکے آنے میں شک کر رہے ہیں۔ اب بحث و اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس عمر کو غنیمت جانو، اور اس سے پورا فائدہ اٹھانے کی اب بھی مہلت ہے، قبل اسکے کہ دوزخ تمہیں شکار کرلے۔

۞ تمہیں اس عذاب سے خبردار کردیا ہے جو بالکل قریب آلگا ہے، یہ دنیا تمام کی تمام ایک مختصر سفر کی مانند ہے، اب

۞ **افعال:** لَا يَمْلِكُوْنَ: وہ اختیار نہیں رکھتے ہیں، مِلْكٌ سے، مضارع منفی جمع غائب مذکر، مَلَكَ. يَمْلِكُ۔ يَقُوْمُ: وہ (روح اور فرشتے) کھڑے ہونگے، قِيَامٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر، قَامَ. يَقُوْمُ۔ شَآءَ: اس نے چاہا، مَشِيْئَةٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، شَاءَ. يَشَاءُ۔ اَنْذَرْنَا: ہم نے ڈرادیا، اِنْذَارٌ سے، ماضی جمع متکلم۔

0 **اسماء:** الرُّوْحُ: حضرت جبریلؑ۔ الْمَلٰٓئِكَةُ: فرشتے، مَلَكٌ واحد۔ صَوَابًا: درست/ٹھیک بات۔

۞ **حروف:** ف: پس، پھر۔ اِلٰى: طرف۔

يَنظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَ يَقُولُ

يَنظُرُ	الْمَرْءُ	مَا	قَدَّمَتْ	يَدَا	هُ	وَ	يَقُولُ
دیکھ لے گا	ہر آدمی	جو	آگے بھیجے	دونوں ہاتھوں نے	اسکے	اور	کہے گا

ہر شخص ان (اعمال) کو جو اس نے آگے بھیجے ہوں گے، دیکھ لے گا اور

ع ۲ ۱۰ ۲ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِىْ كُنتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾

الْكٰفِرُ	يَا	لَيْتَ	نِىْ	كُنتُ	تُرٰبًا
کافر	اے	کاش کہ	میں	ہوتا	مٹی

کافر کہے گا کہ اے کاش میں مٹی ہوتا!

آیاتھا ۴۶ (عدد التلاوۃ ۷۹) سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ (عدد النزول ۸۱) رکوعاتھا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿۲﴾

وَ	النّٰزِعٰتِ	غَرْقًا	وَ	النّٰشِطٰتِ	نَشْطًا
قسم ہے	جان نکالنے والے فرشتوں کی	ڈوب کر/سختی سے	اور	بند کھولنے والوں کی	آسانی سے/گرہ کھولنا

ان (فرشتوں) کی قسم جو ڈوب کر کھینچ لیتے ہیں اور ان کی جو آسانی سے کھول دیتے ہیں

وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ﴿۳﴾ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ﴿۴﴾

وَ	السّٰبِحٰتِ	سَبْحًا	فَ	السّٰبِقٰتِ	سَبْقًا
اور	تیرنے والوں کی	تیزی سے/تیرنا	پھر	آگے بڑھنے والوں کی	لپک کر

اور ان کی جو تیرتے پھیرتے ہیں، پھر لپک کر آگے بڑھتے ہیں،

چند روز کی مہلت باقی ہے۔
❁ یہ اندازِ بیاں خوف و ندامت سے لبریز ہے، اس وقت انسان یہ سب منظر دیکھ کر تمنا کریگا کہ کاش میں دنیا میں پیدا ہی نہ ہوتا اور مٹی ہوتا، اور اس شدید اور ہیبت ناک صورت حال کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ ان کا یہ مؤقف نَبَأٌ عَظِیْمٌ کے بارے میں شک اور بحثیں کرنیوالوں کے برعکس ہوگا، اور اسی دنیا کے بارے میں ہوگا جس پر وہ فریفتہ اور عارضی زندگی کے فوائد کے لیے تمام وسائل اور اپنی تمام توانائیاں صرف کر رہے تھے۔

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ (کھینچنے والیاں)

اس کا موضوع گزشتہ سورۃ کی طرح قیامت اور زندگی بعد موت کے اثبات پر مبنی ہے، جو لوگ آخرت کے قائل نہیں ہیں اور رسول کو جھٹلا رہے ہیں انکا انجام کیا ہوگا، اور انسان کے اندر آخرت کی حقیقت کا شعور پیدا کرتا ہے کہ یہ کتنی ہولناک، کتنی عظیم برپا ہونے والی سنجیدہ حقیقت ہے۔ قرآن

۞ افعال: يَنظُرُ: دیکھ لے گا، مضارع واحد غائب مذکر، نَظَرَ۔ يَنظُرُ۔ قَدَّمَتْ: اس نے آگے بھیجا، تَقْدِیْمٌ سے، ماضی واحد غائب مؤنث۔
يَقُوْلُ: کہے گا، وہ کہتا ہے، قَوْلٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر، قَالَ۔ يَقُوْلُ۔ كُنْتُ: میں تھا، میں ہوتا، كَوْنٌ سے، ماضی واحد متکلم، كَانَ۔ يَكُوْنُ۔
0 اسماء: الْمَرْءُ: مرد، آدمی۔ مَا: جو، اسمیہ موصولہ۔ يَدَا: دو ہاتھ، يَدٌ کا تثنیہ (اصل میں يَدَانِ، بسبب اضافت ن گر گیا)۔ تُرٰبًا: مٹی۔
النّٰزِعٰتِ: جان نکالنے والیاں، مراد وہ فرشتے جو سختی سے جان نکالتے ہیں، اسم فاعل جمع مؤنث۔ النّٰشِطٰتِ: یعنی آسانی سے جان نکالنے والے فرشتے، ایضاً۔ السّٰبِحٰتِ: تیرنے والے فرشتے، ایضاً۔ (مزید تفصیل اور دیگر الفاظ کیلئے دیکھیں لغت)

(وقف لازم) فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝۵ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝۶

فَ	الْمُدَبِّرٰتِ ۰	اَمْرًا	يَوْمَ	تَرْجُفُ ⊙	الرَّاجِفَةُ ۰
پھر	تدبیر (انتظام) کرنے والوں کی	حکم کے مطابق	جس دن	کانپے گی	کانپنے والی

پھر (دنیا کے) کاموں کا انتظام کرتے ہیں۔ (کہ وہ دن آ کر رہے گا) جس دن زمین کو بھونچال آئے گا

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝۷ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝۸

تَتْبَعُ ⊙	هَا	الرَّادِفَةُ ۰	قُلُوْبٌ	يَوْمَئِذٍ	وَاجِفَةٌ ۰
پیچھے آئے گی	اسکے	پیچھے آنے والی	بہت سے دل	اس دن	دھڑک رہے ہوں گے

پھر اس کے پیچھے اور (بھونچال) آئے گا۔ اس دن (لوگوں کے) دل خائف ہو رہے ہوں گے

(وقف لازم) اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝۹ يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ

اَبْصَارُ	هَا	خَاشِعَةٌ ۰	يَقُوْلُوْنَ	ءَ	اِنَّا	لَمَرْدُوْدُوْنَ ۰
آنکھیں	ان کی	ڈرنے والی / جھکی ہوئی	کہتے ہیں	کیا	یقیناً ہم	پھر واپس لوٹیں گے

اور آنکھیں جھکی ہوئی۔ (کافر) کہتے ہیں، کیا ہم الٹے پاؤں

فِي الْحَافِرَةِ ۝۱۰ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝۱۱

فِيْ	الْحَافِرَةِ ۰	ءَ	اِذَا	كُنَّا	عِظَامًا ۰	نَخِرَةً ۰
میں	پہلی حالت	کیا	جب	ہم ہو جائیں گے	ہڈیاں	کھوکھلی / بوسیدہ

پھر لوٹیں گے؟ بھلا جب ہم کھوکھلی ہڈیاں ہو جائیں گے (تو پھر زندہ کیسے جائیں گے)؟

(وقف لازم) قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝۱۲ فَاِنَّمَا هِيَ

قَالُوْا	تِلْكَ	اِذًا	كَرَّةٌ ۰	خَاسِرَةٌ	فَ	اِنَّمَا	هِيَ
کہتے ہیں	یہ	اس وقت	لوٹنا	خسارا / زیاں ہے	پس	کچھ نہیں / صرف	وہ

کہتے ہیں کہ یہ لوٹنا تو (موجب) زیاں ہے۔ وہ تو صرف

منزل ۷

کی نظر میں انسان کی تمام برائیوں اور خرابیوں کی جڑ اسی حقیقت کا انکار یا اس سے غفلت ہے۔

۞ سورۃ کی آیات ۱ تا ۵ میں یوم آخرت کے مناظر میں سے پہلا منظر ہے۔ انسان کو غفلت سے بیدار کرنے کیلئے کہ موت ایک حقیقت ہے، اسکو مت بھول، روزانہ تیرے سامنے انسان مرتے ہیں۔ یہاں مرنے کی کیفیت بیان ہوئی ہے، ایسے فرشتوں کی پانچ صفات بیان ہوئی ہیں جو اللہ کے حکم سے پوری کائنات کا نظام چلا رہے ہیں، جو انسانی روح کو جسموں میں ڈوب کر کھینچتے ہیں اور آہستہ سے نکال لے جاتے ہیں اور تیزی سے پوری کائنات میں امر ربی لے کر تیرتے پھرتے ہیں اور اس کے معاملات کا انتظام کرتے پھرتے ہیں۔ یہاں فرشتوں کی قسم اس لیے کھائی گئی ہے کہ جس طرح یہ پہلی مرتبہ پوری کائنات کا نظم چلا رہے ہیں، یہ دوسری دفعہ بھی اللہ کے حکم سے دوبارہ جان ڈال سکتے

⊙ افعال: تَرْجُفُ: وہ لرزے گی، وہ کانپ اٹھے گی، رَجْفٌ سے، مضارع واحد غائب مؤنث، رَجَفَ۔ يَرْجُفُ۔ تَتْبَعُ: وہ پیچھے آئے گی، تَبْعٌ سے، ایضاً، تَبِعَ۔ يَتْبَعُ۔

۰ اسماء: الْمُدَبِّرٰتِ: تدبیر کرنے والے فرشتے، اسم فاعل۔ الرَّاجِفَةُ: کانپنے والی، اسم فاعل واحد مؤنث۔ الرَّادِفَةُ: پیچھے آنیوالی (یعنی صور کی دوسری آواز)، ایضاً۔ وَاجِفَةٌ: لرزنے والی، ایضاً۔ خَاشِعَةٌ: ڈرنے والی، ایضاً۔ مَرْدُوْدُوْنَ: واپس لوٹائے ہوئے، اسم مفعول۔ الْحَافِرَةِ: پہلی حالت (پیدائش)۔ عِظَامًا: ہڈیاں، عَظْمٌ واحد۔ نَخِرَةً: بوسیدہ، صیغہ صفت۔ كَرَّةٌ: ایک بار پھر کر آنا، لوٹنا۔

زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾ هَلْ

زَجْرَةٌ °	وَاحِدَةٌ	فَ	اِذَا	هُمْ	بِالسَّاهِرَةِ °	هَلْ ⊙
ڈانٹ ہوگی	ایک	پس	اسی وقت	وہ	میدان میں ہوں گے	کیا

ایک ڈانٹ ہوگی۔ اس وقت وہ (سب) میدان (حشر) میں آجمع ہوں گے۔ بھلا

اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۱۵﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ (وقف لازم)

اَتٰی ⊙	کَ	حَدِیْثُ °	مُوْسٰی	اِذْ	نَادٰی	هُ	رَبُّ	هٗ
آئی ہے	تیرے پاس	حکایت	موسیٰ کی	جب	پکارا	اسے	پروردگار نے	اسکے

تم کو موسیٰ کی حکایت پہنچی ہے؟ جب ان کے پروردگار نے

بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۶﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ

بِ	الْوَادِ	الْمُقَدَّسِ	طُوًی	اِذْهَبْ	اِلٰی ⊙	فِرْعَوْنَ
میں	وادی/میدان	پاک	طویٰ	جاؤ	طرف	فرعون کی

ان کو پاک میدان (یعنی) طویٰ میں پکارا۔ (اور حکم دیا) کہ فرعون کے پاس جاؤ

اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾

اِنَّ	هٗ	طَغٰی ⊙	فَ	قُلْ	هَلْ	لَ کَ	اِلٰی	اَنْ ⊙	تَزَکّٰی ⊙
بیشک	وہ	سرکش ہورہا ہے	پھر	کہو	کیا	لیے تیرے (تو چاہتا ہے)	طرف	یہ کہ	تو پاک ہوجائے

وہ سرکش ہورہا ہے۔ اور (اس سے) کہو، کیا تو چاہتا ہے کہ پاک ہوجائے؟

وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ

وَ	اَهْدِیَ ⊙	کَ	اِلٰی	رَبِّ	کَ	فَ	تَخْشٰی	فَ	اَرٰی ⊙	هُ	الْاٰیَةَ °
اور	میں رستہ بتاؤں	تجھ کو	طرف	پروردگار	تیرے کے	پس	تو خوف کرے	پھر	دکھائی	اسکو	نشانی

اور میں تجھے تیرے پروردگار کا رستہ بتاؤں تاکہ تجھ کو خوف (پیدا) ہو۔ غرض انہوں نے اس کو بڑی نشانی

ہیں، اور موجودہ نظام کو درہم برہم کرسکتے ہیں۔

۞ آیت ۶ تا ۱۴ میں اس کائنات کے نظام کو درہم برہم کرکے دوسرا نظام برپا ہونے کا منظر پیش کیا گیا ہے کہ انسان اس وقت کپکپاہٹ، تھرتھراہٹ، ہولناک مناظر سے دوچار ہوگا، دل دھڑکنے لگیں گے، آنکھیں جھک جائیں گی۔ اس دن کے جھٹلانے والے کہتے ہیں، کیا ہم واقعی پہلی حالت میں آجائیں گے؟ جبکہ ہم گلی سڑی ہڈیاں ہو چکے ہونگے، تب تو یہ واپسی بڑی گھاٹے کی ہوگی۔

۞ یہ اللہ کا فضل ہے کہ اس نے انسان کو یقینی انجام سے خبردار کردیا کہ وہ اس زندگی کی مہلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دوسری زندگی کا سرمایہ اکٹھا کرے، تاکہ اس وقت اس کو پریشانی کا سامنا نہ ہو۔ آج جن لوگوں نے آخرت کا کوئی غلط عقیدہ بنالیا ہے اور اس امید پر بے غم ہیں کہ ہم جو کچھ بھی یہاں کریں وہاں اور لوگوں کی سفارش کام آجائے گی، وہ

⊙ **افعال:** **اَتٰـكَ:** تیرے پاس آئی، اَتٰی صیغۂ ماضی واحد غائب مذکر، کَ ضمیر مفعول، اَتٰی. یَاْتِیْ۔ **طَغٰی:** اس نے سرکشی کی، طُغْیَانٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، طَغٰی. یَطْغٰی۔ **تَزَکّٰی:** تو پاک ہوجائے، مضارع واحد حاضر مذکر، تَزَکّٰی. یَتَزَکّٰی، (اول تاء محذوف)۔ **اَهْدِیَ:** میں رہنمائی کرونگا/رستہ بتاؤنگا، مضارع واحد متکلم، هَدٰی. یَهْدِیْ (از هِدَایَةٌ)۔ **اَرٰی:** اس نے دکھایا، ماضی واحد غائب مذکر، اَرٰی. یُرِیْ۔

° **اسماء:** **زَجْرَةٌ:** ڈانٹ۔ **السَّاهِرَةِ:** میدان، ہموار میدان، حشر کا میدان۔ **حَدِیْثُ:** بات۔ **اٰیَةَ:** نشانی، معجزہ۔

⊙ **حروف:** **هَلْ:** کیا۔ **بِ:** ساتھ۔ **اِلٰی:** طرف، جانب۔ **اَنْ:** کہ۔

الْكُبْرٰى ﴿٢٠﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿٢١﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿٢٢﴾

الْكُبْرٰى	فَ	كَذَّبَ	وَ	عَصٰى	ثُمَّ	اَدْبَرَ	يَسْعٰى
بڑی	پس	جھٹلایا اس نے	اور	نہ مانا	پھر	لوٹ گیا	تدبیریں کرنے لگا

دکھائی۔ اس نے جھٹلایا اور نہ مانا۔ پھر لوٹ گیا اور تدبیریں کرنے لگا۔

فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿٢٣﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿٢٤﴾

فَ	حَشَرَ	فَ	نَادٰى	فَ	قَالَ	اَنَا	رَبُّ	كُمْ	الْاَعْلٰى
پھر	اکٹھا کیا	پھر	پکارا	تو	کہا	میں ہوں	رب	تمہارا	سب سے بڑا

اور (لوگوں کو) اکٹھا کیا اور پکارا۔ کہنے لگا کہ تمہارا سب سے بڑا مالک میں ہوں۔

فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾ اِنَّ

فَ	اَخَذَ	هُ	اللّٰهُ	نَكَالَ	الْاٰخِرَةِ	وَ	الْاُوْلٰى	اِنَّ
پس	پکڑا	اسے	اللہ نے	عذاب میں	آخرت	اور	دنیا کے	بے شک

تو اللہ نے اس کو دنیا اور آخرت (دونوں) کے عذاب میں پکڑ لیا۔ جو شخص

فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿٢٦﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ

ع ١ ٢٦ ٣

فِيْ	ذٰلِكَ	لَ	عِبْرَةً	لِ	مَنْ	يَخْشٰى	ءَ	اَنْتُمْ	اَشَدُّ
میں	اس	البتہ	عبرت ہے	لیے	اسکے جو	ڈر رکھتا ہے	کیا	تمہارا	زیادہ مشکل ہے

(اللہ سے) ڈر رکھتا ہے اس کے لیے اس (قصے) میں عبرت ہے۔ بھلا تمہارا بنانا آسان ہے

خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ﴿٢٧﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا

خَلْقًا	اَمْ	السَّمَآءُ	بَنٰى	هَا	رَفَعَ	سَمْكَ	هَا
بنانا	یا	آسمان کا	اسی نے بنایا	اس کو	بلند کیا	چھت/اٹھان	اس کی

یا آسمان کا؟ اسی نے اس کو بنایا۔ اسکی چھت کو اونچا کیا

ہمیں بچالیں گے، یہاں قیامت کا ہولناک منظر پیش کرنے کیساتھ ان غلط آرزوں کی تردید بھی ہورہی ہے۔

۞ آیت ١٥ تا ٢٦ میں اس قیامت کی دہشت سے پُر منظر کے ساتھ تاریخ میں قصہ حضرت موسیٰؑ، اور فرعون کی صورت میں اللہ کے پیغام سے انکار و بغاوت کرنے والوں کے انجام سے استشہاد کیا گیا ہے۔ قرآن نے حضرت موسیٰؑ اور فرعون کے واقعہ کو مختلف انداز میں بار بار بیان کیا ہے، ہر جگہ بیان کرنے کی غرض مختلف ہے۔ جب فرعون کو حضرت موسیٰؑ نے ناصحانہ انداز میں اور معجزات کے ساتھ راہِ حق کی طرف دعوت دی تو اس نے تکبر اور انکار کیا، چنانچہ وہ اللہ کی گرفت میں آ گیا اور آخرت سے قبل دنیا میں بھی اپنے انجام کو پہنچا اور پانی میں غرق ہوا۔ آج بھی جو لوگ دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں وہ بھی ایسے انجام کو پہنچ سکتے ہیں، خواہ اس کی شکل مختلف کیوں نہ ہو۔

◉ **افعال**: **كَذَّبَ**: اس نے جھٹلایا، تَكْذِيْبٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔ **عَصٰى**: اس نے نافرمانی کی، عِصْيَانٌ سے، ایضاً، عَصٰى. يَعْصِيْ۔ **يَسْعٰى**: وہ سعی کرتا ہے، مضارع واحد غائب مذکر، سَعٰى. يَسْعٰى۔ **حَشَرَ**: اس نے جمع کیا/ اکٹھا کیا، ماضی واحد غائب مذکر، حَشَرَ. يَحْشُرُ۔ **اَخَذَ**: اس نے پکڑا، ایضاً، اَخَذَ. يَاْخُذُ۔ **بَنٰى**: اس نے بنایا، ایضاً، بَنٰى. يَبْنِيْ۔ **رَفَعَ**: اس نے بلند کیا، ایضاً، رَفَعَ. يَرْفَعُ۔

0 **اسماء**: **الْكُبْرٰى**: بہت بڑی، اسم تفضیل مؤنث، اَكْبَرُ مذکر۔ **الْاُوْلٰى**: آخرت کی ضد یعنی دنیا۔ **سَمْكَ**: بلندی، اونچائی۔

◉ **حروف**: **ثُمَّ**: پھر۔ **لَ**: البتہ، بیشک، لامِ لازم۔ **اَ** (یا) **ءَ**: کیا، حرف استفہام۔ **اَمْ**: یا۔

فَسَوّٰىهَا ﴿٢٨﴾ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿٢٩﴾

فَ	سَوّٰى	هَا	وَ	اَغْطَشَ	لَيْلَ	هَا	وَ	اَخْرَجَ	ضُحٰى	هَا
پھر	برابر کیا	اسے	اور	اسی نے تاریک کی	رات	اسکی	اور	نکالی	دھوپ	اسکی

پھر اُسے برابر کر دیا۔ اور اسی نے رات کو تاریک بنایا اور (دن کو) دھوپ نکالی۔

وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿٣٠﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا

وَ	الْاَرْضَ	بَعْدَ	ذٰلِكَ	دَحٰى	هَا	اَخْرَجَ	مِنْ	هَا
اور	زمین	بعد	اس کے	پھیلا دیا	اسکو	اسی نے نکالا	سے	اس

اور اس کے بعد زمین کو پھیلا دیا۔ اسی نے اس میں سے اس کا

مَآءَهَا وَ مَرْعٰىهَا ﴿٣١﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿٣٢﴾

مَآءَ	هَا	وَ	مَرْعٰى	هَا	وَ	الْجِبَالَ	اَرْسٰى	هَا
پانی	اس کا	اور	چارا	اسکا	اور	پہاڑوں کو	جما دیا	اس پر

پانی نکالا اور چارا اگایا۔ اور اس پر پہاڑوں کا بوجھ رکھ دیا۔

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾ فَاِذَا جَآءَتِ

مَتَاعًا	لَ	كُمْ	وَ	لِ	اَنْعَامِ	كُمْ	فَ	اِذَا	جَآءَتْ
سامانِ زیست	لیے	تمہارے	اور	لیے	چارپایوں	تمہارے	پس	جب	آئے گی

یہ سب کچھ تمہارے اور تمہارے چارپایوں کے فائدے کے لیے (کیا)۔ تو جب بڑی آفت

الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿٣٤﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ

الطَّآمَّةُ	الْكُبْرٰى	يَوْمَ	يَتَذَكَّرُ	الْاِنْسَانُ
آفت	بہت بڑی	اس دن	یاد کرے گا	انسان

آئے گی اس دن انسان اپنے کاموں کو

✡ آیت ۲۷ تا ۳۳ میں انفس و آفاق سے قیامت پر دلائل دیئے جا رہے ہیں:
(۱) اللہ تعالیٰ کیلئے انسان کو دوبارہ زندہ کرنا کچھ مشکل نہیں۔ (۲) پوری کائنات کا نظم انتہائی حسن و خوبی اور حکمت سے کارفرما ہے۔ یہ اتفاقی واقعہ نہیں، اور نہ ہی بے مقصد ہے، اس کی تکمیل آخرت کے بغیر ممکن نہیں۔
(۳) یہ پوری کائنات انسان ہی کے لیے باحکمت تخلیق کی گئی ہے جس سے ہر انسان ہر آن فائدہ اٹھا رہا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ جو ان انعامات کا شکر ادا کرے، اور جو ناشکری کا رویہ اختیار کرے، دونوں ایک جیسے انجام سے دوچار ہوں؟ انصاف کا تقاضا ہے کہ ایک دن ایسا ہونا چاہیے جس میں ہر کسی کو اسکے کیے کا بدلہ ملے۔
✡ آیت ۳۴ تا ۴۱ میں قیامت کے برپا ہونے کے دلائل کے بعد قیامت یعنی 'طَـآمَّةُ الْكُبْرٰى' (عظیم حادثہ) کا منظر پیش کیا جا رہا ہے تا کہ وہ منظر انسان کے

◉ افعال: سَوّٰى: اس نے درست کیا/ برابر کیا، تَسْوِيَةٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔ اَغْطَشَ: اس نے تاریک کیا، اِغْطَاشٌ سے، ایضاً۔ دَحٰى: اس نے درست بچھایا/ پھیلا دیا، (نصر) دَحْوٌ سے، ایضاً، دَحَا. يَدْحُوْ۔ اَرْسٰى: اس نے استوار کیا/ قائم کیا، اِرْسَاءٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔ جَآءَتْ: وہ آئی، ماضی واحد غائب مؤنث، جَاءَ. يَجِيْءُ، اِذَا جَآءَتْ: جب وہ آئیگی۔ يَتَذَكَّرُ: وہ یاد کرتا ہے/ یاد کرے گا، تَذَكُّرٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر، (ذ ک ر مادہ)۔

٥ اسماء: ضُحٰى: چاشت کا وقت، دھوپ پھیلنا۔ مَرْعٰى: چارا، چراگاہ۔ اَنْعَامِ: چوپائے، نَعَمٌ واحد۔ الطَّآمَّةُ: آفت، ہنگامہ، قیامت۔

مَا سَعٰی ﴿۳۵﴾ وَ بُرِّزَتِ الۡجَحِیۡمُ لِمَنۡ یَّرٰی ﴿۳۶﴾

یَرٰی	مَنۡ	لِ	الۡجَحِیۡمُ	بُرِّزَتۡ	وَ	سَعٰی	مَا
دیکھتا ہے	اسکے جو	لیے	دوزخ	نکال کرظاہر کردی جائے گی	اور	اس نے کیا/کمایا	جو

یادکرے گا اور دوزخ دیکھنے والے کے سامنے نکال کررکھ دی جائے گی۔

فَاَمَّا مَنۡ طَغٰی ﴿۳۷﴾ وَ اٰثَرَ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ

اِنَّ	فَ	الدُّنۡیَا	الۡحَیٰوۃَ	اٰثَرَ	وَ	طَغٰی	مَنۡ	اَمَّا	فَ
بیشک	پس	دنیا کی	زندگی کو	ترجیح دی	اور	سرکشی کی	جس نے	بات یہ ہے	پس

توجس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو مقدم سمجھا اس کا

الۡجَحِیۡمَ ہِیَ الۡمَاۡوٰی ﴿۳۹﴾ وَ اَمَّا مَنۡ خَافَ

خَافَ	مَنۡ	اَمَّا	وَ	الۡمَاۡوٰی	ہِیَ	الۡجَحِیۡمَ
ڈرتا رہا	جو کوئی	بات یہ ہے	اور	ٹھکانا ہے	وہ	دوزخ

ٹھکانا دوزخ ہے۔اور جو اپنے پروردگار کے سامنے

مَقَامَ رَبِّہٖ وَ نَہَی النَّفۡسَ عَنِ الۡہَوٰی ﴿۴۰﴾

الۡہَوٰی	عَنۡ	النَّفۡسَ	نَہٰی	وَ	ہٖ	رَبِّ	مَقَامَ
خواہشوں	سے	نفس کو	روکا	اور	اپنے کے	پروردگار	سامنے کھڑے ہونے سے

کھڑے ہونے سے ڈرتا اور جی کو خواہشوں سے روکتا رہا

فَاِنَّ الۡجَنَّۃَ ہِیَ الۡمَاۡوٰی ﴿۴۱﴾ یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ

عَنۡ	کَ	یَسۡـَٔلُوۡنَ	الۡمَاۡوٰی	ہِیَ	الۡجَنَّۃَ	اِنَّ	فَ
بابت	آپ سے	پوچھتے ہیں	ٹھکانا ہے	وہ	جنت ہی	بیشک	پس

اس کا ٹھکانا بہشت ہے۔(اے پیغمبرؐ لوگ) تم سے قیامت کے بارے

سامنے رہے جس کا دنیا میں تصور ممکن نہیں۔ اس دن انسان کی آخرت کی ابدی زندگی کے مستقبل کا فیصلہ اس بنیاد پر ہوگا کہ اس نے دنیا میں باغیوں اور نافرمانوں کی زندگی اختیار کی اور دنیا ہی کے فوائد اور خواہشات کو مقصود بنالیا یا اس نے اپنے رب سے ڈرتے ہوئے اپنے نفس کو ناجائز خواہشات سے روکے رکھا۔ اس وقت انجام کے لحاظ سے تمام انسان دو گروہوں میں تقسیم ہوجائیں گے۔ جو اپنی خواہشات کے غلام بن کر زندگی بسر کر رہے تھے، انکا انجام دوزخ ہو گا۔ رہے وہ لوگ جنہوں نے دنیا میں اختیارات اور ذمہ داریوں کا صحیح ادراک کر کے ہمیشہ اس بات کی فکر کی کہ ایک دن انہیں اپنے آقا اور مولا کے سامنے حاضر ہو کر ہر عمل کا حساب دینا ہے، ایسے لوگ انجام کے لحاظ سے کامیاب ہوں گے اور ان کا ٹھکانا جنت ہو گا جو انتہائی پرسکون اور آرام دہ جگہ ہوگی۔

منزل ۷

◉ افعال: بُرِّزَتۡ: اچھی طرح ظاہر کردی گئی، نکال کر سامنے کردی گئی، تَبۡرِیۡزٌ (ظاہر کرنا) سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔ اٰثَرَ: اس نے پسند کیا/ترجیح دی/مقدم سمجھا، اِیۡثَارٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔ نَہٰی: اس نے منع کیا/روکا، نَہۡیٌ سے، ایضاً، نَہٰی۔ یَنۡہٰی۔
یَسۡـَٔلُوۡنَ: وہ پوچھتے ہیں، سُؤَالٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر، سَئَلَ۔ یَسۡئَلُ۔
0 اسماء: الۡمَاۡوٰی: ٹھکانا، لائق، رہنے کی جگہ۔

السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ﴿٤٢﴾ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ

السَّاعَةِ	اَيَّانَ °	مُرْسٰى °	هَا	فِيْمَ (فِي. مَا)	اَنْتَ	مِنْ
قیامت	کب	ٹھہرنا/وقوع ہوگا	اس کا	کس (فکر) میں ہیں	آپ	سے

میں پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا۔ سو تم اس کے ذکر

ذِكْرٰىهَا ﴿٤٣﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿٤٤﴾ اِنَّمَآ اَنْتَ

ذِكْرٰى	هَا	اِلٰى	رَبِّ	كَ	مُنْتَهٰى	هَا	اِنَّمَا ⊙	اَنْتَ
ذکر	اسکے	طرف	پروردگار	آپکے	انتہا/پہنچ	اسکی	بیشک/اسکے سوا کچھ نہیں کہ	آپ

سے کس فکر میں ہو؟ اس کا منتہا (یعنی واقع ہونے کا وقت) تمہارے پروردگار ہی کو معلوم ہے۔ جو شخص اس

مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿٤٥﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا

مُنْذِرُ °	مَنْ	يَخْشٰى	هَا	كَاَنَّهُمْ ⊙	يَوْمَ	يَرَوْنَ ⊖	هَا
ڈرانے والے	اسکو جو	ڈر رکھتا ہے	اس سے	ایسا لگے گا/گویا کہ وہ	جس دن	وہ دیکھیں گے	اسکو

سے ڈر رکھتا ہے تم تو اسی کو ڈر سنانے والے ہو۔ جب وہ اس کو دیکھیں گے

ع ٢ ٢٠ ٤

لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿٤٦﴾ ع

لَمْ ⊙	يَلْبَثُوْا ⊖	اِلَّا	عَشِيَّةً °	اَوْ ⊙	ضُحٰى	هَا
نہیں	وہ ٹھہرے	مگر	ایک شام	یا	ایک صبح	اس کی

(تو ایسا خیال کریں گے) کہ گویا (دنیا میں صرف) ایک شام یا صبح رہے تھے۔

اٰیاتُهَا ٤٢ — عَدَدُ النُّزُوْلِ ٢٤ — سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ — عَدَدُ التِّلَاوَةِ ٨٠ — رُكُوْعُهَا ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

۞ آیت ۴۲ تا ۴۶ میں کفار مکہ کے سوال کا جواب ہے، وہ پوچھتے تھے کہ قیامت کب آئے گی۔ یہاں حضور ﷺ کو تسلی دی جارہی ہے کہ آپ ان کی ان باتوں کی طرف توجہ نہ دیں۔ قیامت کے وقت کا علم اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ آپ صرف ان کو خبردار کردیں کہ قیامت ضرور آکر رہے گی۔ جسکا جی چاہے اسکے آنے کے خوف سے اپنا رویہ درست کرے اور جس کا جی چاہے غیر ذمہ دارانہ زندگی بسر کرے۔ جب وہ دن ان کے سامنے ہوگا تو یہ جو دنیا ہی کو سب کچھ سمجھے بیٹھے تھے اس وقت یہ زندگی بے حقیقت ہو گی۔ اس وقت وہ ایسا محسوس کریں گے کہ دنیا میں ان کا قیام ایک صبح یا ایک شام سے زیادہ نہیں رہا۔

⊖ افعال: يَرَوْنَ: وہ دیکھیں گے، رُؤْيَةٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر، رَاٰى. يَرٰى۔ لَمْ يَلْبَثُوْا: وہ نہیں ٹھہرے/نہیں رہے، لَبْثٌ سے، مضارع منفی بہ لم جمع غائب مذکر، لَبِثَ. يَلْبَثُ۔

° اسماء: اَيَّانَ: کب، کس وقت، کلمہ استفہام۔ مُرْسٰى: ٹھہرنا، ٹھہراؤ۔ مُنْذِرُ: ڈرانے والا، اسم فاعل۔ عَشِيَّةً: شام۔

⊙ حروف: اِنَّمَا: (اِنَّ. مَا) سوائے اسکے نہیں، بیشک، اِنَّ اور مَا زائدہ سے مرکب۔ كَاَنَّ: گویا کہ۔ لَمْ: نہیں/نہ، حرف جازم مضارع۔ اَوْ: یا۔

عَبَسَ وَ تَوَلّٰٓى ① اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ② وَ مَا

عَبَسَ	وَ	تَوَلّٰى	اَنْ	جَآءَ	هُ	الْاَعْمٰى	وَ	مَا
ترش رو ہوئے	اور	منہ پھیرلیا	کہ	آیا	انکے پاس	نابینا	اور	کیا

(محمد مصطفیٰ ﷺ) ترش رو ہوئے اور منہ پھیر بیٹھے کہ ان کے پاس ایک نابینا آیا۔ اور تم کو کیا

يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىٓ ③ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ

يُدْرِىْ	كَ	لَعَلَّ	هٗ	يَزَّكّٰى	اَوْ	يَذَّكَّرُ	فَ	تَنْفَعَ	هُ
خبر	آپکو	شاید	وہ	پاک ہوتا/ پاکیزگی حاصل کرلیتا	یا	نصیحت سنتا	پس	نفع دیتا	اسکو

خبر شاید وہ پاکیزگی حاصل کرتا۔ یا سوچتا تو سمجھانا اسے فائدہ

الذِّكْرٰى ④ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ⑤ فَاَنْتَ لَهٗ

الذِّكْرٰى	اَمَّا	مَنْ	اِسْتَغْنٰى	فَ	اَنْتَ	لَ	هٗ
سمجھانا	لیکن	جو کوئی	بے پرواہ ہے	پس	آپ	لیے/طرف	اس کی

دیتا۔ جو پرواہ نہیں کرتا اس کی طرف تو تم توجہ

تَصَدّٰى ⑥ وَ مَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ⑦ وَ اَمَّا

تَصَدّٰى	وَ	مَا	عَلٰى	كَ	اَلَّا	يَزَّكّٰى	وَ	اَمَّا
توجہ کرتے ہیں	اور	کچھ نہیں	پر	آپ	یہ کہ نہ	وہ پاک ہو/سنورے	اور	لیکن

کرتے ہو۔ حالانکہ اگر وہ نہ سنورے تو تم پر کچھ (الزام) نہیں۔ اور جو

مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ⑧ وَ هُوَ يَخْشٰى ⑨ فَاَنْتَ

مَنْ	جَآءَ	كَ	يَسْعٰى	وَ	هُوَ	يَخْشٰى	فَ	اَنْتَ
جو	آیا	آپ کے پاس	دوڑتا ہوا	اور	وہ	ڈرتا ہے	پس	آپ

تمہارے پاس دوڑتا ہوا آیا اور (اللہ سے) ڈرتا ہے اس سے تم

منزل ۷

سُوْرَۃُ عَبَسَ مکی زندگی کے ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی جبکہ حضور ﷺ کی مخالفت میں اتنی شدت نہ تھی۔

۞ آیت ۱ تا ۱۰ میں دعوتِ حق کا آسمانی نسخہ بتایا گیا ہے۔ حضور ﷺ کے پاس مکہ معظمہ کے چند سرکش و مغرور سرداران قریش بیٹھے تھے۔ حضورؐ ان کو اسلام کی دعوت پیش کر رہے تھے، اتنے میں ابن اُمِ مکتوم، ایک نابینا صحابیؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے اسلام کے متعلق چند باتیں دریافت فرمائیں، حضورؐ کو انکی یہ مداخلت ناپسند ہوئی، اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی۔ بظاہر اس میں حضورؐ پر عتاب فرمایا گیا ہے لیکن پوری سورۃ کو پڑھنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ عتاب کفارانِ قریش کے ان سرداروں پر کیا گیا جو حضورؐ کی دعوت کو اپنے تکبر اور ہٹ دھرمی کی بنا پر رد کر رہے تھے۔

۞ حضورؐ کیلئے اور آپ کے ذریعہ امت کیلئے یہ حقیقت

۞ **افعال:** عَبَسَ: وہ ترش رو ہوا/ چیں بجبیں ہوا، عَبْسٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، عَبَسَ۔ يَعْبِسُ۔ تَوَلّٰى: اس نے منہ موڑ لیا، ماضی واحد غائب مذکر، (ازتَوَلِّیْ)۔ يُدْرِىْ: وہ خبردار کرتا ہے/ بتاتا ہے، اِدْرَاءٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر، اَدْرٰى۔ يُدْرِىْ، مَايُدْرِيْكَ: تجھے کیا خبر۔ يَزَّكّٰى: وہ پاک ہوتا، مضارع واحد غائب مذکر، (ازتَزَکِّیْ)۔ تَنْفَعَ: نفع دیتی، نَفْعٌ سے، مضارع واحد غائب مؤنث، نَفَعَ۔ يَنْفَعُ۔ اِسْتَغْنٰى: وہ بے پرواہوا، ماضی واحد غائب مذکر۔ تَصَدّٰى: تو درپے ہوتا ہے/ پیچھے لگتا ہے، مضارع واحد حاضر مذکر، (ازتَصَدِّیْ)۔

○ **اسماء:** الْاَعْمٰى: اندھا۔ الذِّكْرٰى: نصیحت۔

عَنۡهُ تَلَهّٰى ﴿۱۰﴾ كَلَّاۤ اِنَّهَا تَذۡكِرَةٌ ﴿۱۱﴾ فَمَنۡ

عَنۡ	ہُ	تَلَهّٰى	كَلَّا	اِنَّ	هَا	تَذۡكِرَةٌ	فَ	مَنۡ
سے	اس	بے رخی کرتے ہیں	ہرگز نہیں	بیشک	یہ تو	ایک نصیحت ہے	پس	جو

بے رخی کرتے ہو۔ دیکھو یہ (قرآن) نصیحت ہے۔ پس جو چاہے

شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۱۲﴾ فِىۡ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿۱۳﴾ مَّرۡفُوۡعَةٍ (وقف لازم)

شَآءَ	ذَكَرَ	ہٗ	فِىۡ	صُحُفٍ	مُكَرَّمَةٍ	مَرۡفُوۡعَةٍ
چاہے	ذکر کرے/یاد رکھے	اس کو	میں	ورقوں/صحیفوں	قابل ادب/عزت والے	بلند مقام پر

اسے یاد رکھے۔ قابل ادب ورقوں میں (لکھا ہوا) جو بلند مقام پر

مُّطَهَّرَةٍ ﴿۱۴﴾ بِاَيۡدِىۡ سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾

مُطَهَّرَةٍ	بِ	اَيۡدِىۡ	سَفَرَةٍ	كِرَامٍ	بَرَرَةٍ
پاکیزہ	میں	ہاتھوں	لکھنے والوں کے	بڑے درجہ والے	نیکوکار

رکھے ہوئے (اور) پاک ہیں۔ (ایسے) لکھنے والے کے ہاتھوں میں جو سردار اور نیکوکار ہیں۔

قُتِلَ الۡاِنۡسَانُ مَاۤ اَكۡفَرَهٗ ﴿۱۷﴾ مِنۡ اَىِّ

قُتِلَ	الۡاِنۡسَانُ	مَا	اَكۡفَرَ	ہٗ	مِنۡ	اَىِّ
ہلاکت ہو/ اللہ کی مار ہو	انسان پر	کیسا	سخت ناشکرا ہے	وہ	سے	کس

انسان ہلاک ہو جائے کیسا ناشکرا ہے۔ اُسے (اللہ نے) کس

شَىۡءٍ خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾ مِنۡ نُّطۡفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾

شَىۡءٍ	خَلَقَ	ہٗ	مِنۡ	نُطۡفَةٍ	خَلَقَ	ہٗ	فَ	قَدَّرَ	ہٗ
چیز	بنایا	اس کو	سے	بوند/نطفہ	بنایا	اس کو	پھر	اندازہ ٹھہرایا	اس کا

چیز سے بنایا؟ نطفے سے بنایا پھر اس کا اندازہ مقرر کیا۔

بیان ہوئی ہے کہ دعوت حق اور زندگی کے تمام امور و معاملات کو، زمین میں رہتے ہوئے اپنی اقدار، اپنے پیمانے، خالص آسمانی تعلیمات سے اخذ کریں۔ ان میں ذہنی رجحانات، انسانوں کے اپنے بنائے ہوئے پیمانوں (عادات و اطوار، افکار و تصورات) کی آمیزش نہ ہو۔

۞ آیت ۱۱ تا ۱۶ میں قرآن کی عظمت، اس کی بزرگی اور بڑائی کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ یہ قدرتی طور پر ایسی عظیم نعمت ہے کہ بندوں کو اس کی طرف یکسوئی اور پوری توجہ دینی چاہیے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس نعمت سے وہ طالبانِ حق ہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو اسکی قدر و قیمت کو پہچانتے ہیں۔ جو اس نعمت کی ناقدری کرتے ہیں، وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

۞ آیت ۱۷ تا ۳۲: انسان اپنی ذات اور دیگر زندگی کے لوازمات کے لیے کس قدر بے بس اور ہر آن کس قدر ان نعمتوں کا محتاج ہے کہ وہ ان

افعال: تَلَهّٰى: تو غفلت برتتا ہے/ بے رخی کرتا ہے، (تفعل) تَلَهٍّ سے، مضارع واحد حاضر مذکر، (لَهْو مادہ)۔ قُتِلَ: وہ مارا گیا، مارا جائے، قَتْلٌ سے، ماضی مجہول واحد غائب مذکر، قَتَلَ۔ يَقْتُلُ۔ قَدَّرَ: اس نے مقرر کیا/ مقسوم کیا، اندازہ ٹھہرایا، تَقْدِيْرٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

۰ اسماء: تَذْكِرَةٌ: نصیحت۔ صُحُفٍ: کتابیں، صَحِيْفَةٌ کی جمع۔ مُكَرَّمَةٍ: قابل ادب، عزت دی ہوئی، اسم مفعول (واحد مؤنث)۔ مَرْفُوْعَةٍ: اونچی اٹھائی ہوئی، ایضاً۔ سَفَرَةٍ: لکھنے والے، سَافِرٌ کی جمع، اسم فاعل۔ كِرَامٍ: باوقار، سردار، كَرِيْمٌ کی جمع، صفت مشبہ کا صیغہ۔ بَرَرَةٍ: نیک لوگ، نیکوکار، بَرٌّ کی جمع، صفت مشبہ۔

ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿٢١﴾

ثُمَّ	السَّبِيْلَ	يَسَّرَ ◎	هٗ	ثُمَّ	اَمَاتَ	هٗ	فَ	اَقْبَرَ ◎	هٗ
پھر	راستہ	آسان کردیا	اس کیلئے	پھر	موت دی	اس کو	پھر	قبر میں دفن کیا	اسکو

پھر اس کے لیے رستہ آسان کر دیا۔ پھر اس کو موت دی پھر قبر میں دفن کرایا۔

ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿٢٢﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ

ثُمَّ	اِذَا	شَآءَ	اَنْشَرَ ◎	هٗ	كَلَّا	لَمَّا	يَقْضِ ◎	مَا
پھر	جب	وہ چاہے گا	دوبارہ اٹھا کھڑا کریگا	اسکو	ہرگز نہیں/بیشک	ابھی تک نہیں	پورا کیا	جو

پھر جب چاہے گا اُسے اُٹھا کھڑا کرے گا۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ نے اسے جو حکم دیا

اَمَرَهٗ ﴿٢٣﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ﴿٢٤﴾

اَمَرَ	هٗ	فَ	لِيَنْظُرْ ◎	الْاِنْسَانُ	اِلٰى	طَعَامِ	هٖ
حکم دیا	اسے	پس	چاہیے کہ دیکھے	انسان	طرف	کھانے	اپنے کے

اس نے اس پر عمل نہ کیا۔ تو انسان کو چاہیے کہ اپنے کھانے کی طرف نظر کرے۔

اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿٢٥﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ

اَنَّا(اَنَّ۔نَا)	صَبَبْنَا ◎	الْمَآءَ	صَبًّا 0	ثُمَّ	شَقَقْنَا	الْاَرْضَ
بیشک ہم نے ہی	ہم نے ڈالا اوپر سے	پانی	برستا/گرتا ہوا	پھر	چیرا ہم نے	زمین کو

بیشک ہم ہی نے پانی برسایا، پھر ہم ہی نے زمین کو چیرا

شَقًّا ﴿٢٦﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿٢٧﴾ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿٢٨﴾

شَقًّا	فَ	اَنْۢبَتْنَا ◎	فِيْ	هَا	حَبًّا 0	وَ	عِنَبًا 0	وَ	قَضْبًا 0
پھاڑ کر/پھاڑنا	پھر	اگایا ہم نے	میں	اس	غلہ/اناج	اور	انگور	اور	ترکاری

پھاڑا، پھر ہم ہی نے اس میں اناج اگایا، اور انگور اور ترکاری

منزل ۷

کے بغیر زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ لیکن یہ سب نعمتیں اس کو جس طرح میسر ہیں وہ ان نعمتوں کی ناشکری کرتا ہے اور اللہ کا احسان فراموش بھی ہے۔ آیت ۲۴ تا ۳۲ میں ان جملہ نعمتوں کا اجمالی طور پر تذکرہ ہے جو دنیا میں ہر انسان کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ کیونکہ اللہ کی تخلیق کے بعد نہ صرف انسان کا بلکہ ہر مخلوق کا ان نعمتوں کے بغیر زندہ رہنا ممکن نہیں۔ یہ سب نعمتیں ایسی ہیں جن کا ہر انسان الہامی طور پر ادراک رکھتا ہے۔ کیونکہ ان میں ہر ایک نعمت ایسی ہے جس میں اس کے بنانے، پیدا کرنے میں اس کی اپنی کسی منصوبہ بندی، حکمت کو کوئی دخل نہیں ہے۔ ایک ایک نعمت کا شمار کرنا انسانوں کے لیے محال ہے۔

ہر انسان ان بے شمار نعمتوں میں گھرا ہوا ہے، اس کو یہ بھی معلوم ہے کہ اسکی زندگی ان کے بغیر ممکن نہیں، لیکن اس کی غفلت کا یہ حال ہے کہ وہ ان نعمتوں کا انکار کر رہا ہے۔ وہ

◎ **افعال:** يَسَّرَ: اس نے آسان کیا، تَيْسِيْرٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔ اَقْبَرَ: اس نے قبر میں رکھا (یا رکھوایا)، اِقْبَارٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔ اَنْشَرَ: اس نے زندہ کیا/ اٹھایا/ پھیلایا، اِنْشَارٌ سے، ایضاً، (نشر مادہ)۔ يَقْضِ: اس نے حکم پورا (نہیں) کیا، قَضَاءٌ سے، مضارع (مجزوم) بمعنی ماضی واحد غائب مذکر، قَضٰى۔ يَقْضِىْ۔ لِيَنْظُرْ: چاہیے کہ دیکھے، امر غائب واحد مذکر۔ صَبَبْنَا: ہم نے ڈالا، صَبٌّ سے، ماضی جمع متکلم، صَبَّ۔ يَصُبُّ۔ اَنْۢبَتْنَا: ہم نے اگایا، اِنْۢبَاتٌ سے، ماضی جمع متکلم۔

0 **اسماء:** صَبًّا: ڈالنا، گرانا، مصدر (صَبَّ۔ يَصُبُّ کا)۔ حَبًّا: اناج، دانہ۔ عِنَبًا: انگور۔ قَضْبًا: ترکاری، سبزی وغیرہ۔

وَّ زَيْتُوْنًا وَّ نَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَّ حَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾

وَ	زَيْتُوْنًا	وَ	نَخْلًا	وَ	حَدَآئِقَ	غُلْبًا 0
اور	زیتون	اور	کھجور	اور	باغات	گھنے

اور زیتون اور کھجوریں اور گھنے گھنے باغ

وَّ فَاكِهَةً وَّ اَبًّا ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾

وَ	فَاكِهَةً 0	وَ	اَبًّا 0	مَتَاعًا	لَ	كُمْ	وَ	لِ	اَنْعَامِ	كُمْ
اور	میوے	اور	چارا	فائدے کو	لیے	تمہارے	اور	لیے	چارپایوں	تمہارے

اور میوے اور چارا، (یہ سب کچھ) تمہارے اور تمہارے چارپایوں کے لیے بنایا۔

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ

فَ	اِذَا	جَآءَ تْ	الصَّآخَّةُ 0	يَوْمَ	يَفِرُّ ۞	الْمَرْءُ
پس	جب	آئے گا	کانوں کو بہرا کرنیوالا شور	اس دن	دور بھاگے گا	مرد

توجب (قیامت کا) غل مچے گا اس دن آدمی اپنے بھائی سے دور

مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾ وَ اُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿۳۵﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ

مِنْ	اَخِيْ 0	هِ	وَ	اُمِّ	هٖ	وَ	اَبِيْ 0	هِ	وَ	صَاحِبَةِ 0	هٖ
سے	بھائی	اپنے	اور	ماں	اپنی	اور	باپ	اپنے	اور	بیوی	اپنی

بھاگے گا، اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے، اور اپنی بیوی

وَبَنِيْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ

وَ	بَنِيْ	هِ	لِ	كُلِّ	امْرِئٍ	مِنْ	هُمْ	يَوْمَئِذٍ	شَاْنٌ 0
اور	بیٹوں	اپنے	لیے	ہر	شخص	سے	ان میں	اس دن	فکر/ایسی حالت ہوگی

اور اپنے بیٹوں سے۔ ہر شخص اس روز ایک فکر میں ہوگا، جو اسے (مصروفیت کے لیے)

اس حقیقت کو فراموش کیے ہوئے ہے کہ وہ ایک روز ان نعمتوں کا حساب دینے کیلئے ضرور اٹھایا جائیگا۔ وہ ان نعمتوں کا انکار کس طرح کرسکتا ہے جبکہ اس کی زندگی اور اس کا رونگٹا رونگٹا اس بات کی گواہی دے رہا ہے۔ تو پھر وہ آخرت کے حساب، اس کی جزا وسزا کا کیونکر منکر ہوسکتا ہے۔ ان نعمتوں کا تقاضا یہ ہے کہ ایک دن اس سے ہر اس نعمت کا حساب لیا جائے جو اللہ نے اس کو جسمانی اور خارجی طور پر عطا کی ہے۔ کیا وہ ان نعمتوں سے پوری طرح فائدہ اٹھائے اور مسلسل ان نعمتوں کے سہارے عیش کرتا رہے اور اس کے حکموں کی نافرمانی کرتا رہے، اس سے کبھی بھی کوئی باز پرس نہ کی جائے؟

۞ آیت ۳۳ تا ۳۷ میں قیامت کی منظر کشی کی گئی ہے۔ صَآخَّة پرشور حادثہ، اس روز کے حادثہ کی ہولناکی کا منظر پیش کیا گیا ہے جس کے اثرات قلب انسانی پر پڑیں گے۔ وہ اس وقت اس حادثہ

۞ افعال: يَفِرُّ: وہ بھاگے گا، فِرَارٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر، فَرَّ۔ يَفِرُّ۔

0 اسماء: غُلْبًا: گھنے درخت، گھنے درختوں والے باغ، غَلْبَاءُ واحد۔ فَاكِهَةً: میوہ، پھل۔ اَبًّا: گھاس/ چارا۔ الصَّآخَّةُ: سخت آواز جو کانوں کو بہرا کر دیتی ہے یعنی صور قیامت کی مہیب آواز۔ اَخِيْهِ: اسکا (اپنا) بھائی، اَخِيْ (مجرور) مضاف، هِ ضمیر مضاف الیہ۔ اَبِيْهِ: اسکا باپ، اَبِيْ (مجرور) مضاف، هِ ضمیر مضاف الیہ۔ (اَخٌ اور اَبٌ دونوں بطور مضاف بحالت جری کیساتھ لکھے جاتے ہیں سوائے جب یٰ متکلم مضاف الیہ ہو، اسی طرح دیگر حالتوں؛ رفع اور نصب میں و اور ا کیساتھ) صَاحِبَةٍ: بیوی۔ شَاْنٌ: فکر، بڑا کام، شغل۔

يُغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ

يُغْنِيْ	هِ	وُجُوْهٌ	يَوْمَئِذٍ	مُسْفِرَةٌ 0	ضَاحِكَةٌ
جو دوسروں سے بے پرواکر دیگی	اسے	بہت سے چہرے	اس دن	چمک رہے ہونگے	ہنستے

بس کرے گا۔ اور کتنے منہ اس روز چمک رہے ہوں گے۔ خنداں

مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ وَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا

مُسْتَبْشِرَةٌ 0	وَ	وُجُوْهٌ	يَوْمَئِذٍ	عَلٰى	هَا
شاداں	اور	کتنے ہی چہرے	اس دن	پر	ان

وشاداں (یہ مومنانِ نیکوکار ہیں)۔ اور کتنے منہ ہوں گے جن پر گرد پڑ

غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾ اُولٰٓئِكَ

غَبَرَةٌ	تَرْهَقُ	هَا	قَتَرَةٌ 0	اُولٰٓئِكَ
گرد/غبار ہوگا	چھارہی ہوگی	ان پر	سیاہی	یہی لوگ ہیں

رہی ہوگی (اور) سیاہی چڑھ رہی ہوگی۔ یہ

هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾

ع ۱ ۴۲ ۵

هُمُ	الْكَفَرَةُ	الْفَجَرَةُ 0
وہ	منکرِ حق	بدکار

کفار بدکردار ہیں۔

آیاتها ۲۹ — (عدد النزول ۸۱) سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ (عدد النزول ۷) — رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

کے سواسب کچھ بھول جائیگا۔ انسان اپنے قریبی عزیزوں تک سے دور بھاگے گا، ہر کسی کو اپنی اپنی پڑی ہوگی۔

۞ آیت ۳۸ تا ۴۲ میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کا قائم ہونا لازمی ہے، پھر ہر دو گروہوں کے انجام کا تذکرہ ہے۔ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والوں اور اسکی نعمتوں کا انکار اور ناشکری کرنے والوں کو اپنے اپنے انجام سے دوچار ہونا پڑے گا۔

۞ سورۃ کے آغاز میں بھی دو گروہوں کا تذکرہ ہے، ایک وہ جو اللہ سے ڈرتے ہوئے حق کی جستجو میں لگے رہتے ہیں، دوسرے وہ جو ہدایت سے بے نیازی اختیار کر کے حق سے روگردانی کرتے ہیں۔ آخر میں انہی دونوں کے انجام کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

افعال: يُغْنِيْ: وہ (اسکو) مشغول رکھے گی یعنی دوسروں کی خبر نہیں لینے دیگی، اِغْنَاءٌ (بے پرواہ کرنا) سے، مضارع واحد غائب مذکر، اَغْنٰى. يُغْنِيْ۔ تَرْهَقُ: وہ چھا جاتی ہے، چھا جائے گی، رَهْقٌ سے، مضارع واحد غائب مؤنث، رَهِقَ. يَرْهَقُ۔

0 اسماء: مُسْفِرَةٌ: روشن، چمکدار/ چمکنے والے، اسم فاعل (واحد مؤنث)۔ مُسْتَبْشِرَةٌ: شگفتہ، شاداں، ایضاً۔ قَتَرَةٌ: گرد، سیاہی۔ الْفَجَرَةُ: گناہوں میں پھنسے رہنے والے، بدکار لوگ، فَاجِرٌ کی جمع ہے، اسم فاعل مذکر۔

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝١ وَ اِذَا النُّجُوْمُ

اِذَا	الشَّمْسُ	كُوِّرَتْ ۝	وَ	اِذَا	النُّجُوْمُ
جب	سورج	لپیٹ لیا جائے گا	اور	جب	ستارے

جب سورج لپیٹ لیا جائے گا۔اور جب تارے

انْكَدَرَتْ ۝٢ وَ اِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝٣

اِنْكَدَرَتْ ۝	وَ	اِذَا	الْجِبَالُ	سُيِّرَتْ
بے نور ہوجائیں گے	اور	جب	پہاڑ	چلائے جائیں گے

بے نور ہوجائیں گے۔اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔

وَ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝٤ وَ اِذَا الْوُحُوْشُ

وَ	اِذَا	الْعِشَارُ 0	عُطِّلَتْ ۝	وَ	اِذَا	الْوُحُوْشُ
اور	جب	دس ماہ کی گابھن اونٹنیاں	بے کار چھوڑ دی جائینگی	اور	جب	وحشی جانور

اور جب بیانے والی اونٹنیاں بے کار ہوجائیں گی۔اور جب وحشی جانور

حُشِرَتْ ۝٥ وَ اِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝٦ وَ اِذَا

حُشِرَتْ ۝	وَ	اِذَا	الْبِحَارُ	سُجِّرَتْ ۝	وَ	اِذَا
اکٹھے ہوجائیں گے	اور	جب	دریا/سمندر	آگ میں جھونکے جائینگے	اور	جب

اکٹھے ہوجائیں گے۔اور جب دریا آگ ہوجائیں گے۔اور جب

النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝٧ وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝٨

النُّفُوْسُ 0	زُوِّجَتْ ۝	وَ	اِذَا	الْمَوْءٗدَةُ 0	سُئِلَتْ ۝
روحیں	ملادی جائیں گی	اور	جب	زندہ درگور لڑکی سے	پوچھا جائے گا

روحیں (بدنوں سے) ملادی جائیں گی۔اور جب اس لڑکی سے جو زندہ دفنادی گئی یہ پوچھا جائیگا

سُوْرَةُ التَّكْوِيْر (لپیٹنا)۔ آخرت پر یقین ایسا تصور ہے جس سے اسلام کے مطلوب انسانی کردار وجود میں آتے ہیں۔قرآن کا مطلوب انسان بھی اس تصور آخرت سے اجاگر ہوتا ہے۔

سُوْرَةُ التَّكْوِيْر مکی دور کی ابتدائی سورتوں میں سے ہے جس میں قیامت کی منظر کشی کی گئی ہے۔

۞ آیت ۱ تا ۶ میں ایک ایسا منظر پیش کیا گیا ہے جو موجودہ نظام کے برعکس کائناتی انقلاب ہوگا، جس کی لپیٹ میں اجرام سماوی و ارضی، وحشی جانور اور انسانوں کے تمام اطوار میں انقلاب رونما ہوگا۔ اسکے نتیجہ میں ہر پوشیدہ اور نامعلوم چیز ظاہر ہوجائیگی۔ ہر شخص روز حساب کے لیے جو کچھ ہمراہ زادِ راہ لایا تھا، وہ اس کے سامنے آجائے گا اور ہر متنفس کو اپنی عزیز ترین چیزوں کا ہوش نہ رہے گا۔اس مرحلہ میں اس کے اردگرد ہر شے انقلاب کی زد میں ہو گی، موجودہ کائنات کا مربوط،

منزل ۷

۝ افعال: كُوِّرَتْ: وہ لپیٹی گئی، تَكْوِيْرٌ (لپیٹنا) سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔ اِنْكَدَرَتْ: تاریک ہوئی، میلی (بے نور) ہوگئی، اِنْكِدَارٌ سے، ماضی واحد غائب مؤنث۔ عُطِّلَتْ: وہ بے کار چھوڑ دی گئی، تَعْطِيْلٌ (بے کار چھوڑنا) سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔ حُشِرَتْ: وہ جمع کی گئی، حَشْرٌ (بمعنی جمع کرنا) سے، ایضاً، حَشَرَ۔ يَحْشُرُ۔ سُجِّرَتْ: وہ تنور میں ڈالی گئی/آگ میں جھونکی گئی، تَسْجِيْرٌ سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔ زُوِّجَتْ: وہ ملائی گئی، تَزْوِيْجٌ سے، ایضاً۔ سُئِلَتْ: اس سے پوچھا گیا، سُؤَالٌ سے، ایضاً۔

0 اسماء: الْعِشَارُ: دس مہینے کی حاملہ اونٹنیاں، عُشَرَاءُ واحد۔ النُّفُوْسُ: جانیں/روحیں، نَفْسٌ واحد۔ الْمَوْءٗدَةُ: زندہ درگور لڑکی، اسم مفعول۔

بِاَيِّ ذَنۡۢبٍ قُتِلَتۡ ۙ ۹ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ ۙ ۱۰

بِ	اَيِّ	ذَنۡۢبٍ	قُتِلَتۡ	وَ	اِذَا	الصُّحُفُ	نُشِرَتۡ
ساتھ/پر	کس	گناہ	ماری گئی	اور	جب	اعمالنامے	کھولے جائیں گے

کہ وہ کس گناہ پر ماری گئی؟ اور جب (عملوں کے) دفتر کھولے جائیں گے۔

وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتۡ ۙ ۱۱ وَاِذَا الۡجَحِيۡمُ

وَ	اِذَا	السَّمَآءُ	كُشِطَتۡ	وَ	اِذَا	الۡجَحِيۡمُ
اور	جب	آسمان کی	کھال کھینچ لی جائے گی	اور	جب	دوزخ

اور جب آسمان کی کھال کھینچ لی جائے گی۔ اور جب دوزخ (کی آگ)

سُعِّرَتۡ ۙ ۱۲ وَاِذَا الۡجَنَّةُ اُزۡلِفَتۡ ۙ ۱۳ عَلِمَتۡ

سُعِّرَتۡ	وَ	اِذَا	الۡجَنَّةُ	اُزۡلِفَتۡ	عَلِمَتۡ
بھڑکائی جائے گی	اور	جب	بہشت	قریب لائی جائے گی	تب جان لے گا

بھڑکائی جائے گی۔ اور جب بہشت قریب لائی جائے گی۔ تب ہر شخص معلوم کرلے گا

نَفۡسٌ مَّاۤ اَحۡضَرَتۡ ؕ ۱۴ فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِالۡخُنَّسِ ۙ ۱۵

نَفۡسٌ	مَا	اَحۡضَرَتۡ	فَ	لَا	اُقۡسِمُ	بِالۡخُنَّسِ
ہر شخص	کیا	لے کر آیا ہے	پس	نہیں	میں قسم کھاتا ہوں	پیچھے ہٹ جانے والوں کی

کہ وہ کیا لے کر آیا ہے؟ ہم کو ان ستاروں کی قسم جو پیچھے ہٹ جاتے ہیں

الۡجَوَارِ الۡكُنَّسِ ۙ ۱۶ وَالَّيۡلِ اِذَا عَسۡعَسَ ۙ ۱۷

الۡجَوَارِ	الۡكُنَّسِ	وَ	الَّيۡلِ	اِذَا	عَسۡعَسَ
چلنے والوں کی	جو غائب ہوجاتے ہیں	اور	رات کی قسم	جب	پھیل کر رخصت ہوجائے

(اور) جو سیر کرتے اور غائب ہوجاتے ہیں۔ اور رات کی قسم جب ختم ہونے لگتی ہے

منزل ۷

موزوں و متناسب حرکات کا اور انتہائی مضبوط و مستحکم نظام درہم برہم ہوجائے گا۔

۞ آیت ۷ تا ۱۴ میں اس حادثۂ قیامت کے دوسرے مرحلہ کا ذکر ہے، جب روحیں ازسرنو جسموں کے ساتھ جوڑ دی جائیں گی، نامۂ اعمال سامنے حاضر کر دیئے جائیں گے، جرائم کی باز پرس ہوگی، زندہ گاڑھی جانے والی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس جرم میں قتل کی گئی۔ اس وقت آسمان کا پردہ ہٹا دیا جائے گا اور دوزخ وجنت قریب کر دی جائے گی۔ اس وقت ہر متنفس کو معلوم ہوجائے گا کہ خدا کے حضور وہ کیا لے کر حاضر ہوا ہے۔

۞ آیت ۱۵ تا ۲۶ میں ستاروں کے ٹوٹنے اور تاریک شب کے بعد صبح کا ظہور اس بات کی شہادت ہے کہ قرآن کاہنوں یا کسی دیوانے کی بڑ نہیں بلکہ یہ اللہ کے برگزیدہ فرشتے عالی مقام اور امانت دار پیغام بر کا لایا ہوا کلام ہے۔ قرآن کے مکذبین کو تنبیہ کی گئی

◌ **افعال:** **كُشِطَتۡ**: کھال اتار لی گئی، كَشۡطٌ (كَشَطَ. يَكۡشِطُ) سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔ **سُعِّرَتۡ**: وہ بھڑکائی گئی، تَسۡعِيۡرٌ سے، ایضاً۔ **اُزۡلِفَتۡ**: وہ قریب لائی گئی، اِزۡلَافٌ سے، ایضاً۔ **اَحۡضَرَتۡ**: اس نے حاضر کیا/ لے کر آیا، اِحۡضَارٌ سے، ماضی واحد غائب مؤنث۔ **عَسۡعَسَ**: رات کا اندھیرا چھا گیا، اندھیرا ختم ہوا، عَسۡعَسَةٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔ (اوپر افعال کا سیاق میں مستقبل (اور حال) میں ترجمہ بسبب اِذَا (ظرف زماں) کے ہے) ٥ **اسماء:** **اَيِّ**: کس لیے، کونسا، کلمۂ استفہام۔ **ذَنۡۢبٍ**: گناہ۔ **الۡخُنَّسِ**: پیچھے ہٹ جانے والے، مراد ستارے، اسم فاعل۔ **الۡجَوَارِ**: چلنے والیاں، کشتیاں، جَارِيَةٌ واحد، اسم فاعل مؤنث۔ **الۡكُنَّسِ**: چھپ جانے والے ستارے، اسم فاعل۔

وَ الصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۱۸ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ

وَ	الصُّبْحِ	اِذَا	تَنَفَّسَ	اِنَّ	هٗ	لَ	قَوْلُ	رَسُوْلٍ
اور	صبح کی	جب	وہ نمودار ہو	بیشک	یہ	البتہ	کلام/قول ہے	فرشتہ

اور صبح کی قسم جب نمودار ہوتی ہے کہ بیشک یہ (قرآن) فرشتہ عالی مقام

کَرِیْمٍ ۱۹ ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ

کَرِیْمٍ	ذِیْ	قُوَّةٍ	عِنْدَ	ذِیْ	الْعَرْشِ
عالی مقام/عزت والے کا	صاحب	قوت	نزدیک	مالک	عرش کے

کی زبان کا پیغام ہے جو صاحب قوت مالک عرش کے ہاں اونچے

مَكِیْنٍ ۲۰ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ۲۱ وَ مَا

مَكِیْنٍ 0	مُطَاعٍ 0	ثَمَّ 0	اَمِیْنٍ 0	وَ	مَا
اونچے درجے والا	سردار	وہاں	امانت دار ہے	اور	نہیں

درجے والا، سردار (اور) امانت دار ہے۔ اور (مکے والو!) تمہارے

صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۲۲ وَ لَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ

صَاحِبُ	كُمْ	بِمَجْنُوْنٍ	وَ	لَقَدْ	رَاٰ ☉	هُ	بِالْاُفُقِ
رفیق	تمہارا	دیوانہ	اور	بیشک/تحقیق	اس نے دیکھا ہے	اسکو	آسمان کے کنارے پر

رفیق (یعنی محمدؐ) دیوانے نہیں ہیں۔ بے شک انہوں نے اس (فرشتے) کو (آسمان کے کھلے یعنی)

الْمُبِیْنِ ۲۳ وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ۲۴

الْمُبِیْنِ	وَ	مَا	هُوَ	عَلَى	الْغَیْبِ	بِضَنِیْنٍ 0
کھلے	اور	نہیں	وہ	پر	پوشیدہ باتوں	بخیل

مشرقی کنارے پر دیکھا ہے۔ اور وہ پوشیدہ باتوں (کے ظاہر کرنے) میں بخیل نہیں۔

منزل ۷

کہ جو رسول تمہیں یہ کلام سنا رہا ہے وہ کوئی دیوانہ نہیں ہے بلکہ اللہ کا رسول اور نہایت فرزانہ ہے۔ وہ جس فرشتے سے اپنی ملاقات کا دعویٰ کرتا ہے اس کو اس نے کھلے آسمان کے افق پر دن کی روشنی میں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اس پر جو وحی آتی ہے وہ غیر ارادی طور پر مبداء فیض سے آتی ہے۔ وہ لوگ نادان ہیں جو اس کلام کو کسی شیطانِ رجیم کا القاء سمجھتے ہیں۔ اس تعلیم سے منہ موڑ کر آخر تم کدھر جا رہے ہو؟

☉ **افعال:** رَاٰی: اس نے دیکھا، رُؤْیَةٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، رَاٰی۔ یَرٰی۔

0 **اسماء:** مَكِیْنٍ: مرتبے والا، درجے والا، صفت مشبہ کا صیغہ۔ مُطَاعٍ: اطاعت کیا ہوا یعنی جسکی اطاعت کی جائے، اسم مفعول۔ ثَمَّ: وہاں، (ظرف مکان) اسم اشارہ۔ اَمِیْنٍ: امانت دار، معتبر، صیغہ صفت۔ ضَنِیْنٍ: بخیل، کنجوس، صفت مشبہ۔

وَ مَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۲۵﴾ فَاَيْنَ

وَ	مَا	هُوَ	بِقَوْلِ	شَيْطٰنٍ	رَجِيْمٍ ٥	فَ	اَيْنَ ٥
اور	نہیں	وہ/یہ	کلام	شیطان	مردود کا	پھر	کدھر

اور یہ شیطان مردود کا کلام نہیں۔ پھر تم کدھر

تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۷﴾

تَذْهَبُوْنَ ۞	اِنْ	هُوَ	اِلَّا	ذِكْرٌ	لِ	الْعٰلَمِيْنَ
تم جا رہے ہو	نہیں	یہ	مگر	نصیحت ہے	لیے	جہاں والوں کے

جا رہے ہو؟ یہ تو جہان کے لوگوں کے لیے نصیحت ہے۔

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾

لِمَنْ	شَآءَ	مِنْكُمْ	اَنْ	يَسْتَقِيْمَ
اسکے لیے جو	چاہے	تم میں سے	کہ	سیدھا چلے

(یعنی) اس کے لیے جو تم میں سے سیدھی چال چلنا چاہے۔

وَ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ

وَ	مَا	تَشَآءُوْنَ ۞	اِلَّا	اَنْ	يَشَآءَ	اَللّٰهُ
اور	نہیں	چاہو گے تم	مگر	یہ کہ	چاہے	اللہ

اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر وہی جو اللہ

رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾ ع ۱ ۲۹ ۶

رَبُّ	الْعٰلَمِيْنَ
پروردگار	سارے جہانوں کا

رب العالمین چاہے۔

منزل ۷

۞ آیت ۲۷ تا ۲۹ میں اس کلام کو جھٹلانے والوں کو متنبہ کیا جا رہا ہے کہ تم ضد میں آ کر اللہ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے اور نہ ہی اس کے رسول کا۔ تم اپنی ہی تباہی کا سامان کر رہے ہو، یہ کلام تمہارے لیے یاد دہانی ہے، اس سے فائدہ اٹھانا نہ اٹھانا تمہارا اپنا کام ہے، نہ رسول کی یہ ذمہ داری ہے کہ تمہارے دلوں کو زبردستی بدل دے اور نہ یہ اللہ کی سنت ہے کہ وہ کسی کو قبول کرنے پر مجبور کر دے۔ اسکے لیے صرف انہی کے سینے کھلیں گے جو سیدھی راہ کے طالب ہیں اور طلب صادقہ کی بنا پر ان میں حوصلہ پیدا ہوگا اور وہ اس سے فائدہ بھی حاصل کریں گے، یہی سنت الٰہی کا ضابطہ ہے۔

۞ افعال: تَذْهَبُوْنَ: تم جاتے ہو، ذَهَابٌ سے، مضارع جمع حاضر مذکر، ذَهَبَ. يَذْهَبُ۔ تَشَآءُوْنَ: تم چاہتے ہو/ چاہو گے، مَشِيْئَةٌ سے، ایضاً، شَآءَ. يَشَآءُ۔

٥ اسماء: رَجِيْمٍ: لعنت زدہ، راندہ ہوا، مردود، صیغہ صفت۔ اَيْنَ: کہاں، کلمہ استفہام۔

آیاتها ١٩ | سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ | عدد التلاوة ٨٢ | عدد النزول ٨٢ | رکوعها ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۙ ① وَ اِذَا الْكَوَاكِبُ

اِذَا	السَّمَآءُ	اِنْفَطَرَتْ ◌	وَ	اِذَا	الْكَوَاكِبُ ٥
جب	آسمان	پھٹ جائے گا	اور	جب	تارے

جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور جب تارے

انْتَثَرَتْ ۙ ② وَ اِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۙ ③ وَ اِذَا

اِنْتَثَرَتْ ◌	وَ	اِذَا	الْبِحَارُ	فُجِّرَتْ ◌	وَ	اِذَا
جھڑ پڑیں گے	اور	جب	سمندر/دریا	پھاڑ دیئے جائینگے	اور	جب

جھڑ پڑیں گے۔ اور جب دریا بہہ (کر ایک دوسرے میں مل) جائیں گے۔ اور جب

الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۙ ④ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ

الْقُبُوْرُ	بُعْثِرَتْ ◌	عَلِمَتْ	نَفْسٌ	مَا	قَدَّمَتْ
قبریں	اکھاڑ دی جائینگی	معلوم کرے گا	ہر آدمی	جو	اس نے آگے بھیجا

قبریں اکھیڑ دی جائیں گی۔ تب ہر شخص معلوم کرلے گا کہ اس نے آگے کیا بھیجا تھا

وَ اَخَّرَتْ ؕ ⑤ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ

وَ	اَخَّرَتْ ◌	يٰۤاَيُّهَا	الْاِنْسَانُ	مَا	غَرَّ ◌	كَ	بِ	رَبِّ	كَ
اور	پیچھے چھوڑا	اے	انسان	کس چیز نے	فریب دیا	تجھے	بارے میں	پروردگار کے	اپنے

اور پیچھے کیا چھوڑا تھا۔ اے انسان! تجھ کو اپنے پروردگار کرم گستر کے بارے میں

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَار (پھٹنا)۔
۞ انسانوں کی اصلاح کے لیے کسی حقیقت کا جان لینا جب تک یقین کے درجہ تک نہ ہو یعنی کسی چیز کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر جو یقینی کیفیت انسان کو حاصل ہوتی ہے، اس وقت تک اس کی زندگی میں انقلاب برپا نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اس سورۃ میں قیامت کی وہ منظر کشی کی گئی ہے جس پر یقین کی حد تک ایمان لانا ضروری ہے۔ اگر یہ منظر ذہنوں میں راسخ نہ ہوگا تو انسان دنیا کی بے شمار نعمتوں میں گم ہو کر اپنی ذات کے عرفان سے غافل ہوگا اور وہ ایک بے لگام گھوڑے کی طرح زمین میں فساد برپا کرتا رہیگا اور انسانیت کیلیے باعث شرم بن جائے گا۔

اس سورۃ کی پہلی چار آیات میں قیامت کی منظر کشی کی گئی ہے۔ آسمان اور اس کے ستاروں، زمین اور اس کی قبروں پر جو کچھ گزرے گا، اس کا ایک اجمالی تصور پیش کیا گیا ہے۔ آیت ۵ میں صاف بتا دیا

◌ افعال: اِنْفَطَرَتْ: وہ پھٹ گئی، (جب آسمان) پھٹ جائیگا، اِنْفِطَارٌ (پھٹنا/ پھٹ جانا) سے، ماضی واحد غائب مؤنث۔ اِنْتَثَرَتْ: وہ گر پڑی/ جھڑ گئی/ بکھر گئی، اِنْتِثَارٌ (پھیلانا، پراگندہ ہونا) سے، ایضاً۔ فُجِّرَتْ: وہ بہائی گئی، پھاڑ دی گئی، تَفْجِيْرٌ سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔ بُعْثِرَتْ: الٹ پلٹ کردی گئی، وہ اٹھائی گئی، (فعللة) بَعْثَرَةٌ سے، ایضاً۔ اَخَّرَتْ: اس نے پیچھے چھوڑا، تَاْخِيْرٌ (دیر کرنا) سے، ماضی واحد غائب مؤنث۔ غَرَّ: اس نے فریب دیا، غُرُوْرٌ (فریب/ دھوکا دینا) سے، ماضی واحد غائب مذکر، غَرَّ. يَغُرُّ۔

٥ اسماء: الْكَوَاكِبُ: ستارے، كَوْكَبٌ واحد۔

الْكَرِيْمِ ۝٦ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ

الْكَرِيْمِ	الَّذِيْ	خَلَقَ	كَ	فَ	سَوّٰى	كَ
جو کریم ہے	جس نے	پیدا کیا	تجھے	پھر	ٹھیک کیا	تجھے

کس چیز نے دھوکا دیا؟ (وہی تو ہے) جس نے تجھے بنایا اور (تیرے اعضا کو) ٹھیک کیا

فَعَدَلَكَ ۝٧ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝٨

فَ	عَدَلَ	كَ	فِيْ	اَيِّ	صُوْرَةٍ	مَا شَآءَ	رَكَّبَ	كَ
پھر	معتدل کیا	تجھے	میں	جس	صورت	چاہا	جوڑ دیا	تجھے

اور (تیرے قامت کو) معتدل رکھا اور جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝٩ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ

كَلَّا	بَلْ	تُكَذِّبُوْنَ	بِالدِّيْنِ	وَ	اِنَّ	عَلٰى	كُمْ
ہرگز نہیں	بلکہ	جھٹلاتے ہو تم	جزا کو/ انصاف کے دن کو	اور	بے شک	پر	تم

مگر ہیہات! تم لوگ جزا کو جھٹلاتے ہو۔ حالانکہ تم پر

لَحٰفِظِيْنَ ۝١٠ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝١١ يَعْلَمُوْنَ

لَحٰفِظِيْنَ	كِرَامًا	كَاتِبِيْنَ	يَعْلَمُوْنَ
نگہبان مقرر ہیں	عالی قدر	لکھنے والے	وہ جانتے ہیں

نگہبان مقرر ہیں، عالی قدر (تمہاری باتوں کے) لکھنے والے۔ جو کچھ تم کرتے ہو

مَا تَفْعَلُوْنَ ۝١٢ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝١٣

مَا	تَفْعَلُوْنَ	اِنَّ	الْاَبْرَارَ	لَ	فِيْ	نَعِيْمٍ
جو کچھ	تم کرتے ہو	بیشک	نیکوکار	البتہ	میں	جنت کی نعمتوں

وہ اسے جانتے ہیں۔ بیشک نیکوکار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے۔

منزل ۷

گیا ہے کہ اس دن ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ اس نے اچھے یا برے جو کام کیے تھے ان سب کا کچا چٹھا سامنے آجائے گا اور اس کا انجام بھی۔

۞ آیت ۶ تا ۸: انسان کی تخلیق کے اندر خدا کی قدرت، حکمت، رحمت، عدل کے یہ تقاضے ہیں کہ محسن اور منعم کے احسانات کی قدر کی جائے اور اسکے بدلے میں اطاعت، شکر گزاری کی روش اختیار کی جائے، نہ یہ کہ شتر بے مہار کی طرح زندگی بسر کی جائے اور کوئی ان انعامات کا حساب لینے والا نہ ہو۔ کیونکہ اس نے انسانوں کو بے مقصد اور بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔

۞ آیت ۹ تا ۱۲ میں اس غفلت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ تم یہ نہ سمجھو کہ تمہارے کاموں کا علم اللہ کو نہیں ہے اور وہ ایک دن ان سب اعمال کا حساب لینے کیلئے آ سامنے حاضر ہو۔ اس نے تو اس بات کا انتظام کر دیا ہے کہ تمہارے ہر قول و فعل کا ریکارڈ تیار کرنے والے معزز فرشتے مامور کر

٭ **افعال**: سَوّٰى: اس نے درست کیا/ ہموار کیا/ مساوی کیا، تَسْوِيَةٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔ عَدَلَ: اس نے اندازے کے ساتھ بنایا، اعتدال سے بنایا، برابر کیا، عَدْلٌ سے، ایضاً، عَدَلَ۔ يَعْدِلُ۔ رَكَّبَ: جوڑ دیا، اس نے ملا دیا، تَرْكِيْبٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔
تُكَذِّبُوْنَ: تم جھٹلاتے ہو، تَكْذِيْبٌ سے، مضارع جمع حاضر مذکر۔ تَفْعَلُوْنَ: تم کرتے ہو، فِعْلٌ سے، ایضاً، فَعَلَ۔ يَفْعَلُ۔

0 **اسماء**: الْكَرِيْمِ: عزت والا، بزرگ/ بڑا، بخشنے والا، صفت مشبہ کا صیغہ۔ الدِّيْنِ: جزا کا دن، قیامت، انصاف۔ حٰفِظِيْنَ: نگہبان/ حفاظت کرنے والے، اسم فاعل، حَافِظٌ واحد۔ كَاتِبِيْنَ: لکھنے والے، ایضاً، كَاتِبٌ واحد۔ نَعِيْمٍ: نعمت، راحت، عیش، بہت آرام۔

وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ﴿١٤﴾ ۚ يَّصْلَوْنَهَا

وَ	اِنَّ	الْفُجَّارَ	لَ	فِيْ	جَحِيْمٍ	يَصْلَوْنَ ⓐ	هَا
اور	بےشک	بدکردار	البتہ	میں	دوزخ	داخل ہوں گے	اس میں

اور بدکردار دوزخ میں۔ (یعنی) جزا کے دن

يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿١٥﴾ وَ مَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ﴿١٦﴾ ط

يَوْمَ	الدِّيْنِ	وَ	مَا	هُمْ	عَنْ	هَا	بِغَآئِبِيْنَ
دن	جزا کے	اور	نہیں	وہ	سے	اس	چھپ سکیں گے

اس میں داخل ہوں گے۔ اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے۔

وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٧﴾ ۙ ثُمَّ مَآ

وَ	مَا	اَدْرٰى	كَ	مَا	يَوْمُ	الدِّيْنِ	ثُمَّ	مَا
اور	کیا	خبر	آپ کو	کیا ہے	دن	جزا کا	پھر	کیا

اور تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے؟ پھر تمہیں کیا معلوم کہ

اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٨﴾ ط يَوْمَ لَا تَمْلِكُ

اَدْرٰىكَ	مَا	يَوْمُ	الدِّيْنِ	يَوْمَ	لَا	تَمْلِكُ ⓐ
معلوم آپ کو	کیا ہے	دن	جزا کا	جس دن	نہیں	مالک ہوگا/ بھلا کر سکے گا

جزا کا دن کیسا ہے؟ جس روز کوئی کسی کا کچھ بھلا

نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۭ وَ الْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿١٩﴾ ع

ع ١ ١٩ ٧

نَفْسٌ	لِ	نَفْسٍ	شَيْـًٔا	وَ	الْاَمْرُ	يَوْمَئِذٍ	لِ	اللّٰهِ
کوئی شخص	لیے	کسی شخص کے	کچھ بھی	اور	حکم	اس دن	لیے/کا	صرف اللہ

نہ کر سکے گا اور حکم اس روز صرف اللہ ہی کا ہوگا۔

دیئے ہیں، وہ تمہاری ہر چیز نہایت دیانتداری سے لکھ رہے ہیں۔

۞ آیت ۱۳ تا ۱۶ میں قیامت کے روز نیک و بد کو ملنے والی جزا و سزا کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ فرمانبرداروں کے لیے باغات اور نافرمانوں کے لیے دوزخ۔

۞ آیت ۱۷ تا ۱۹: یقیناً جزا کا دن ضرور آئے گا، اس دن اپنے اعمال کے سوا انسان کے اور کوئی چیز کام نہ آئے گی۔ وہ ایسا دن ہوگا کہ تمام اختیارات اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوں گے اور کوئی دوسرا کسی طرح بھی اس میں دخیل نہ ہو سکے گا۔

ⓐ افعال: يَصْلَوْنَ: وہ آگ میں جلیں گے، وہ داخل ہونگے، صُلِيٌّ و صَلَاءٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر، صَلِيَ. يَصْلٰى۔

لَا تَمْلِكُ: نہیں مالک ہوگی، (کوئی نفس) اختیار نہیں رکھے گا، مِلْكٌ سے، مضارع منفی واحد غائب مؤنث، مَلَكَ. يَمْلِكُ۔

آیاتہا ۳۶ | عدد التلاوۃ ۸۳ | سُورَۃُ المُطَفِّفِینَ مَکِّیَّۃٌ | عدد النزول ۸۶ | رکوعہا ۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

وَیۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِیۡنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیۡنَ اِذَا اکۡتَالُوۡا

وَیۡلٌ ۰	لِ	الۡمُطَفِّفِیۡنَ ۰	الَّذِیۡنَ	اِذَا	اِکۡتَالُوۡا
خرابی ہے	لیے	کم تولنے والوں کے	جو لوگ	جب	ناپ کرلیں

ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے خرابی ہے۔ جو لوگوں سے ناپ کرلیں

عَلَی النَّاسِ یَسۡتَوۡفُوۡنَ ۫﴿ۖ۲﴾ وَ اِذَا کَالُوۡہُمۡ

عَلٰی	النَّاسِ	یَسۡتَوۡفُوۡنَ	وَ	اِذَا	کَالُوۡا	ہُمۡ
سے	لوگوں	پورا پورا لیں	اور	جب	ناپ کردیں	انہیں

تو پورا لیں اور جب ان کو ناپ کریا تول کر

اَوۡ وَّزَنُوۡہُمۡ یُخۡسِرُوۡنَ ﴿ؕ۳﴾ اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ

اَوۡ	وَزَنُوۡا	ہُمۡ	یُخۡسِرُوۡنَ	اَلَا	یَظُنُّ	اُولٰٓئِکَ
یا	تول کردیں	انکو	تو کم دیں	کیا نہیں	جانتے	یہ لوگ

دیں تو کم دیں۔ کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ

اَنَّہُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ ۙ﴿۴﴾ لِیَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ﴿۵﴾ یَّوۡمَ

اَنَّ	ہُمۡ	مَبۡعُوۡثُوۡنَ ۰	لِیَوۡمٍ	عَظِیۡمٍ	یَوۡمَ
کہ	وہ	اٹھائے جائیں گے	ایک دن میں	بڑے (سخت)	جس دن

اٹھائے بھی جائیں گے۔ (یعنی) ایک بڑے (سخت) دن میں۔ جس دن

سُوۡرَۃُ الۡمُطَفِّفِیۡنَ (کم تولنے والے)

اس سورۃ کا اصل موضوع آخرت میں جزا و سزا کا ملنا ہے۔ اس وقت کی کاروباری زندگی کی خرابیوں کو پیش نظر رکھ کر لوگوں کو متنبہ کیا جارہا ہے کہ فوری منافع اور فوائد حاصل کرنے کے لالچ میں کاروباری امانت اور دیانت کو چھوڑ دینا دنیا و آخرت کی تباہی کا باعث ہوگا۔

آیت ۱ تا ۶ میں عام معاشرے کی بے ایمانی کی روش پر گرفت کی گئی ہے جو کاروباری لوگوں میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ اپنے لیے تو پورا ناپ کر اور تول کر لینا مگر دوسروں کیلئے وہ پیمانے اختیار نہ کرنا ناانصافی ہے۔ عدل و انصاف کا تقاضا ہے کہ جو بات کوئی اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی دوسروں کے لیے بھی پسند کرے۔ اس وقت معاشرے کی بہت سی دیگر خرابیوں میں سے صرف ناپ تول کو سامنے رکھ کر بتایا جارہا ہے کہ یہ سب اس وجہ سے ہے کہ انسان

منزل ۷

افعال: اِکۡتَالُوۡا: انہوں نے ناپ کرلیا/تول کرلیا، اِکۡتِیَالٌ سے، ماضی جمع غائب مذکر۔ یَسۡتَوۡفُوۡنَ: پورا پورا لیتے ہیں، وہ پورا کرتے ہیں، اِسۡتِیۡفَاءٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر۔ کَالُوۡا: (جب) وہ ناپ کردیں، کَیۡلٌ سے، ماضی جمع غائب مذکر، کَالَ. یَکِیۡلُ۔ وَزَنُوۡا: انہوں نے تول کردیا، (جب) تول کردیں، وَزۡنٌ سے، ایضاً، وَزَنَ. یَزِنُ۔ یُخۡسِرُوۡنَ: وہ کم دیتے ہیں، اِخۡسَارٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر۔

اسماء: وَیۡلٌ: افسوس/خرابی، کلمۂ بددعا۔ الۡمُطَفِّفِیۡنَ: کم تولنے والے، ناپ تول میں کمی کرنیوالے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔
مَبۡعُوۡثُوۡنَ: اٹھائے ہوئے، اٹھائے جانیوالے، دوبارہ زندہ کیے جائینگے، بَعۡثٌ (بھیجنا/اٹھانا/دوبارہ زندہ کرنا) سے، اسم مفعول، مَبۡعُوۡثٌ واحد۔

يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞٦ كَلَّآ

يَقُوْمُ	النَّاسُ	لِرَبِّ	الْعٰلَمِيْنَ	كَلَّا
کھڑے ہونگے	لوگ	سامنے پروردگار	جہانوں کے	ہرگز نہیں

(تمام) لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ سن رکھو کہ

اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۞٧ وَ مَآ

اِنَّ	كِتٰبَ	الْفُجَّارِ	لَفِيْ	سِجِّيْنٍ ⁰	وَ	مَا
بیشک	اعمال نامہ	بدکاروں کا	میں ہے	سجّین	اور	کیا

بدکاروں کے اعمال سجّین میں ہیں۔ اور تم کیا جانتے ہو

اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۞٨ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۞٩

اَدْرٰى كَ	مَا	سِجِّيْنٌ ⁰	كِتٰبٌ	مَرْقُوْمٌ ⁰
جانتے ہیں آپ	کیا ہے	سجّین	ایک دفتر ہے	لکھا ہوا

کہ سجّین کیا چیز ہے؟ ایک دفتر ہے لکھا ہوا۔

وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۞١٠ الَّذِيْنَ

وَيْلٌ	يَوْمَىِٕذٍ	لِلْمُكَذِّبِيْنَ	الَّذِيْنَ
خرابی ہے	اس دن	جھٹلانے والوں کیلئے	جو لوگ

اس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے۔ (یعنی) جو انصاف کے

يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۞١١ وَ مَا يُكَذِّبُ

يُكَذِّبُوْنَ	بِيَوْمِ	الدِّيْنِ	وَ	مَا	يُكَذِّبُ ۞
جھٹلاتے ہیں	دن کو	انصاف کے	اور	نہیں	کوئی جھٹلاتا

دن کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اس کو جھٹلاتا وہی ہے

منزل ۷

آخرت کی بازپرس سے غافل ہے۔ جب تک انسان کو یہ احساس نہ ہو کہ ایک روز اللہ ہمارے ہر عمل کا حساب لے گا اس وقت تک یہ ممکن نہیں کہ انسان اپنی زندگی میں راستبازی اختیار کرے۔

۞ آیت ۷ تا ۱۷ میں فجار کے انجام کا تذکرہ ہے۔ جب کوئی آخرت کا انکار کرتا ہے تو وہ زندگی میں ایک ایسی راہ پر چل پڑتا ہے جو اسکے لیے مرغوب بن جاتی ہے۔ اس غلط روش سے ایک خاص ذہن بنتا ہے، دل سخت ہوجاتا ہے، پھر بھلائی کی راہ پر چلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ان کی پوری زندگی خدا کی نافرمانی میں گزرتی ہے۔ ان بدکار لوگوں کے نامۂ اعمال پہلے ہی جرائم پیشہ لوگوں کے رجسٹر میں درج ہو رہے ہیں۔ آخرت میں ان کو سخت تباہی سے دوچار ہونا پڑے گا۔

۞ افعال: يُكَذِّبُ: وہ جھٹلاتا ہے، تَكْذِيْبٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔

⁰ اسماء: سِجِّيْنٌ: قید خانہ، (دفتر محفوظ) وہ جگہ جہاں چیزیں بڑی حفاظت سے رکھی جاتی ہیں۔ مَرْقُوْمٌ: لکھا ہوا، نشان لگا ہوا، مہر لگی ہوئی تحریر، اسم مفعول (واحد مذکر)۔

بِهٖۤ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾ اِذَا تُتْلٰى

بِهٖ	اِلَّا	كُلُّ	مُعْتَدٍ °	اَثِيْمٍ °	اِذَا	تُتْلٰى
اسے	مگر	ہر	حد سے نکل جانے والا	گناہ گار	جب	پڑھی جائیں

جو حد سے نکل جانے والا گنہگار ہے۔ جب اس کو ہماری

عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾

عَلَيْهِ	اٰيٰتُنَا	قَالَ	اَسَاطِيْرُ °	الْاَوَّلِيْنَ °
سامنے اس کے	آیتیں ہماری	تو کہتا ہے	یہ تو افسانے ہیں	اگلے لوگوں کے

آیتیں سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے، یہ تو اگلے لوگوں کے افسانے ہیں۔

كَلَّا بَلْ سكتة رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا

كَلَّا	بَلْ	رَانَ ۞	عَلٰى	قُلُوْبِ	هِمْ	مَا	كَانُوْا
ہرگز نہیں	بلکہ	زنگ بیٹھ گیا ہے	پر	دلوں	ان کے	اسکا جو	وہ تھے/ ہیں

دیکھو یہ جو (اعمال بد) کرتے ہیں ان کا ان کے دلوں پر زنگ

يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَلَّاۤ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ

يَكْسِبُوْنَ ۞	كَلَّا	اِنَّهُمْ	عَنْ	رَبِّ	هِمْ	يَوْمَئِذٍ
کمائی کرتے	ہرگز نہیں	بیشک وہ	سے	پروردگار	اپنے	اس روز

بیٹھ گیا ہے۔ بے شک یہ لوگ اس روز اپنے پروردگار (کے دیدار)

لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿۱۶﴾

لَمَحْجُوْبُوْنَ °	ثُمَّ	اِنَّهُمْ	لَصَالُوْا °	الْجَحِيْمِ
اوٹ میں ہوں گے	پھر	بیشک وہ سب	داخل ہونگے/ گرنے والے ہیں	دوزخ میں

سے اوٹ میں ہوں گے۔ پھر دوزخ میں جا داخل ہوں گے۔

ملاول ۷

۞ **افعال:** رَانَ: زنگ آلود ہو کر جم گیا، اس نے زنگ پکڑ لیا، رَيْنٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، رَانَ۔ يَرِيْنُ۔ يَكْسِبُوْنَ: وہ کماتے ہیں، كَسْبٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر، كَسَبَ۔ يَكْسِبُ، كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ: وہ کماتے تھے، ماضی استمراری۔

° **اسماء:** مُعْتَدٍ: شرعی حدود سے نکل جانے والا، اسم فاعل۔ اَثِيْمٍ: گناہ گار، صیغہ صفت۔ اَسَاطِيْرُ: قصے، کہانیاں، اُسْطُوْرَةٌ واحد۔ الْاَوَّلِيْنَ: اگلے/ پہلے لوگ، اَوَّلُ واحد۔ مَحْجُوْبُوْنَ: روکے ہوئے، اوٹ میں کیے گئے، پردہ کیے گئے، اسم مفعول، مَحْجُوْبٌ واحد۔ صَالُوْا: آگ میں داخل ہونے والے، اسم فاعل جمع مذکر مضاف، صَالٍ (اصل میں صَالِيٌ، جو تعلیل کے بعد صَالٍ ہو گیا) واحد۔

ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ⑰

ثُمَّ	يُقَالُ	هٰذَا	الَّذِيْ	كُنْتُمْ	بِهٖ	تُكَذِّبُوْنَ
پھر	کہا جائیگا	یہ	وہی ہے	تھے تم	جس کو	جھٹلاتے

پھر ان سے کہا جائے گا کہ یہ وہی چیز ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے۔

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ⑱

كَلَّا	اِنَّ	كِتٰبَ	الْاَبْرَارِ	لَفِيْ	عِلِّيِّيْنَ ٥
ہرگز نہیں	بیشک	اعمالنامہ	نیکوکاروں کا	البتہ میں	عِلّیّین ہے

(یہ بھی) سن رکھو کہ نیکوکاروں کے اعمال عِلّیّین میں ہیں۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ⑲ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ⑳

وَ	مَا	اَدْرٰىكَ	مَا	عِلِّيُّوْنَ ٥	كِتٰبٌ	مَرْقُوْمٌ
اور	کیا	معلوم ہے آپ کو	کیا ہے	عِلّیّین	ایک دفتر ہے	لکھا ہوا

اور تم کو کیا معلوم کہ عِلّیّین کیا چیز ہے؟ ایک دفتر ہے لکھا ہوا

يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ㉑ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ㉒

يَشْهَدُ	هُ	الْمُقَرَّبُوْنَ	اِنَّ	الْاَبْرَارَ ٥	لَفِيْ	نَعِيْمٍ ٥
حاضر رہتے ہیں	جس کے پاس	مقرب (فرشتے)	بیشک	نیک لوگ	میں	نعمت و آرام

جس کے پاس مقرب (فرشتے) حاضر رہتے ہیں۔ بے شک نیک لوگ چین میں ہوں گے۔

عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ㉓ تَعْرِفُ فِيْ

عَلَى	الْاَرَآئِكِ ٥	يَنْظُرُوْنَ	تَعْرِفُ	فِيْ
پر	تختوں	نظارہ کریں گے	پہچانے گا تو	میں

تختوں پر (بیٹھے ہوئے) نظارے کریں گے۔ تم ان کے چہروں ہی

۞ آیت ۱۸ تا ۲۸ میں نیک لوگوں کے اچھے انجام کا ذکر ہے اور انکے اعمالنامے بلند پایہ لوگوں کے رجسٹر میں درج ہو رہے ہیں جس پر مقرب فرشتے مامور ہیں۔ آخرت کی زندگی میں انہیں جو نعمتیں دی جائیں گی ان آیات میں ان کا تذکرہ ہے۔ حقیقت میں یہ وہ انجام ہے جس کی طرف ہر انسان کو لپکنا چاہیے اور دل میں اس امر کی تمنا اور آرزو کرنی چاہیے۔

افعال: يَشْهَدُ: وہ حاضر ہوتا ہے، (مقرب) حاضر رہتے ہیں، شُهُوْدٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر، شَهِدَ. يَشْهَدُ۔ يَنْظُرُوْنَ: وہ دیکھیں گے، نظارہ کریں گے، نَظْرٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر، نَظَرَ. يَنْظُرُ۔ تَعْرِفُ: تو پہچانتا ہے/ پہچانے گا، مَعْرِفَةٌ سے، مضارع واحد حاضر مذکر، عَرَفَ. يَعْرِفُ۔

٥ اسماء: عِلِّيِّيْنَ، عِلِّيُّوْنَ: پاک ارواح کے رہنے کی جگہ، بلند مقامات، اوپر والے۔ الْاَبْرَارِ: نیک لوگ، صیغہ صفت، بَرٌّ و بَارٌّ کی جمع۔ نَعِيْمٍ: نعمتیں، آسودہ حالی، آرام، نِعْمَةٌ سے اسم ہے۔ الْاَرَآئِكِ: تخت، اَرِيْكَةٌ واحد۔

وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿٢٤﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ

وُجُوْهِ ٥	هِمْ	نَضْرَةَ ٥	النَّعِيْمِ	يُسْقَوْنَ ۞	مِنْ
چہروں	ان کے	تروتازگی	نعمت/راحت کی	ان کو پلائی جائے گی	سے

سے راحت کی تازگی معلوم کرلو گے۔ان کو خالص شراب سربمہر

رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿٢٥﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۭ وَفِيْ

رَحِيْقٍ ٥	مَخْتُوْمٍ ٥	خِتٰمُهٗ	مِسْكٌ ٥	وَ	فِيْ
خالص شراب	سربمہر	مہر جس کی	مشک کی	اور	میں

پلائی جائے گی، جس کی مہر مشک کی ہوگی۔تو (نعمتوں کے)

ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَمِزَاجُهٗ

ذٰلِكَ	فَ	لِيَتَنَافَسْ ۞	الْمُتَنَافِسُوْنَ ٥	وَ	مِزَاجُهٗ
اس	پس	چاہیے کہ رغبت کریں	شائقین رغبت	اور	آمیزش اس میں

شائقین کو چاہیے کہ اسی سے رغبت کریں۔اور اس میں تسنیم (کے پانی)

مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢٨﴾

مِنْ	تَسْنِيْمٍ	عَيْنًا	يَشْرَبُ ۞	بِهَا	الْمُقَرَّبُوْنَ
سے	تسنیم	وہ ایک چشمہ ہے	پئیں گے	اس سے	مقرب بندے

کی آمیزش ہوگی۔وہ ایک چشمہ ہے جس میں سے (اللہ کے) مقرب پئیں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اِنَّ	الَّذِيْنَ	اَجْرَمُوْا ۞	كَانُوْا	مِنْ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	گناہ کیا	تھے وہ	سے	ان لوگوں جو	ایمان لائے

جو گنہگار (یعنی کفار) ہیں وہ (دنیا میں) مومنوں سے

۞ آیت ۲۹ تا ۳۶ میں منکرین حق کی اس روش کا تذکرہ ہے جو مومنوں کو دیکھ کر ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔وہ یہ سمجھتے ہیں کہ مادی فوائد کے مقابلے میں کسی اخلاقی تقاضے

۞ افعال: يُسْقَوْنَ: وہ پلائے جاتے ہیں، انکو پلایا جائیگا، سَقْيٌ سے، مضارع مجہول جمع غائب مذکر، سَقٰى. يَسْقِيْ۔ يَتَنَافَسُ: وہ خواہش کرتا ہے، تَنَافُسٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر، لِيَتَنَافَسْ: چاہیے کہ وہ رغبت کرے، امر غائب۔ يَشْرَبُ: وہ پیتا ہے/ پیئے گا، (مقرب) پئیں گے، شُرْبٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر، شَرِبَ. يَشْرَبُ۔ اَجْرَمُوْا: انہوں نے گناہ کیا، اِجْرَامٌ سے، ماضی جمع غائب مذکر۔

٥ اسماء: وُجُوْهِ: چہرے، منہ، وَجْهٌ واحد۔ نَضْرَةَ: تازگی، شادابی۔ رَحِيْقٍ: خالص شراب۔ مَخْتُوْمٍ: مہر لگی ہوئی، (خِتَامٌ سے) اسم مفعول۔ مِسْكٌ: مشک۔ الْمُتَنَافِسُوْنَ: بڑھ چڑھ کر خواہش کرنیوالے، (تَنَافُسٌ سے) اسم فاعل، مُتَنَافِسٌ واحد۔

کو اپنانا بے وقوفی ہے۔ یہاں اہل ایمان کو تسلی دی جارہی ہے کہ آج جو لوگ ایمان لانے والوں کی تذلیل کر رہے ہیں قیامت کے روز یہی مجرم بن کر سامنے آئیں گے اور اپنا انجام دیکھیں گے۔ اور یہی ایمان لانے والے ان مجرموں کا انجام دیکھ کر ان کا مذاق اڑائیں گے اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں گے۔

يَضْحَكُوْنَ ﴿٢٩﴾ وَ اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿٣٠﴾

يَضْحَكُوْنَ	وَ	اِذَا	مَرُّوْا	بِهِمْ	يَتَغَامَزُوْنَ
ہنسی کیا کرتے	اور	جب	گزرتے	ان کے پاس سے	حقارت سے آنکھ کے اشارے کرتے

ہنسی کیا کرتے تھے۔ اور جب ان کے پاس سے گزرتے تو حقارت سے اشارے کرتے۔

وَ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿٣١﴾

وَ	اِذَا	اِنْقَلَبُوْا	اِلٰى	اَهْلِ	هِمْ	اِنْقَلَبُوْا	فَكِهِيْنَ
اور	جب	لوٹتے	طرف	گھر والوں کی	اپنے	تو لوٹتے	اتراتے ہوئے

اور جب اپنے گھر کو لوٹتے تو اتراتے ہوئے لوٹتے۔

وَ اِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿٣٢﴾

وَ	اِذَا	رَاَوْا	هُمْ	قَالُوْا	اِنَّ	هٰٓؤُلَآءِ	لَ	ضَآلُّوْنَ
اور	جب	دیکھتے	ان کو	تو کہتے	بیشک	یہ لوگ	البتہ	گمراہ ہیں

اور جب ان (مومنوں) کو دیکھتے تو کہتے کہ یہ تو گمراہ ہیں۔

وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٣٣﴾ فَالْيَوْمَ

وَ	مَا	اُرْسِلُوْا	عَلَيْهِمْ	حٰفِظِيْنَ	فَ	الْيَوْمَ
حالانکہ	نہیں	وہ بھیجے گئے	ان پر	نگران بنا کر	پس	آج

حالانکہ وہ ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔ تو آج

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿٣٤﴾

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مِنْ	الْكُفَّارِ	يَضْحَكُوْنَ
وہ لوگ جو	ایمان لائے	سے	کفار	ہنسی کریں گے

مومن کافروں سے ہنسی کریں گے۔

◌ **افعال:** يَضْحَكُوْنَ: وہ ہنستے ہیں، ضَحْكٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر، ضَحِكَ. يَضْحَكُ۔ مَرُّوْا: وہ گزرے، ماضی جمع غائب مذکر، مَرَّ. يَمُرُّ۔ يَتَغَامَزُوْنَ: آنکھ سے اشارے کرتے، آپس میں اشارے کرتے، تَغَامُزٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر۔ اِنْقَلَبُوْا: وہ پلٹے/لوٹے، اِنْقِلَابٌ سے، ماضی جمع غائب مذکر، اِنْقَلَبَ. يَنْقَلِبُ۔

0 **اسماء:** فَكِهِيْنَ: خوش طبع/اتراتے ہوئے/ہنسی اڑاتے ہوئے، فَكِهٌ واحد۔

عَلَی الۡاَرَآئِكِ ۙ یَنۡظُرُوۡنَ ﴿۳۵﴾ ؕ هَلۡ ثُوِّبَ

ثُوِّبَ ۞	هَلۡ ۞	یَنۡظُرُوۡنَ	الۡاَرَآئِكِ	عَلَی
بدلہ پایا	کیا/ بیشک	دیکھ رہے ہوں گے	تختوں (بیٹھے ہوئے)	پر

(اور) تختوں پر (بیٹھے ہوئے ان کا حال) دیکھ رہے ہوں گے۔ تو کافروں کو

الۡكُفَّارُ مَا كَانُوۡا یَفۡعَلُوۡنَ ﴿۳۶﴾ ع

ع ۱ ۳۶ ۸

یَفۡعَلُوۡنَ	كَانُوۡا	مَا	الۡكُفَّارُ
عمل کرتے	تھے وہ	جو	کافروں نے

ان کے عملوں کا (پورا پورا) بدلہ مل گیا۔

(۸۴) سُوۡرَةُ الۡاِنۡشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ (۸۳) — اٰیَاتُهَا ۲۵ — رُكُوۡعُهَا ۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ ﴿۱﴾ ۙ وَ اَذِنَتۡ لِرَبِّهَا

لِرَبِّهَا	اَذِنَتۡ ۞	وَ	انۡشَقَّتۡ ۞	السَّمَآءُ	اِذَا
پروردگار اپنے کا	سن لیا حکم/ حکم مان لے گا	اور	پھٹ جائے گا	آسمان	جب

جب آسمان پھٹ جائے گا اور اپنے پروردگار کا فرمان بجالائے گا

وَ حُقَّتۡ ﴿۲﴾ ۙ وَ اِذَا الۡاَرۡضُ مُدَّتۡ ﴿۳﴾ ۙ

مُدَّتۡ ۞	الۡاَرۡضُ	اِذَا	وَ	حُقَّتۡ ۞	وَ
ہموار کردی جائے گی	زمین	جب	اور	وہ اسکو لازم ہے	اور

اور اسے واجب بھی یہی ہے۔ اور جب زمین ہموار کردی جائے گی

سُوۡرَةُ الۡاِنۡشِقَاق (پھٹ جانا)۔
اس سورۃ کا موضوع بھی قیامت کی منظر کشی اور آخرت ہے۔
۞ آیت ۱ تا ۵ میں کائناتی انقلاب کا منظر پیش کیا گیا ہے۔ زمین و آسمان اپنے رب کی اطاعت میں ہر وہ کام کریں گے جس کا ان کو حکم دیا جائے گا۔ اس دن آسمان پھٹ جائیگا اور زمین پھیلا دی جائے گی اور جو کچھ زمین کے اندر ہے (یعنی مردہ انسانوں کے اجزاء بدن اور ان کے اعمال کی شہادتیں) سب کچھ وہ نکال کر باہر پھینک دے گی، کیونکہ یہ

۞ افعال: ثُوِّبَ: بدلہ دیا گیا، تَثۡوِیۡبٌ سے، ماضی مجہول واحد غائب مذکر۔ اِنۡشَقَّتۡ: پھٹ گئی، (جب آسمان) پھٹ جائیگا، اِنۡشِقَاقٌ (پھٹ جانا) سے، ماضی واحد غائب مؤنث، (شقّ مادہ)۔ اَذِنَتۡ: اس نے خدائی حکم سن لیا، اَذۡنٌ (سننا) سے، ماضی واحد غائب مؤنث، اَذِنَ. یَاۡذَنُ۔ حُقَّتۡ: وہ ثابت کی گئی، وہ لائق تھی، اسکو لازم تھا، حَقٌّ سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث، حَقَّ. یَحِقُّ۔ مُدَّتۡ: وہ کھینچی گئی، ہموار کردی گئی، مَدٌّ سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث، مَدَّ. یَمُدُّ۔

۞ حروف: هَلۡ: کیا، تحقیق/ بیشک (بمعنی قَدۡ)۔

دونوں اس کے حکم کی سرتابی نہیں کرسکتے۔ ان کے لیے حق یہی ہے کہ وہ اسکی تعمیل کریں۔

۞ آیت ٦ تا ١٥ میں انسانوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ انسان کو اس بات کا ادراک ہو یا نہ ہو، وہ زندگی میں جو کچھ کررہا ہے اس کا بدلہ اس کو ضرور مل کر رہیگا اور وہ اس منزل کی طرف چارو ناچار سفر کررہا ہے جہاں اس کو ضرور اپنے رب کے حضور حاضر ہوکر اپنے انجام سے دوچار ہونا ہے۔ پھر تمام انسان دو گروہوں میں تقسیم ہوجائیں گے۔ ایک وہ جن کا نامۂ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا، وہ کسی سخت حساب فہمی کے بغیر سستے چھوٹیں گے اور خوش خوش اپنے لوگوں سے ملیں گے۔ دوسرے وہ لوگ جن کا نامۂ اعمال پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائیگا، وہ موت کی تمنا کریں گے لیکن وہ مرنے کی بجائے جہنم میں جھونک دیے جائیں گے۔ یہ سب اس وجہ سے ہوگا کہ انہوں نے اس دنیا کو ہی

وَ اَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَ تَخَلَّتْ ④ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا

وَ	اَلْقَتْ ◉	مَا	فِيْهَا	وَ	تَخَلَّتْ ◉	وَ	اَذِنَتْ	لِرَبِّ	هَا
اور	نکال باہر کرے گی	جو	اس میں ہے	اور	خالی ہوجائے گی	اور	سن لے گی حکم	پروردگار کا	اپنے

اور جو کچھ اس میں ہے اسے نکال کر باہر ڈال دیگی اور (بالکل) خالی ہوجائیگی اور اپنے پروردگار کے ارشاد کی

وَ حُقَّتْ ⑤ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى

وَ	حُقَّتْ	يٰٓاَيُّهَا	الْاِنْسَانُ	اِنَّكَ	كَادِحٌ ٥	اِلٰى
اور	وہ اسی لائق ہے	اے	انسان	بیشک تو	کوشش کرتا ہے	طرف

تعمیل کریگی اور اس کو لازم بھی یہی ہے (تو قیامت قائم ہوجائے گی)۔ اے انسان! تو اپنے پروردگار کی طرف

رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ⑥ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ

رَبِّكَ	كَدْحًا	فَ	مُلٰقِيْ ٥	هِ	فَاَمَّا	مَنْ	اُوْتِيَ ◉
پروردگار اپنے کی	خوب محنت	پس	جا ملے گا	اس سے	پس وہ جو	جس کو	دیا گیا

(پہنچنے میں) خوب کوشش کرتا ہے سو اس سے جا ملے گا۔ پس جس کا نامۂ اعمال اس کے

كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ⑦ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا

كِتٰبَ	هٗ	بِيَمِيْنِ ٥	هٖ	فَ	سَوْفَ	يُحَاسَبُ ◉	حِسَابًا
نامۂ اعمال	اس کا	داہنے ہاتھ میں	اسکے	پس	عنقریب	اس سے حساب لیا جائے گا	حساب

داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا، اس سے حساب آسان لیا جائے

يَّسِيْرًا ⑧ وَّ يَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ⑨

يَسِيْرًا ٥	وَ	يَنْقَلِبُ	اِلٰى	اَهْلِهٖ	مَسْرُوْرًا ٥
آسان	اور	وہ لوٹے گا	طرف	اپنے گھر والوں کی	خوش خوش

گا اور وہ اپنے گھر والوں میں خوش خوش آئے گا۔

◉ **افعال**: **اَلْقَتْ**: اس نے گرادیا/ باہر ڈال دیا، اِلْقَاءٌ سے، ماضی واحد غائب مؤنث۔ **تَخَلَّتْ**: خالی ہوگئی، تَخَلٍّ سے، ایضاً۔ **اُوْتِيَ**: دیا گیا، اِيْتَاءٌ سے، ماضی مجہول واحد غائب مذکر، اٰتٰى. يُؤْتِيْ۔ **يُحَاسَبُ**: اس سے حساب لیا جائیگا، مُحَاسَبَةٌ سے، مضارع مجہول واحد غائب مذکر۔

٥ **اسماء**: **كَادِحٌ**: کوشش کرنے والا، كَدْحٌ (خوب کوشش کرنا/ محنت کرنا) سے، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ **مُلٰقِيْ**: ملاقات کرنیوالا، باہم ملنے والا، مُلَاقَاةٌ سے، ایضاً۔ **يَمِيْنٌ**: داہنا ہاتھ، داہنی طرف۔ **يَسِيْرًا**: آسان، تھوڑا، صفت مشبہ کا صیغہ۔ **مَسْرُوْرًا**: خوش کیا ہوا، خوش، اترایا ہوا، (سُرُوْرٌ سے) اسم مفعول (واحد مذکر)۔

وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ⑩

وَ	اَمَّا	مَنْ	اُوْتِیَ	كِتٰبَهٗ	وَرَآءَ	ظَهْرِ ٥	هٖ
اور	وہ جو	جس کو	دیا گیا	نامۂ اعمال اس کا	پیچھے	پیٹھ	اپنی کے

اور جس کا نامہ (اعمال) اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا،

فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ⑪ وَّ يَصْلٰى سَعِيْرًا ⑫

فَ	سَوْفَ	يَدْعُوْا ۞	ثُبُوْرًا ٥	وَ	يَصْلٰى	سَعِيْرًا ٥
پس	عنقریب	وہ پکارے گا	موت کو	اور	داخل ہوگا	دوزخ میں

وہ موت کو پکارے گا اور دوزخ میں داخل ہوگا۔

اِنَّهٗ كَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ⑬ اِنَّهٗ ظَنَّ

اِنَّهٗ	كَانَ	فِیْ	اَهْلِهٖ	مَسْرُوْرًا	اِنَّهٗ	ظَنَّ
بیشک وہ	تھا	میں	اہل وعیال اپنے	خوش/مست	بیشک وہ	خیال کرتا تھا

یہ اپنے اہل (وعیال) میں مست رہتا تھا۔ اور خیال کرتا تھا

معانقۃ ۷

اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ⑭ بَلٰۤى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ

اَنْ	لَنْ	يَحُوْرَ ۞	بَلٰى	اِنَّ	رَبَّهٗ	كَانَ	بِهٖ
کہ	ہرگز نہیں	وہ پھرے گا	ہاں ہاں	بیشک	پروردگار اس کا	تھا	اسے

کہ (اللہ کی طرف) پھر کر نہ جائے گا۔ ہاں ہاں، اس کا پروردگار اس کو دیکھ

بَصِيْرًا ⑮ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ⑯ وَالَّيْلِ

بَصِيْرًا ٥	فَلَا	اُقْسِمُ	بِالشَّفَقِ	وَ	الَّيْلِ
دیکھ رہا	پس کچھ نہیں	میں قسم کھاتا ہوں	شام کی سرخی کی	اور	رات کی (قسم)

رہا تھا۔ ہمیں شام کی سرخی کی قسم اور رات کی

منزل ۷

اپنی اصل منزل بنا کر اصل منزل سے غفلت کی زندگی بسر کی، اور وہ اس غلط فہمی میں مبتلا رہے کہ ہمیں اللہ کے حضور حاضر ہونا ہی نہیں۔ حالانکہ ان کا رب ان کے تمام اعمال کو دیکھ رہا تھا اور کوئی وجہ نہ تھی کہ وہ اپنے اعمال کی باز پرس سے بچ نکلیں۔

۞ آیت ۱۶ تا ۱۹ میں مظاہر کائنات کی کچھ نیرنگیوں کے بعض آثار کی شہادت کو بطور دلیل کے پیش کیا گیا ہے کہ انسان کی دنیوی زندگی سے آخرت کی جزا وسزا تک ایک

۞ **افعال**: يَدْعُوْا: وہ پکارے گا، دَعْوَةٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر، دَعَا۔ يَدْعُوْ۔ لَنْ يَّحُوْرَ: وہ ہرگز نہیں پھرے گا، حَوْرٌ (واپس لوٹنا) سے، مضارع منفی بہ لن واحد غائب مذکر، حَارَ۔ يَحُوْرُ۔

٥ **اسماء**: ظَهْرِ: پیٹھ۔ ثُبُوْرًا: ہلاک ہونا، موت، تباہی۔ سَعِيْرًا: دوزخ، تیز آگ، دہکتی آگ، صیغۂ صفت (مفعولی)۔
بَصِيْرًا: دیکھنے والا، بینا، دانا، صیغۂ صفت (فاعلی)۔

وَ مَا وَسَقَ ﴿١٧﴾ وَ الْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿١٨﴾ لَتَرْكَبُنَّ

وَ	مَا	وَسَقَ ◉	وَ	الْقَمَرِ	اِذَا	اتَّسَقَ ◉	لَتَرْكَبُنَّ ◉
اور	انکی جن کو	وہ اکٹھا کر لیتی ہے	اور	چاند کی	جب	کامل ہو جائے	تم کو ضرور چڑھنا ہوگا

اور جن چیزوں کو وہ اکٹھا کر لیتی ہے انکی، اور چاند کی جب کامل ہو جائے کہ تم درجہ بدرجہ

طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿١٩﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾

طَبَقًا ٥	عَنْ	طَبَقٍ ٥	فَمَا	لَهُمْ	لَا	يُؤْمِنُوْنَ
درجہ پر	سے	ایک درجہ	پس کیا ہوا	ان لوگوں کو	نہیں	ایمان لاتے

(رتبۂ اعلیٰ پر) چڑھو گے۔ تو ان لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ ایمان نہیں لاتے۔

وَ اِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿٢١﴾ السجدة

وَ	اِذَا	قُرِئَ ◉	عَلَيْهِمْ	الْقُرْاٰنُ	لَا	يَسْجُدُوْنَ
اور	جب	پڑھا جاتا ہے	ان کے سامنے	قرآن	نہیں	سجدہ کرتے

اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے۔

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَ اللّٰهُ

بَلْ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	يُكَذِّبُوْنَ	وَ	اللّٰهُ
بلکہ	جنہوں نے	کفر کیا/ انکار کیا	وہ جھٹلاتے ہیں	اور	اللہ

بلکہ کافر جھٹلاتے ہیں۔ اور اللہ ان باتوں کو

اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ

اَعْلَمُ	بِمَا	يُوْعُوْنَ ◉	فَ	بَشِّرْ	هُمْ	بِعَذَابٍ
خوب جانتا ہے	اسے جو	وہ چھپاتے ہیں	پس	خوشخبری دیجئے	ان کو	عذاب کی

جو یہ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں خوب جانتا ہے۔ تو ان کو دکھ دینے والے عذاب

تدریج سے پہنچنا اتنا ہی یقینی ہے جتنا سورج ڈوبنے کے بعد شفق کا نمودار ہونا اور دن کے بعد رات کا آنا، اس میں انسان وحیوانات کا اپنے اپنے بسیروں کی طرف لوٹنا اور چاند کا ہلال سے بڑھ کر ماہ کامل بننا، یقینی ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ انسان کی حالت میں بھی تبدیلیاں آتی ہیں، یہ ممکن نہیں کہ موجودہ حالات نہ بدلیں۔ یہ انجام کار بدلیں گے اور یہ دنیا کا نظام بھی اسی طرح درہم برہم ہوکر رہے گا۔ آج غیب کے حالات کا جو پردہ پڑا ہوا ہے وہ چاک ہو کر رہے گا قیامت ضرور آئیگی۔

۞ آیت ٢٠ تا ٢٥ میں ان کفار کو دردناک سزا کی خبر دی گئی ہے جو اللہ کی اطاعت کی جگہ قرآن کی تکذیب کرنے پر اڑے ہوئے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی ان لوگوں کو بے حد حساب اجر کی خوشخبری سنائی گئی ہے جو ایمان لاکر ان حقیقتوں کی تصدیق کرکے نیک اعمال کی راہ پر گامزن ہو گئے ہیں۔

◉ **افعال**: وَسَقَ: اس نے جمع کیا/ اکٹھا کیا، وَسْقٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، وَسَقَ. يَسِقُ۔ اِتَّسَقَ: وہ مکمل ہوا/ پورا ہوا، اِتِّسَاقٌ سے، ایضاً، (وسق مادہ)۔ لَتَرْكَبُنَّ: تم کو ضرور چڑھنا ہوگا، رُكُوْبٌ سے، مضارع با نون تاکید ثقیلہ جمع حاضر مذکر، رَكِبَ. يَرْكَبُ۔ قُرِئَ: وہ پڑھا گیا، قِرَاءَةٌ سے، ماضی مجہول واحد غائب مذکر، قَرَءَ. يَقْرَءُ۔ يُوْعُوْنَ: وہ حفاظت کرتے ہیں/ چھپاتے ہیں، اِيْعَاءٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر، اَوْعٰى. يُوْعِيْ۔

٥ **اسماء**: طَبَقٌ: درجہ، تہ بہ تہ۔

اَلِیۡمٍ ﴿۲۴﴾ اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اَلِیۡمٍ	اِلَّا	الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا	وَ	عَمِلُوۡا	الصّٰلِحٰتِ
دکھ دینے والے	مگر (ہاں)	جو لوگ	ایمان لائے	اور	عمل کیے	نیک

کی خبر سنا دو۔ ہاں، جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے

لَهُمۡ اَجۡرٌ غَیۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ﴿۲۵﴾ ع

ع ۱ ۲۵ ۹

لَهُمۡ	اَجۡرٌ	غَیۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ٥
ان کے لیے	اجر ہے	بے انتہا (جس کو جتایا نہ جائے)

ان کے لیے بے انتہا اجر ہے۔

آیاتہا ۲۲ — (۸۵) سُوۡرَۃُ الۡبُرُوۡجِ مَکِّیَّۃٌ (۲۷) — رکوعہا ۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الۡبُرُوۡجِ ﴿۱﴾ وَ الۡیَوۡمِ

وَ	السَّمَآءِ	ذَاتِ ٥	الۡبُرُوۡجِ ٥	وَ	الۡیَوۡمِ
قسم	آسمان کی	والا/ والے	برجوں	اور	اس دن کی

آسمان کی قسم! جس میں برج ہیں اور اس دن کی جس کا

الۡمَوۡعُوۡدِ ﴿۲﴾ وَ شَاهِدٍ وَّ مَشۡهُوۡدٍ ﴿۳﴾ قُتِلَ

الۡمَوۡعُوۡدِ ٥	وَ	شَاهِدٍ ٥	وَ	مَشۡهُوۡدٍ ٥	قُتِلَ
جس کا وعدہ کیا گیا ہے	اور	حاضر ہونے والے کی	اور	جس میں حاضر ہوتے ہیں	مارے گئے

وعدہ ہے، اور حاضر ہونے والے کی اور جو اس کے پاس حاضر کیا جائے اس کی کہ خندقوں

سُوۡرَۃُ الۡبُرُوۡج (برج/ قلعے)۔
یہ سورۃ مکہ مکرمہ کے اس دور میں نازل ہوئی جبکہ مسلمانوں پر ظلم وستم کی ابتداء ہو چکی تھی۔ کفار مسلمانوں کو ہر قسم کے عذاب دے کر ایمان سے پھیرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس سورۃ میں کفارِ مکہ کو اس ظلم وستم کے برے انجام سے خبردار کیا گیا ہے جو وہ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے اور اہل ایمان کو تسلی دی گئی ہے کہ وہ اس کے مقابلے میں ثابت قدم رہیں گے تو اللہ اس کا اجر عظیم عطا فرمائے گا اور ان ظالموں سے بدلہ بھی لے گا۔

ملاحظہ

٥ اسماء: مَمۡنُوۡنٍ: احسان جتایا ہوا، کم کیا ہوا، کٹا ہوا، (مَنٌّ سے) اسم مفعول، غَیۡرُ مَمۡنُوۡنٍ: وہ جس کو جتایا نہ جائے، بے انتہا۔ ذَاتِ: والی/ والا، ذُوۡ کا مؤنث۔ الۡبُرُوۡجِ: قلعے، محلات، مضبوط عمارتیں، بُرۡجٌ واحد۔ الۡمَوۡعُوۡدِ: وعدہ کیا ہوا، مقرر، مراد قیامت، اسم مفعول۔ شَاهِدٍ: گواہ، حاضر ہونے والا، اسم فاعل۔ مَشۡهُوۡدٍ: جس پر گواہی دی جائے، حاضر کیا گیا، قیامت کا دن، اسم مفعول۔

۞ آیت ۱تا۳ میں اللہ نے برجوں والے آسمان اور قیامت کے دن کی قسم اس بات پر کھائی ہے کہ قیامت ضرور آئے گی۔

۞ آیت ۴ تا ۱۱ میں اصحاب الاخدود کا قصہ سنایا ہے کہ جنہوں نے اہل ایمان کو آگ کے بھرے ہوئے گڑھوں میں پھینک کر جلایا تھا۔ اس قصے کی روشنی میں چند حقیقتیں مومنوں اور کافروں کے ذہن نشین کی گئی ہیں۔ جس طرح اصحاب الاخدود اللہ کی پکڑ سے نہ بچ سکیں گے، اس طرح کفار مکہ بھی اس لعنت کے مستحق بن رہے ہیں۔ جن اہل ایمان نے آگ کے گڑھوں میں گر کر جان دینا قبول کیا تھا اس طرح اب بھی مسلمانوں کو چاہیے کہ سخت سے سخت عذاب کے باوجود ایمان کے راستہ سے نہ ہٹیں۔ کیونکہ وہ آسمان وزمین کے رب پر ایمان لائے ہیں، ان کے لیے جنت کی بشارت ہے، بشرطیکہ وہ ان مظالم پر ثابت قدم رہیں۔

اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ ۙ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ الۡوَقُوۡدِ ۙ﴿۵﴾

اَصۡحٰبُ	الۡاُخۡدُوۡدِ 0	النَّارِ	ذَاتِ	الۡوَقُوۡدِ 0
والے	خندق	آگ	والی	ایندھن

(کے کھودنے) والے ہلاک کردیئے گئے۔ (یعنی) آگ (کی خندقیں) جس میں ایندھن (جھونک رکھا) تھا

اِذۡ هُمۡ عَلَيۡهَا قُعُوۡدٌ ۙ﴿۶﴾ وَّهُمۡ عَلٰى مَا يَفۡعَلُوۡنَ

اِذۡ	هُمۡ	عَلَيۡهَا	قُعُوۡدٌ 0	وَ	هُمۡ	عَلٰى	مَا	يَفۡعَلُوۡنَ
جبکہ	وہ	اوپر اس کے	بیٹھے ہوئے تھے	اور	وہ	پر	اس جو	کرتے تھے

جبکہ وہ ان (کے کناروں) پر بیٹھے ہوئے تھے اور جو (سختیاں) اہل ایمان پر کر رہے تھے

بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ شُهُوۡدٌ ؕ﴿۷﴾ وَمَا نَقَمُوۡا مِنۡهُمۡ

بِ	الۡمُؤۡمِنِيۡنَ	شُهُوۡدٌ 0	وَ	مَا	نَقَمُوۡا ⊖	مِنۡهُمۡ
ساتھ	ایمان والوں کے	شاہد/حاضر تھے	اور	نہیں	بدلہ لیا انہوں نے	ان سے

ان کو سامنے دیکھ رہے تھے۔ ان کو مومنوں کی یہی بات بری لگتی تھی

اِلَّاۤ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِ ۙ﴿۸﴾

اِلَّا	اَنۡ	يُؤۡمِنُوۡا	بِ	اللّٰهِ	الۡعَزِيۡزِ 0	الۡحَمِيۡدِ 0
مگر	اس کا کہ	وہ ایمان لائے	پر	اللہ	جو غالب	قابلِ ستائش ہے

کہ وہ اللہ پر ایمان لائے ہوئے تھے جو غالب (اور) قابلِ ستائش ہے۔

الَّذِىۡ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ

الَّذِىۡ	لَهٗ	مُلۡكُ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الۡاَرۡضِ
وہی	جس کے لیے	بادشاہت	آسمانوں	اور	زمین کی

وہی جس کی آسمانوں اور زمین میں بادشاہت ہے۔

منزل ۷

⊖ افعال: نَقَمُوۡا: انہوں نے بدلہ لیا/ انتقام لیا، نَقۡمٌ سے، ماضی جمع غائب مذکر، نَقَمَ. يَنۡقِمُ۔

0 اسماء: اُخۡدُوۡدٍ: گڑھا، خندق، لمبا گڑھا۔ الۡوَقُوۡدِ: ایندھن۔ قُعُوۡدٌ: بیٹھنے والے، قَاعِدٌ واحد، اسم فاعل۔ شُهُوۡدٌ: گواہ، حاضرین، شَاهِدٌ کی جمع، اسم فاعل۔ الۡعَزِيۡزِ: غالب، زبردست، ایسا زبردست جس پر کوئی غالب نہ آسکے، مبالغہ کا صیغہ۔ الۡحَمِيۡدِ: تعریف کیا ہوا، قابلِ ستائش، حَمۡدٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ بمعنی مفعول۔

اس کے ساتھ ہی ان ظالموں کو سخت عذاب کی وعید ہے، ان کے اس جرم میں ان کو توبہ کی توفیق حاصل نہیں ہوگی۔

وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

وَ	اللّٰهُ	عَلٰى	كُلِّ	شَيْءٍ	شَهِيْدٌ ۰	اِنَّ	الَّذِيْنَ
اور	اللہ	سے	ہر	چیز	واقف ہے	بیشک	جن لوگوں نے

اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔ جن لوگوں نے مومن مردوں

فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ

فَتَنُوْا ◌	الْمُؤْمِنِيْنَ	وَ	الْمُؤْمِنٰتِ	ثُمَّ	لَمْ
تکلیفیں دیں	مومن مردوں کو	اور	مومن عورتوں کو	پھر	نہ

اور مومن عورتوں کو تکلیفیں دیں اور

يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ

يَتُوْبُوْا ◌	فَ	لَهُمْ	عَذَابُ	جَهَنَّمَ	وَ	لَهُمْ	عَذَابُ
توبہ کی انہوں نے	پس	ان کے لیے	عذاب ہے	دوزخ کا	اور	ان کے لیے	عذاب

توبہ نہ کی ان کو دوزخ کا (اور) عذاب بھی ہوگا اور جلنے کا عذاب بھی

الْحَرِيْقِ ﴿١٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

الْحَرِيْقِ ۰	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ
جلانے والا	بیشک	جولوگ	ایمان لائے	اور	عمل کیے	نیک

ہوگا۔ (اور) جولوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے

لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۵ؕ

لَهُمْ	جَنّٰتٌ	تَجْرِيْ	مِنْ	تَحْتِ	هَا	الْاَنْهٰرُ
ان کے لیے	باغات ہیں	بہتی ہیں	سے	نیچے	ان کے	نہریں

ان کے لیے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔

◌ افعال: فَتَنُوْا: انہوں نے دین سے گمراہ کیا/ ایذا دی، فِتْنَةٌ سے، ماضی جمع غائب مذکر، فَتَنَ. يَفْتِنُ۔ لَمْ يَتُوْبُوْا: انہوں نے توبہ نہ کی، تَوْبَةٌ سے، مضارع منفی بہ لم جمع غائب مذکر، تَابَ. يَتُوْبُ۔

۰ اسماء: شَهِيْدٌ: گواہ، حاضر، نگران، (شَهَادَةٌ و شُهُوْدٌ و مُشَاهَدَةٌ سے) صیغہ صفت۔ الْحَرِيْقِ: جلانے والا، جلا ہوا، صفت مشبہ (بمعنی فاعل و مفعول)۔

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ﴿١١﴾ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ

ذٰلِكَ	الْفَوْزُ ٥	الْكَبِيْرُ	اِنَّ	بَطْشَ ٥	رَبِّ	كَ
یہی ہے	کامیابی	بڑی	بیشک	گرفت/پکڑ	پروردگار کی	آپ کے

یہی بڑی کامیابی ہے۔ بیشک تمہارے پروردگار کی پکڑ بڑی

لَشَدِيْدٌ ﴿١٢﴾ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَ يُعِيْدُ ﴿١٣﴾

لَ	شَدِيْدٌ	اِنَّهٗ	هُوَ	يُبْدِئُ ۞	وَ	يُعِيْدُ ۞
البتہ	سخت ہے	بیشک وہ	وہی	پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے	اور	وہی دوبارہ کریگا

سخت ہے۔ وہی پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ (زندہ) کرے گا۔

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿١٤﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿١٥﴾

وَ	هُوَ	الْغَفُوْرُ ٥	الْوَدُوْدُ ٥	ذُو الْعَرْشِ	الْمَجِيْدُ ٥
اور	وہی	بڑا بخشنے والا	محبت کرنیوالا ہے	عرش کا مالک	بڑی شان والا

اور وہ بخشنے والا اور محبت کرنے والا ہے۔ عرش کا مالک بڑی شان والا۔

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿١٦﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ

فَعَّالٌ	لِمَا	يُرِيْدُ ۞	هَلْ	اَتٰى	كَ	حَدِيْثُ
کرڈالنے والا	اس کو جو	چاہتا ہے	کیا	پہنچی	آپ کو	بات

جو چاہتا ہے کر دیتا ہے۔ بھلا تم کو لشکروں کا حال

الْجُنُوْدِ ﴿١٧﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ﴿١٨﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

الْجُنُوْدِ ٥	فِرْعَوْنَ	وَ	ثَمُوْدَ	بَلْ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
لشکروں کی	فرعون	اور	ثمود کی	لیکن	جنہوں نے	کفر کیا

معلوم ہوا ہے۔ (یعنی) فرعون اور ثمود کا۔ لیکن کافر (جان بوجھ کر)

۞ آیت ۱۲ تا ۱۶: ان ظالموں کے لیے تیرے رب کی پکڑ بڑی شدید ہے۔ وہی ہر چیز کی ابتدا کرتا ہے، وہی لوٹائے گا۔ اس جرم سے توبہ کرنے والوں کیلئے اس کی رحمت و مغفرت اور پیار میں بڑی وسعت ہے، کیونکہ وہ عرش عظیم کا مالک ہے، وہ جو چاہے کر سکتا ہے، اپنے کام میں مختار مطلق ہے۔ ہر گروہ کا عمل اس کی نظروں میں ہے۔

۞ آیت ۱۷، ۱۸: کفار کو ماضی کی بعض جبار قوموں کے حالات سے باخبر کیا گیا ہے، تم اپنے جتھے کی طاقت کے زعم میں ہو، تم سے بڑے جتھے فرعون اور ثمود کے پاس تھے، ان کے انجام سے سبق حاصل کرو۔

۞ آیت ۱۹ تا ۲۲: قریش کی بدبختی پر افسوس کہ تم قرآن کی تکذیب پر اڑے ہوئے ہو، یہ

۞ افعال: يُبْدِئُ: وہ پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے/ظاہر کرتا ہے، اِبْدَاءٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔ يُعِيْدُ: وہ لوٹائے گا، اِعَادَةٌ سے، ایضاً۔
يُرِيْدُ: وہ چاہتا ہے/ ارادہ کرتا ہے، اِرَادَةٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔
٥ اسماء: الْفَوْزُ: مراد کو پہنچنا، نجات پانا، کامیابی۔ بَطْشَ: سخت گرفت/پکڑ۔ الْغَفُوْرُ: بڑا معاف کرنیوالا، صیغۂ مبالغہ۔ الْوَدُوْدُ: بہت محبت کرنے والا، مبالغہ کا صیغہ۔ الْمَجِيْدُ: شان والا، بزرگ، صفت مشبہ۔ الْجُنُوْدِ: لشکر، جُنْدٌ کی جمع۔

فِيْ تَكْذِيْبٍ ⑲ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ⑳

فِيْ	تَكْذِيْبٍ	وَ	اللّٰهُ	مِنْ	وَرَآءِ	هِمْ	مُحِيْطٌ 0
میں (مصروف ہیں)	جھٹلانے/تکذیب	اور	اللہ	سے	ہرطرف	انکے	گھیرے ہوئے ہے

تکذیب میں (گرفتار) ہیں۔اوراللہ (بھی) ان کو گردا گرد سے گھیرے ہوئے ہے۔

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ㉑ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ㉒ (ع ١ ٢٢ ١٠)

بَلْ	هُوَ	قُرْاٰنٌ	مَجِيْدٌ	فِيْ	لَوْحٍ	مَحْفُوْظٍ 0
بلکہ	وہ	قرآن	بزرگی والا/عظیم الشان	میں	لوح	محفوظ

(یہ کتاب ہزل وبطلان نہیں) بلکہ یہ قرآن عظیم الشان ہے۔لوح محفوظ میں (لکھا ہوا)۔

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ

اٰیاتھا ١٧ — عدد التلاوة ٨٦ — عدد النزول ٣٦ — رکوعھا ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان،نہایت رحم والا ہے۔

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ① وَمَآ اَدْرٰىكَ

وَ	السَّمَآءِ	وَ	الطَّارِقِ 0	وَ	مَا	اَدْرٰى ٭	كَ
قسم ہے	آسمان کی	اور	رات کو آنے والے کی	اور	کس نے	سمجھایا	آپ کو

آسمان اور رات کے وقت آنے والے کی قسم،اورتم کو کیا معلوم کہ رات کے

مَا الطَّارِقُ ② النَّجْمُ الثَّاقِبُ ③ اِنْ كُلُّ

مَا	الطَّارِقُ	النَّجْمُ 0	الثَّاقِبُ 0	اِنْ	كُلُّ
کیا ہے	رات کو آنے والا	وہ تارا ہے	چمکنے والا	نہیں	کوئی

وقت آنے والا کیا ہے؟ وہ تارا ہے چمکنے والا،کہ کوئی متنفس نہیں

مسلسل ۷

ایک حقیقت ہے کہ اللہ کی قدرت تم پر اسطرح محیط ہے کہ تم اس کی گرفت سے نہیں نکل سکتے۔ یہ قرآن جس کو تم جھٹلا رہے ہو اس کی ہر بات اٹل ہے۔ یہ کوئی کہانت اور شاعری قسم کی کوئی چیز نہیں، یہ ایک اعلیٰ اور اشرف کلام ہے جو اللہ نے اتارا ہے، اور اس کا سرچشمہ لوح محفوظ ہے۔

سُوْرَةُ الطَّارِق (رات کو آنے والا)۔

یہ مکی سورۃ ہے، اس کا مضمون ابتدائی سورتوں سے ملتا جلتا ہے، یہ اس دور میں نازل ہوئی جبکہ کفار مکہ حضور ﷺ اور قرآن کو زک دینے کے لیے ہر طرح کی چالیں چل رہے تھے۔ اس کا مرکزی موضوع یہ ہے کہ ہر انسان کو مرنے کے بعد اللہ کے حضور حاضر ہونا ہے اور یہ قرآن اپنے مضامین کے اعتبار سے قول فیصل ہے جسے کفار کی کوئی چال یا تدبیر نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

۞ آیت ۱ تا ۴: آسمان اور اس کے ستاروں کی قسم کھا کر

٭ **افعال**: اَدْرٰىكَ: تجھے واقف کیا/خبردار کیا،اس نے تجھے سکھایا،اَدْرٰى، اِدْرَآءٌ سے،ماضی واحد غائب مذکر،كَ ضمیر مفعول (واحد حاضر مذکر)۔

0 **اسماء**: مُحِيْطٌ: گھیرنے والا،خوب جاننے والا،نگران،اِحَاطَةٌ سے،اسم فاعل۔ مَحْفُوْظٍ: ہر قسم کی دسترس سے محفوظ،حفاظت کیا ہوا، حِفْظٌ سے،اسم مفعول۔ الطَّارِقُ: رات کو آنے والا،صبح کا ستارا مراد ہے،اسم فاعل۔ النَّجْمُ: ستارہ، نُجُوْمٌ جمع۔ الثَّاقِبُ: روشن، چمکنے والا،اسم فاعل۔

نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿٤﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ

نَفْسٍ	لَمَّا ⊙	عَلَيْهَا	حَافِظٌ	فَ	لِيَنْظُرْ	الْاِنْسَانُ
نفس	مگر	اس پر	نگہبان (مقرر) ہے	پس	چاہیے کہ دیکھے	انسان

جس پر نگہبان مقرر نہیں۔ تو انسان کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کاہے سے

مِمَّ خُلِقَ ﴿٥﴾ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿٦﴾ يَّخْرُجُ

مِمَّ 0	خُلِقَ	خُلِقَ	مِنْ	مَآءٍ	دَافِقٍ 0	يَخْرُجُ ⊙
کس چیز سے	پیدا ہوا	پیدا کیا گیا	سے	پانی	اچھلتے ہوئے	جو نکلتا ہے

پیدا ہوا ہے؟ وہ اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا ہوا ہے جو پیٹھ اور

مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَ التَّرَآئِبِ ﴿٧﴾ اِنَّهٗ عَلٰى

مِنْ	بَيْنِ	الصُّلْبِ 0	وَ	التَّرَآئِبِ 0	اِنَّهٗ	عَلٰى
سے	درمیان	پیٹھ	اور	سینے	بے شک وہ	پر

سینے کے بیچ میں سے نکلتا ہے۔ بیشک اللہ اس کے اعادے

رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ﴿٨﴾ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ﴿٩﴾ فَمَا

رَجْعِ	هٖ	لَ	قَادِرٌ	يَوْمَ	تُبْلٰى ⊙	السَّرَآئِرُ 0	فَمَا ⊙
دوبارہ لوٹانے	اسکے	البتہ	قادر ہے	جس دن	جانچے جائیں گے	بھید دلوں کے	پس نہیں

(یعنی پھر پیدا کرنے) پر قادر ہے۔ جس دن دلوں کے بھید جانچے جائیں گے تو

لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّ لَا نَاصِرٍ ﴿١٠﴾ وَ السَّمَآءِ ذَاتِ

لَهٗ	مِنْ	قُوَّةٍ	وَ	لَا	نَاصِرٍ	وَ السَّمَآءِ	ذَاتِ
انسان کے لیے	کوئی	قوت	اور	نہ	کوئی مددگار (ہوگا)	آسمان کی قسم	والے

انسان کی کچھ پیش نہ چل سکے گی اور نہ کوئی اس کا مددگار ہوگا۔ آسمان کی قسم جو

بطور شہادت پیش کیا گیا ہے کہ کائناتِ ہستی میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جو اللہ کی نگہبانی کے بغیر اپنی جگہ قائم اور باقی رہ سکتی ہو، اور کوئی اوجھل بھی نہیں، اس نے ہر جان پر پہرے بٹھا رکھے ہیں۔ جن ہوں یا انسان سب کی نگرانی ہو رہی ہے، کوئی بھی اس کے قابو سے باہر نہیں ہے۔

۞ آیت ۵ تا ۸: قیامت کے منکرین کو انسانی تخلیق پر غور کرنے کی دعوت کہ اس کی خلقت کس طرح ہوئی۔ نطفے کی ایک بوند سے اپنی صنعت گری سے اس کو وجود بخشا تو یہ کیسے ممکن ہوا؟ وہ دوبارہ پیدا کرنے اور اس کو اٹھا کھڑا کرنے سے کیونکر عاجز ہو سکتا ہے؟

۞ آیت ۹، ۱۰: یہ دوبارہ پیدائش اس لیے ہوگی کہ انسان کے ان تمام رازوں کی پردہ کشائی ہو جس پر دنیا میں پردہ پڑا ہوا تھا۔ اللہ ہر ایک کے ہر قول و فعل اور دلوں کے بھیدوں سے باخبر ہے۔ اس دن سب راز پرکھے جائیں گے، اس دن کسی کے پاس نہ کوئی قوت

⊙ **افعال:** يَخْرُجُ: وہ نکلتا ہے، خُرُوْجٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر، خَرَجَ۔ يَخْرُجُ۔ تُبْلٰى: وہ آزمائی جائے گی/ جانچی جائیگی، اِبْلَاءٌ سے، مضارع مجہول واحد غائب مؤنث۔

0 **اسماء:** مِمَّ: (اصل میں مِنْ۔ مَا) کس چیز سے، مِنْ اور مَا استفہامیہ سے مرکب۔ دَافِقٍ: اچھلنے والا، اسم فاعل۔ الصُّلْبِ: پیٹھ، مرد کی پیٹھ۔ التَّرَآئِبِ: چھاتی کی ہڈیاں، تَرِيْبَةٌ واحد۔ السَّرَآئِرُ: چھپے ہوئے بھید، پوشیدہ باتیں، سَرِيْرَةٌ کی جمع۔

⊙ **حروف:** لَمَّا: مگر، (حرف استثناء)۔ مَا: نہیں، مَا نافیہ۔

الرَّجْعِ ۝۱۱ وَ الْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝۱۲ اِنَّهٗ

الرَّجْعِ ۰	وَ	الْاَرْضِ	ذَاتِ	الصَّدْعِ	اِنَّهٗ
مینہ	اور	زمین کی	والی	پھٹنے	بیشک یہ

مینہ برساتا ہے اور زمین کی قسم جو پھٹ جاتی ہے کہ یہ کلام

لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝۱۳ وَّ مَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝۱۴ اِنَّهُمْ

لَ	قَوْلٌ	فَصْلٌ	وَ	مَا	هُوَ	بِالْهَزْلِ ۰	اِنَّهُمْ
البتہ	کلام ہے	فیصلہ کن	اور	نہیں	وہ/یہ	بے ہودہ بات	بیشک یہ لوگ

(حق کو باطل سے) جدا کرنے والا ہے اور بے ہودہ بات نہیں۔ یہ لوگ

يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝۱۵ وَّ اَكِيْدُ كَيْدًا ۝۱۶

يَكِيْدُوْنَ ۞	كَيْدًا ۰	وَ	اَكِيْدُ ۞	كَيْدًا
تدبیریں کرتے ہیں	(اپنی) تدبیریں	اور	میں تدبیر کرتا ہوں	(اپنی) تدبیر

تو اپنی تدبیروں میں لگ رہے ہیں اور ہم اپنی تدبیر کر رہے ہیں۔

ع ۱ ۱۷ ۱۱

فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝۱۷

فَ	مَهِّلْ ۞	الْكٰفِرِيْنَ	اَمْهِلْ ۞	هُمْ	رُوَيْدًا ۰
پس	آپ مہلت دیجئے	کافروں کو	مہلت دیجئے	ان کو	چند روز

تو تم کافروں کو مہلت دو، بس چند روز ہی مہلت دو۔

سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی مَکِّیَّۃٌ

آیاتہا ۱۹ — (عدد الترتیب ۸۷) — (عدد النزول ۸) — رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

ہوگی جو اس کے کام آسکے اور نہ
کسی کی سفارش اس کو کچھ نفع
پہنچا سکے گی۔

۞ آیت ۱۱ تا ۱۴ میں ایک آفاقی دلیل سے سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے کہ جس طرح آسمان سے بارش کا برسنا، زمین سے درختوں اور فصلوں کا اگنا کوئی ان ہونی بات نہیں بلکہ یہ ایک امر حقیقت ہے، اسی طرح قرآن میں جن حقیقتوں کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ کوئی ہنسی مذاق نہیں بلکہ یقینی اور اٹل باتیں ہیں۔ اور یہ ایک حقیقت ہے جو پیش آکر رہے گی، لوگوں کو چاہیے کہ اسکے لیے تیاری کریں۔

۞ آیت ۱۵ تا ۱۷: حضور ﷺ کو تسلی اور در پردہ کفار کو دھمکی دی گئی ہے کہ آپؐ صبر سے کام لیں، ان کو مہلت دیں، جو چالیں یہ چل رہے ہیں ان سے مایوس نہ ہوں۔ زیادہ دیر نہ ہوگی کہ انہیں خود معلوم ہو جائیگا اور قرآن ان پر غالب آکر رہیگا۔ یہ خود اپنی چالوں میں پھنس کر خود ہی اپنے انجام کو پہنچ جائیں گے۔

۞ افعال: يَكِيْدُوْنَ: وہ مکر وفریب کرتے ہیں، وہ خفیہ تدبیر کرتے ہیں، كَيْدٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر، اَكِيْدُ: میں تدبیر کرتا ہوں، مضارع واحد متکلم، كَادَ. يَكِيْدُ۔ مَهِّلْ: تو ڈھیل دے/مہلت دے، تَمْهِيْلٌ سے، امر واحد حاضر مذکر۔ اَمْهِلْ: مہلت دے، اِمْهَالٌ سے، ایضاً۔

۰ اسماء: الرَّجْعِ: پھر آنا، چکر کاٹنا، لوٹ آنا، بارش، مینہ، مصدر اور اسم، یہاں اسمی معنی مراد ہیں یعنی ذَاتِ الرَّجْعِ: بارش والا۔ الْهَزْلِ: بیہودہ بات، ہنسی کی بات، بکواس۔ كَيْدًا: مکر، فریب، تدبیر، تدبیر کرنا (مصدر)۔ رُوَيْدًا: تھوڑے دن، چند روز، تھوڑی سی مہلت۔

سُوْرَۃُ الْاَعْلٰى (سب سے برتر)
یہ سورۃ مکی دور کے ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی، اس کا موضوع توحید و رسالت اور آخرت ہے۔
۞ آیت ۱ تا ۵ میں توحید کے جملہ دلائل کو ایک فقرے میں سمیٹ دیا گیا ہے نیز حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے رہنے کی ہدایت کی گئی ہے کیونکہ تسبیح کی صدائے بازگشت پوری کائنات میں گونج رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تخلیقی صفات کی یاد دہانی اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ کے ہر کام میں ایک ترتیب و تدریج ہوتی ہے، جس طرح زمین کی ہر چیز اور نباتات ایک خاص مدت میں گنجان اور سرسبز ہوتی ہیں اسی طرح انسان کو تخلیق کیا، تسویہ، تقدیر اور ہدایت سے نوازا تاکہ وہ پوری زندگی کو آسانی سے گزار سکے جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ اور انسان کی جسمانی اور عقلی صلاحیتیں بھی ایک تدریج کے ساتھ اپنے کمال کو پہنچتی ہیں۔ یہ ایسے مناظر ہیں کہ ہر شخص اپنی آنکھوں سے اسکی قدرت کی ہر سطح پر کرشمہ سازیاں دیکھ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ① الَّذِىْ خَلَقَ

سَبِّحْ ⊙	اِسْمَ	رَبِّ	كَ	الْاَعْلٰى	الَّذِىْ	خَلَقَ
تسبیح کیجئے	نام کی	پروردگار کے	اپنے	جلیل شان والا	جس نے	بنایا/پیدا کیا

(اے پیغمبر) اپنے پروردگار جلیل الشان کے نام کی تسبیح کرو۔ جس نے (انسان کو) بنایا

فَسَوّٰى ② وَ الَّذِىْ قَدَّرَ فَهَدٰى ③

فَ	سَوّٰى	وَ	الَّذِىْ	قَدَّرَ	فَ	هَدٰى ⊙
پھر	درست کیا	اور	جس نے	اندازہ ٹھہرایا	پھر	راہ دکھائی

پھر (اس کے اعضا کو) درست کیا۔ اور جس نے (اس کا) اندازہ ٹھہرایا پھر (اس کو) رستہ بتایا۔

وَ الَّذِىْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ④ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً

وَ	الَّذِىْ	اَخْرَجَ ⊙	الْمَرْعٰى	فَ	جَعَلَ	هٗ	غُثَآءً 0
اور	جس نے	اگایا	چارہ	پھر	کردیا	اس کو	کوڑا کرکٹ

اور جس نے چارہ اگایا۔ پھر اس کو سیاہ رنگ کا کوڑا

اَحْوٰى ⑤ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ⑥ اِلَّا

اَحْوٰى 0	سَ	نُقْرِئُ ⊙	كَ	فَ	لَا	تَنْسٰى ⊙	اِلَّا
سیاہ	عنقریب	ہم پڑھائیں گے	آپ کو	پس	نہ	آپ بھولیں گے	مگر

کردیا۔ ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم فراموش نہ کروگے۔ مگر

مَا شَآءَ اللّٰهُ ط اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَ مَا

مَا	شَآءَ	اللّٰهُ	اِنَّهٗ	يَعْلَمُ	الْجَهْرَ 0	وَ	مَا
جو	چاہے	اللہ	بیشک وہ	جانتا ہے	ظاہر/کھلی بات کو	اور	جو

جو اللہ چاہے۔ وہ کھلی بات کو بھی جانتا ہے اور

⊙ افعال: سَبِّحْ: تو پاکی بیان کر، تَسْبِيْحٌ سے، امر واحد حاضر مذکر۔ هَدٰى: اس نے راہ دکھائی، هِدَايَةٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، هَدٰى. يَهْدِىْ۔ اَخْرَجَ: اس نے اگایا/نکالا، اِخْرَاجٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔ سَنُقْرِئُ: ہم پڑھائیں گے، اِقْرَاءٌ سے، مضارع (مستقبل قریب) جمع متکلم۔ لَاتَنْسٰى: تو نہ بھولے گا، نِسْيَانٌ سے، مضارع منفی واحد حاضر مذکر، نَسِىَ. يَنْسٰى۔
0 اسماء: غُثَآءً: سوکھی گھاس/کوڑا کرکٹ۔ اَحْوٰى: کالا، سیاہ رنگ۔ الْجَهْرَ: پکارنا، کھلی بات، علانیہ، با آواز بلند کہنا۔

سکتا ہے۔ اس سے بڑھ کر توحید کیلئے کیا ثبوت ہوسکتا ہے۔

۞ آیت ۶ تا ۸: حضور ﷺ کو بشارت دی جارہی ہے کہ اللہ کے اس قانون کے مطابق آپ کے ساتھ بھی وہی معاملہ پیش آئے گا۔ اللہ کی نعمت وحی کی صورت میں نازل ہورہی ہے، وہ بھی تدریج اور درجہ بدرجہ نازل ہوگی۔ آپ فکر نہ کریں، آپ قرآن کے ایک ایک لفظ کو نہ بھولیں گے الّا یہ کہ جس چیز کو اللہ ہی نظر انداز کرنا چاہے۔ آپ کے حافظے میں محفوظ کر دینا ہمارا کام ہے کیونکہ اللہ ہر مخفی اور ظاہر سے باخبر ہے۔ آپ کو جن حالات سے گزرنا ہے وہ ان سے پوری طرح واقف ہے، مشکلات کے اندر سے آپ کیلئے آسان راہ وہ نکالے گا۔

۞ آیت ۹ تا ۱۳ میں حضورؐ سے فرمایا جارہا ہے کہ آپ کے ذمہ ہر ایک کو راہِ راست پر لانے کا کام نہیں، آپ کے ذمہ دین حق کی تلقین و تبلیغ ہے۔ ضدیوں اور ہٹ دھرموں کے درپے ہونے کی ضرورت نہیں

يَخْفٰى ⑦ وَ نُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ⑧ فَذَكِّرْ

يَخْفٰى ۞	وَ	نُيَسِّرُ ۞	كَ	لِلْيُسْرٰى ٥	فَ	ذَكِّرْ ۞
پوشیدہ ہے	اور	ہم سہولت دینگے/توفیق دیں گے	آپ کو	آسان طریقے کی	پس	نصیحت کیجئے

چھپی کو بھی۔ ہم تم کو آسان طریقے کی توفیق دیں گے۔ سو جہاں تک

اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ⑨ سَيَذَّكَّرُ مَنْ

اِنْ	نَفَعَتْ ۞	الذِّكْرٰى	سَ	يَذَّكَّرُ	مَنْ
اگر	نافع ہو/نفع دے	نصیحت	عنقریب	نصیحت پکڑیگا/سمجھ جائیگا	جو

نصیحت (کے) نافع (ہونے کی امید) ہو نصیحت کرتے رہو۔ جو خوف رکھتا ہے وہ تو نصیحت

يَّخْشٰى ⑩ وَ يَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ⑪ الَّذِىْ

يَخْشٰى	وَ	يَتَجَنَّبُ ۞	هَا	الْاَشْقٰى ٥	الَّذِىْ
خوف رکھتا ہے	اور	دور رہے گا	اس سے	بدبخت	جو

پکڑے گا۔ اور (بے خوف) بدبخت پہلو تہی کرے گا جو (قیامت کو)

يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ⑫ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ

يَصْلٰى	النَّارَ	الْكُبْرٰى	ثُمَّ	لَا	يَمُوْتُ ۞
داخل ہوگا	آگ میں	سب سے بڑی	پھر	نہ	وہ مرے گا

بڑی (تیز) آگ میں داخل ہوگا، پھر وہاں نہ مرے گا

فِيْهَا وَ لَا يَحْيٰى ⑬ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ

فِيْهَا	وَ	لَا	يَحْيٰى ۞	قَدْ	اَفْلَحَ	مَنْ
اس میں	اور	نہ	جیئے گا	تحقیق	اس نے فلاح پائی	جو

اور نہ جیئے گا۔ بیشک وہ مراد کو پہنچ گیا

۞ افعال: يَخْفٰى : وہ چھپاتا ہے، جو چھپی ہے، خِفَاءٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر، خَفِيَ. يَخْفٰى۔ نُيَسِّرُ : ہم آسان کردینگے، تَيْسِيْرٌ سے، مضارع جمع متکلم۔ ذَكِّرْ : تو نصیحت کر/سمجھا، تَذْكِيْرٌ سے، امر واحد حاضر مذکر۔ نَفَعَتْ : اس نے نفع دیا، (اگر) فائدہ دے، نَفْعٌ سے، ماضی واحد غائب مؤنث، نَفَعَ. يَنْفَعُ۔ يَتَجَنَّبُ : پہلو تہی کریگا، وہ دور ہو جاتا ہے، ایک طرف ہو جائیگا، تَجَنُّبٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔ لَا يَمُوْتُ : وہ نہ مرے گا، مَوْتٌ سے، مضارع منفی واحد غائب مذکر، مَاتَ. يَمُوْتُ۔ لَا يَحْيٰى : نہ جیئے گا، حَيٰوةٌ سے، ایضاً، حَيِيَ. يَحْيٰى۔

٥ اسماء: اَلْيُسْرٰى : آسان، زیادہ سہل، اسم تفضیل (واحد مؤنث)۔ اَلْاَشْقٰى : بڑا بدبخت، اسم تفضیل (واحد مذکر)۔

تَزَکّٰی ⑭ وَ ذَکَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰی ⑮

تَزَکّٰی	وَ	ذَکَرَ	اِسْمَ	رَبِّهٖ	فَصَلّٰی
پاک ہوا	اور	ذکر کرتا رہا	نام	پروردگار اپنے کا	اور نماز پڑھتا رہا

جو پاک ہوا اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ⑯ وَ الْاٰخِرَةُ

بَلْ	تُؤْثِرُوْنَ	الْحَیٰوةَ	الدُّنْیَا	وَ	الْاٰخِرَةُ
بلکہ	تم پسند کرتے ہو/ترجیح دیتے ہو	زندگی کو	دنیا کی	حالانکہ	آخرت

مگر تم لوگ تو دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو۔ حالانکہ آخرت بہت

خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی ⑰ اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ

خَیْرٌ	وَ	اَبْقٰی	اِنَّ	هٰذَا	لَفِیْ	الصُّحُفِ
بہتر	اور	باقی رہنے والی ہے	بے شک	یہی بات	میں ہے	صحیفوں

بہتر اور پائندہ تر ہے۔ یہی بات پہلے صحیفوں میں (مرقوم)

الْاُوْلٰی ⑱ صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰی ⑲ ع ۱ ۱۹ ۱۲

الْاُوْلٰی	صُحُفِ	اِبْرٰهِیْمَ	وَ	مُوْسٰی
پہلے	صحیفوں میں	ابراہیم	اور	موسیٰ کے

ہے۔ (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔

آیاتها ۲۶ — سُوْرَةُ الْغَاشِیَةِ مَکِّیَّةٌ — (عدد التلاوة ۸۸) (عدد النزول ۶۸) — رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

ہے۔ جو اللہ اور آخرت سے ڈرنے والے اور نصیحت قبول کرنے کیلئے تیار ہیں، انہیں نصیحت کی جائے اور جو بدبخت نصیحت سے گریز کر رہے ہیں وہ خود اپنا انجام دیکھ لیں گے۔

۞ آیت ۱۴، ۱۵ میں ان خوش قسمت انسانوں کو بشارت دی جا رہی ہے جنہوں نے اپنے آپ کو پاک کیا۔ وہ ہر حال میں اپنے رب کو یاد کرتے ہیں اور اس کی نماز پوری شرائط کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔

۞ آیت ۱۶ تا ۱۹ میں کفار کو تنبیہ کی گئی ہے کہ ان کا حال یہ ہے کہ انہوں نے پوری زندگی کا مقصد اور فکر بس اس دنیا کے آرام و آسائش، فائدوں اور لذتوں کو بنا لیا ہے اور آخرت پر انکو ترجیح دے رکھی ہے۔ اس وجہ سے پیغمبر کی باتیں انکے دلوں میں نہیں اترتی ہیں، حالانکہ سب سے زیادہ بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی زندگی آخرت کی زندگی ہے، دنیا کی نعمتوں سے آخرت کی نعمتیں بہت بڑھ کر ہیں۔ یہ حقیقت صرف قرآن ہی میں نہیں بتائی

۞ افعال: تَزَکّٰی: جو پاکیزہ نفس ہوا، پاک ہوا، (تفعل) تَزَکِّیٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔ صَلّٰی: اس نے نماز پڑھی، تَصْلِیَةٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔ تُؤْثِرُوْنَ: تم پسند کرتے ہو، اختیار کرتے ہو، اِیْثَارٌ (فضیلت و برتری دینا/ایک کو دوسرے پر ترجیح دینا) سے، مضارع جمع حاضر مذکر۔

۞ اسماء: اَبْقٰی: سدا باقی رہنے والا، بہت پائیدار، پائندہ تر، بَقَاءٌ سے، اسم تفضیل (واحد مذکر)۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ ① وُجُوْهٌ

هَلْ	اَتٰى	كَ	حَدِیْثُ	الْغَاشِیَةِ ٥	وُجُوْهٌ
کیا	آئی ہے	آپ کے پاس	بات	ڈھانپ لینے والی کی	کتنے منہ

بھلاتم کوڈھانپ لینے والی (یعنی قیامت کا) حال معلوم ہوا ہے؟ اس روز بہت

یَّوْمَىِٕذٍ خَاشِعَةٌ ② عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ③

یَوْمَىِٕذٍ	خَاشِعَةٌ ٥	عَامِلَةٌ	نَاصِبَةٌ ٥
اس دن	ذلیل ہوں گے	سخت محنت کرنے والے	تھکے ماندے

سے منہ (والے) ذلیل ہوں گے۔ سخت محنت کرنے والے تھکے ماندے۔

تَصْلٰى نَارًا حَامِیَةً ④ تُسْقٰى مِنْ عَیْنٍ

تَصْلٰى	نَارًا	حَامِیَةً ٥	تُسْقٰى ٥	مِنْ	عَیْنٍ ٥
داخل ہوں گے	آگ میں	دہکتی ہوئی	انکو پلایا جائے گا	سے	ایک چشمے

دہکتی آگ میں داخل ہوں گے۔ ایک کھولتے ہوئے چشمے کا ان کو پانی

اٰنِیَةٍ ⑤ لَیْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ

اٰنِیَةٍ ٥	لَیْسَ ٥	لَهُمْ	طَعَامٌ	اِلَّا	مِنْ
کھولتے ہوئے	نہیں ہوگا	ان کے لیے	کوئی کھانا	سوائے/مگر	سے

پلایا جائے گا اور خاردار جھاڑ کے سوا ان کے لیے کوئی کھانا

ضَرِیْعٍ ⑥ لَّا یُسْمِنُ وَ لَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ ⑦

ضَرِیْعٍ ٥	لَا	یُسْمِنُ ٥	وَ	لَا	یُغْنِیْ ٥	مِنْ	جُوْعٍ
خاردار جھاڑ	نہ	موٹا کرے	اور	نہ	بے پرواہ کرے	سے	بھوک

نہیں (ہوگا)، جو نہ فربہی لائے نہ بھوک میں کچھ کام آئے۔

گئی بلکہ حضرت ابراہیمؑ و موسیٰؑ کے صحیفوں میں بھی اسکی تلقین کی گئی تھی۔

سُوْرَةُ الْغَاشِیَة (چھا جانے والی)

یہ سورۃ بھی مکی دور میں نازل ہوئی جبکہ حضور ﷺ تبلیغ عام شروع کر چکے تھے اور کفار اس کو نظر انداز کر رہے تھے۔ اس سورۃ کا مرکزی موضوع توحید و آخرت ہے جن کا بالعموم اہل مکہ انکار کر رہے تھے۔

۞ آیت ۱ تا ۷ میں غفلت میں پڑے ہوئے انسانوں کو چونکانے کیلئے کہا جا رہا ہے کہ تمہیں اس بات کی کچھ خبر ہے جب اس عالم پر چھا جانے والی آفت نمودار ہوگی۔ اس وقت تمام انسان دو مختلف گروہوں میں تقسیم ہو کر دو مختلف انجاموں سے دوچار ہوں گے۔ کچھ لوگ اس روز عظیم اور عالمگیر مصیبت میں مبتلا ہوں گے، ان کے چہرے اس دن ذلیل وخوار ہوں گے، محنت سے نڈھال دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔ کھولتے چشمے کا پانی پینے کو ملے گا، خاردار سوکھی گھاس کھانے کو ملے گی جو نہ موٹا

ﻫ **افعال**: تُسْقٰى: پلایا جائے گا، مضارع مجہول واحد غائب مؤنث، سَقْی۔ یَسْقِیْ۔ لَا یُسْمِنُ: وہ موٹا نہیں کریگا، اِسْمَانٌ سے، مضارع منفی واحد غائب مذکر۔ لَا یُغْنِیْ: وہ بے پرواہ نہیں کرتا ہے، اِغْنَاءٌ سے، ایضاً۔ لَیْسَ: نہیں ہے/نہیں ہوگا، ماضی واحد غائب مذکر، فعل ناقص۔

٥ **اسماء**: الْغَاشِیَةِ: چھپانے والی، ڈھانپ لینے والی، اسم فاعل (واحد مؤنث)۔ خَاشِعَةٌ: ڈرنے والی/ ذلیل ہونیوالی، (خُشُوْعٌ سے)، ایضاً۔ نَاصِبَةٌ: محنت کرنے والی، مصیبت میں مبتلا ہونیوالی، (نَصَبٌ (تھکنا/کوشش کرنا) سے)، ایضاً۔ حَامِیَةً: گرم ہونے والی، دہکتی ہوئی آگ، ایضاً۔ اٰنِیَةٍ: نہایت گرم، سخت کھولتی ہوئی، ایضاً۔ عَیْنٍ: چشمہ۔ ضَرِیْعٍ: خاردار گھاس، کانٹے دار جھاڑ۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝٨ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝٩

وُجُوْهٌ	يَوْمَئِذٍ	نَاعِمَةٌ ٥	لِ	سَعْيِ	هَا	رَاضِيَةٌ
کتنے منہ	اس دن	شادماں ہوں گے	سے	اعمال	اپنے	خوش دل

اور بہت سے منہ (والے) اس روز شادماں ہوں گے۔ اپنے اعمال (کی جزا) سے خوش دل۔

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝١٠ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝١١

فِيْ	جَنَّةٍ	عَالِيَةٍ ٥	لَا	تَسْمَعُ	فِيْهَا	لَاغِيَةً ٥
میں	بہشت	اونچی	نہیں	وہ سنیں گے	اس میں	بے ہودہ باتیں

بہشت بریں میں۔ وہاں کسی طرح کی بکواس نہیں سنیں گے۔

فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝١٢ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝١٣

فِيْهَا	عَيْنٌ	جَارِيَةٌ	فِيْهَا	سُرُرٌ ٥	مَرْفُوْعَةٌ
اس میں	چشمے (ہوں گے)	بہتے ہوئے	اس میں	تخت	اونچے بچھے ہوئے

اس میں چشمے بہہ رہے ہوں گے۔ وہاں تخت ہوں گے اونچے بچھے ہوئے۔

وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝١٤ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝١٥

وَ	اَكْوَابٌ ٥	مَوْضُوْعَةٌ ٥	وَ	نَمَارِقُ ٥	مَصْفُوْفَةٌ ٥
اور	آب خورے	سامنے چنے ہوئے	اور	گاؤ تکیے/غالیچے	برابر بچھے ہوئے

اور آب خورے (قرینے سے) رکھے ہوئے۔ اور گاؤ تکیے قطار کی قطار لگے ہوئے۔

وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝١٦ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى

وَ	زَرَابِيُّ ٥	مَبْثُوْثَةٌ ٥	اَ	فَ	لَا	يَنْظُرُوْنَ	اِلَى
اور	نفیس مسندیں	بچھی ہوئی	کیا	پس	نہیں	وہ دیکھتے	طرف

اور نفیس مسندیں بچھی ہوئی۔ کیا یہ لوگ اونٹوں کی طرف نہیں

کرے گی نہ بھوک مٹائے گی۔ یہ سب اپنے اعمال کا نتیجہ ہوگا۔

۞ آیت ۸ تا ۱۶ وہ لوگ جو قیامت سے ڈرتے ہوئے زندگی بسر کریں گے اس دن ان کے چہرے شگفتہ، شاداں اور مطمئن، اونچے باغوں میں ہوں گے، جہاں کوئی لغو بات نہ سنیں گے، اس میں چشمے رواں اور اونچے تخت ہوں گے، آب خورے ہوں گے، غالیچے اور تکیے ہر طرف قرینے سے لگے ہوں گے۔

۞ آیت ۱۷ تا ۲۰ میں ان لوگوں کو چونکا دینے کیلئے ایک دوسرا سوال سامنے آتا ہے جو توحید اور قرآن کی تعلیم اور قیامت کی باتیں سن کر ناک بھوں چڑھا رہے ہیں۔ ان کو آفاق کی بعض نمایاں نشانیوں کی طرف متوجہ کیا گیا ہے جو اس بات کی شہادت دے رہی ہیں، اور روزانہ انکے مشاہدہ میں آتی ہیں، کہ کائنات کا خالق بڑی عظیم قدرت والا، حکمت والا، نہایت مہربان وکریم ہے۔ عرب کے صحرا میں

٥ اسماء: نَاعِمَةٌ: خوش حال، تروتازہ، شادمان، اسم فاعل (واحد مؤنث)۔ عَالِيَةٍ: اونچی، بلند، عالی، ایضاً۔ لَاغِيَةً: بے ہودہ باتیں/ بکواس، (لَغْوٌ سے)، ایضاً۔ سُرُرٌ: تخت، سَرِيْرٌ واحد۔ اَكْوَابٌ: آب خورے، پیالے، كُوْبٌ واحد۔
مَوْضُوْعَةٌ: ترتیب سے رکھے ہوئے، وَضْعٌ سے، اسم مفعول (واحد مؤنث)۔ نَمَارِقُ: غالیچے، گاؤ تکیے، گدے، نُمْرُقَةٌ واحد۔
مَصْفُوْفَةٌ: قطار در قطار، صف باندھی ہوئی، صَفٌّ سے، اسم مفعول (واحد مؤنث)۔ زَرَابِيُّ: مخمل کے فرش، نفیس مسندیں، زِرْبِيٌّ واحد۔ مَبْثُوْثَةٌ: بچھی ہوئی، پھیلی ہوئی، اسم مفعول (واحد مؤنث)۔

الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾ وَ اِلَى السَّمَآءِ

الْاِبِلِ 0	كَيْفَ 0	خُلِقَتْ ◌	وَ	اِلٰی	السَّمَآءِ
اونٹوں کی	کیسے	پیدا کیے گئے	اور	طرف	آسمان کی

دیکھتے کہ کیسے (عجیب) پیدا کیے گئے ہیں؟ اور آسمان کی طرف کہ

كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾ وَ اِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ

كَيْفَ	رُفِعَتْ	وَ	اِلٰی	الْجِبَالِ	كَيْفَ
کیسے	بلند کیا گیا	اور	طرف	پہاڑوں کی	کیسے

کیسا بلند کیا گیا ہے؟ اور پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح

نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ وَ اِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾

نُصِبَتْ ◌	وَ	اِلٰی	الْاَرْضِ	كَيْفَ	سُطِحَتْ ◌
کھڑے کیے گئے	اور	طرف	زمین کی	کیسے	بچھائی گئی

کھڑے کیے گئے ہیں؟ اور زمین کی طرف کہ کس طرح بچھائی گئی؟

فَذَكِّرْ ۫ قف اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ ط لَسْتَ عَلَيْهِمْ

فَ	ذَكِّرْ	اِنَّمَا	اَنْتَ	مُذَكِّرٌ 0	لَسْتَ	عَلَيْهِمْ
پس	نصیحت کرتے رہئے	سوائے اسکے نہیں کہ	آپ	نصیحت کرنے والے	نہیں آپ	ان پر

تو تم نصیحت کرتے رہو کہ تم نصیحت کرنے والے ہی ہو۔ تم ان پر

بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾ لا اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَ كَفَرَ ﴿٢٣﴾ لا فَيُعَذِّبُهُ

بِمُصَيْطِرٍ 0	اِلَّا	مَنْ	تَوَلّٰى	وَ	كَفَرَ ◌	فَ	يُعَذِّبُ ◌	هُ
داروغہ	ہاں/مگر	جس نے	منہ پھیرا	اور	نہ مانا	پس	عذاب دے گا	اسے

داروغہ نہیں ہو۔ ہاں جس نے منہ پھیرا اور نہ مانا تو اللہ اس کو

جن اونٹوں پر انکی تمام زندگی کا انحصار ہے، صحرائی زندگی میں ان جیسی خصوصیات کا حامل جانور کیسے پیدا ہوا؟ اور وہ کس طرح ان کے سفروں میں ان کا ساتھ دیتا ہے، انکے سفروں میں انہیں یا تو آسمان نظر آتا ہے یا پہاڑ، پہاڑ کیسے کھڑے ہو گئے؟ یا زمین کیسے بچھی ہوئی ہے؟ کیا یہ سب کچھ کسی قادر مطلق کے بغیر ہو گیا؟ جب یہ صورت حال ہے تو وہ اسکو اپنا اکیلا رب کیوں نہیں مانتے؟ اس کی قدرت حکمت اور نظام رحمت و ربوبیت کا تقاضا یہ ہے کہ وہ ایک روز عدل کیلئے دربار لگائے جس میں نیکوں کو انکا صلہ دیا جائے اور بدوں کو انکی بدیوں کی سزا دی جائے۔ اگر یہ دنیا اسکے بغیر یونہی چلتی رہے تو پھر نیکی و بدی، خیر و شر کے پیمانے بیکار ہیں، اگر کوئی بھی محاسبہ کرنیوالا نہ ہو۔

۞ آیت ۲۱ تا ۲۶ میں حضور ﷺ کو تلقین کی جارہی ہے کہ آپ جس چیز کی طرف دعوت دے رہے ہیں اور لوگوں کو ڈرا رہے ہیں وہ ایک اٹل حقیقت

◌ **افعال:** خُلِقَتْ: پیدا کی گئی، خَلْقٌ سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث، خَلَقَ. يَخْلُقُ۔ نُصِبَتْ: وہ کھڑی کی گئی، (پہاڑ) کھڑے کیے گئے، نَصْبٌ سے، ایضاً، نَصَبَ. يَنْصِبُ۔ سُطِحَتْ: وہ بچھائی گئی/ ہموار کی گئی، سَطْحٌ سے، ایضاً، سَطَحَ. يَسْطَحُ۔ كَفَرَ: وہ نہ مانا، اس نے کفر کیا، كُفْرٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، كَفَرَ. يَكْفُرُ۔ يُعَذِّبُ: وہ عذاب دے گا، تَعْذِيْبٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔

0 **اسماء:** الْاِبِلِ: اونٹ۔ كَيْفَ: کیسے/کیسا، اسم استفہام۔ مُذَكِّرٌ: نصیحت کرنیوالا، یاد دلانے والا، تَذْكِيْرٌ سے، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ مُصَيْطِرٍ (یا مُسَيْطِرٍ): داروغہ، نگہبان، محافظ، اسم فاعل (واحد مذکر)۔

اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ﴿۲۵﴾

اللّٰهُ	الْعَذَابَ	الْاَكْبَرَ	اِنَّ	اِلَيْنَا	اِيَابَ ٥	هُمْ
اللہ	عذاب	بڑا	بیشک	ہماری ہی طرف	لوٹنا ہے	ان کو

بڑا عذاب دے گا۔ بیشک ان کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے۔

ع ۱ ۲۶ ۱۳

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿۲۶﴾

ثُمَّ	اِنَّ	عَلَيْنَا	حِسَابَ	هُمْ
پھر	تحقیق	ہمارے ذمہ ہے	حساب لینا	ان کا

پھر ہم ہی کو ان سے حساب لینا ہے۔

آیاتها ۳۰ — (عدد التلاوۃ ۸۹) سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ (عدد النزول ۱۰) — رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

وَالْفَجْرِ ﴿۱﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿۲﴾ وَّالشَّفْعِ

وَ	الْفَجْرِ	وَ	لَيَالٍ ٥	عَشْرٍ	وَ	الشَّفْعِ ٥
قسم ہے	فجر کی	اور	راتوں کی	دس	اور	جفت

فجر کی قسم، اور دس راتوں کی، اور جفت

وَالْوَتْرِ ﴿۳﴾ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ﴿۴﴾ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ

وَ	الْوَتْرِ ٥	وَ	الَّيْلِ	اِذَا	يَسْرِ ⊖	هَلْ	فِيْ	ذٰلِكَ
اور	طاق کی	اور	رات کی	جب	جانے لگے	تحقیق	میں	اس

اور طاق کی، اور رات کی جب جانے لگے، (اور) بیشک یہ چیزیں عقلمندوں کے نزدیک

ہے، اسکی نشانیاں پوری کائنات میں پھیلی ہوئی ہیں۔ جو ہٹ دھرمی سے انکار کررہے ہیں انکے حال سے مایوس نہ ہوں۔ آپ کا فرض صرف حق بات کا پہنچانا ہے۔ لوگوں کے رویے کے بارے میں آپ پر ذمہ داری نہیں۔ جو آپ کی بات سننے کے لیے تیار نہیں، ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کیجئے۔ آخر ان سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور وہ ان سے حساب لے گا۔

سُوْرَةُ الْفَجْر (پو پھٹنا)

یہ سورۃ مکی زندگی کے اس دور میں نازل ہوئی جب مسلمانوں کے خلاف ظلم وستم کی چکی چلنی شروع ہو چکی تھی جس بنا پر کفارِ اہل مکہ کو عاد و ثمود اور فرعون کے انجام سے خبردار کیا گیا۔ اس سورۃ کا موضوع بھی آخرت ہے جس میں جزا و سزا ضرور ملے گی۔

۞ آیت ۱ تا ۵ میں چار شہادتوں سے استدلال کیا گیا ہے۔ فجر، اور دس راتوں، اور جفت اور طاق، اور گزرتی ہوئی رات کی قسم کھا کر کہا گیا ہے کہ

⊖ **افعال: يَسْرِ**: وہ چلتا ہے/ چلنے لگے، وہ جانے لگے، وہ رات کو چلنے لگے/ رات کو جانے لگے، سَرْيٌ (رات میں چلنا یا سفر کرنا) سے، مضارع واحد غائب مذکر، سَرٰى. يَسْرِيْ، (یہاں ی محذوف ہے یعنی اصل میں يَسْرِيْ ہے)۔

٥ **اسماء: اِيَابَ**: پھرنا، لوٹ کر آنا، مصدر ہے (اَبَ. يَئُوْبُ. اَوْبًا)۔ **لَيَالٍ**: راتیں، لَيْلٌ و لَيْلَةٌ واحد۔ **الشَّفْعِ**: جفت، طاق کا الٹ۔ **الْوَتْرِ**: طاق، اکیلا، وہ حرف جو دو پر پورا پورا تقسیم نہ ہو سکے، شَفْعٌ کی ضد ہے۔

قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۝۵ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ

قَسَمٌ	لِ	ذِيْ حِجْرٍ ⁰	اَ	لَمْ	تَرَ	كَيْفَ	فَعَلَ
قسم ہے	واسطے	عقل مندوں کے	کیا	نہیں	دیکھا آپ نے	کیا	معاملہ کیا

قسم کھانے کے لائق ہیں (کہ کافروں کو ضرور عذاب ہوگا)۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار

رَبُّكَ بِعَادٍ ۝۶ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝۷ الَّتِيْ لَمْ

رَبُّكَ	بِ	عَادٍ	اِرَمَ	ذَاتِ	الْعِمَادِ ⁰	الَّتِيْ	لَمْ
آپ کے پروردگار نے	ساتھ	عاد کے	ارم	والے	ستون/ درازقد	وہ جو	نہیں

نے عاد کے ساتھ کیا کیا؟ (جو) ارم (کہلاتے تھے اتنے) درازقد۔ کہ تمام ملک میں

يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝۸ وَ ثَمُوْدَ الَّذِيْنَ

يُخْلَقْ	مِثْلُهَا	فِيْ	الْبِلَادِ	وَ	ثَمُوْدَ	الَّذِيْنَ
پیدا ہوا	ان جیسا	میں	شہروں	اور	ثمود (کے ساتھ)	جنہوں نے

ایسے پیدا نہیں ہوئے تھے۔ اور ثمود کے ساتھ (کیا کیا) جو

جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝۹ وَ فِرْعَوْنَ ذِي

جَابُوْا ⊖	الصَّخْرَ ⁰	بِالْوَادِ	وَ	فِرْعَوْنَ	ذِيْ
تراشے	سخت پتھر	وادی میں	اور	فرعون (کے ساتھ)	والا

وادی (قریٰ) میں پتھر تراشتے (اور گھر بناتے) تھے۔ اور فرعون کے ساتھ (کیا کیا) جو

الْاَوْتَادِ ۝۱۰ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝۱۱ فَاَكْثَرُوْا

الْاَوْتَادِ ⁰	الَّذِيْنَ	طَغَوْا ⊖	فِيْ	الْبِلَادِ ⁰	فَ	اَكْثَرُوْا ⊖
میخوں	یہ وہ جنہوں نے	سرکشی کی	میں	ملکوں/شہروں	پھر/اور	بہت زیادہ کیا

خیمے اور میخیں رکھتا تھا۔ یہ لوگ ملکوں میں سرکش ہو رہے تھے اور ان میں

جس بات کا تم انکار کر رہے ہو اسکے برحق ہونے کی شہادت دینے کے لیے کیا یہ شواہد کافی نہیں ہیں۔ اس کائنات کی باگ ڈور جس ہستی کے ہاتھ میں ہے جہاں تک چاہتا ہے اس کو ڈھیل دیتا ہے اور جہاں چاہتا ہے روک لیتا ہے۔ کسی کی مجال کیا کہ اس کی حدود سے تجاوز کر سکے۔ عقل والوں کے لیے اس میں بڑی تنبیہ ہے۔ اللہ کے دشمن ضرور سزا پائیں گے۔

۞ آیت ۶ تا ۱۴ میں تاریخ کی بعض بڑی اور سرکش قوموں کے واقعات سے استدلال کرتے ہوئے عاد، ثمود اور فرعون کے انجام کو بطور مثال پیش کیا ہے۔ وہ بڑے محلوں والے، مضبوط ڈیل ڈول والے تھے۔ جب انہوں نے حد سے تجاوز کیا اور زمین میں فساد پھیلایا تو اللہ کے عذاب کا کوڑا ان پر برس پڑا۔ یہ اس بات کی نشانی ہے کہ خالق کائنات کی نگرانی دنیا کی قوموں پر بھی قائم ہے، اللہ کی پکڑ ایسی سخت ہوتی ہے کہ وہ

⊖ **افعال:** **جَابُوْا**: انہوں نے تراشے/ پھاڑے، جَوْبٌ سے، ماضی جمع غائب مذکر، جَابَ. يَجُوْبُ۔ **طَغَوْا**: انہوں نے سرکشی کی، طُغْيَانٌ سے، ماضی جمع غائب مذکر۔ **اَكْثَرُوْا**: انہوں نے زیادہ کیا، اِكْثَارٌ سے، ماضی جمع غائب مذکر، (كَثْرَةٌ مجرد سے)۔

⁰ **اسماء:** **حِجْرٍ**: عقل، ذِيْ حِجْرٍ: عقل والا، عقلمند۔ **الْعِمَادِ**: ستون، بلند عمارتیں، ذَاتِ الْعِمَادِ: ستونوں والے، درازقد۔ **الصَّخْرَ**: سخت پتھر/ چٹانیں، صَخْرَةٌ واحد۔ **الْاَوْتَادِ**: میخیں، وَتَدٌ واحد۔ **الْبِلَادِ**: شہر، بستیاں، بَلَدٌ واحد۔

فِيهَا الْفَسَادَ ﴿۱۲﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ

فِيهَا	الْفَسَادَ	فَ	صَبَّ ◌	عَلَيْهِمْ	رَبُّكَ	سَوْطَ ٥
ان میں	فساد	پس	نازل کیا	ان پر	آپ کے پروردگار نے	کوڑا

بہت سی خرابیاں کرتے تھے۔ تو تمہارے پروردگار نے ان پر عذاب کا

عَذَابٍ ﴿۱۳﴾ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾ فَأَمَّا

عَذَابٍ	إِنَّ	رَبَّكَ	لَ	بِالْمِرْصَادِ ٥	فَ	أَمَّا
عذاب کا	بے شک	پروردگار آپ کا	البتہ	گھات میں ہے	پس	یہ جو

کوڑا نازل کیا۔ بیشک تمہارا پروردگار تاک میں ہے۔ مگر انسان (عجیب مخلوق ہے کہ)

الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ

الْإِنْسَانُ	إِذَا	مَا	ابْتَلٰى	هُ	رَبُّهُ	فَ	أَكْرَمَ ◌	هُ
انسان	جب	کبھی	آزماتا ہے	اس کو	پروردگار اس کا	سو/پھر	عزت دیتا ہے	اس کو

جب اس کا پروردگار اس کو آزماتا ہے کہ اسے عزت دیتا اور

وَنَعَّمَهُ ۙ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾ وَأَمَّا

وَ	نَعَّمَ	هُ	فَ	يَقُولُ	رَبِّي	أَكْرَمَنِ ◌	وَ	أَمَّا
اور	نعمت بخشتا ہے	اسے	تو	کہتا ہے	پروردگار میرے نے	مجھے عزت بخشی	اور	یہ جو

نعمت بخشتا ہے تو کہتا ہے کہ (آہا) میرے پروردگار نے مجھے عزت بخشی۔ اور جب (دوسری طرح)

إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ ۙ

إِذَا	مَا	ابْتَلٰهُ	فَ	قَدَرَ	عَلَيْهِ	رِزْقَ	هُ
جب	کبھی	آزماتا ہے اسے	پس	اندازے سے دیتا ہے	اسے	رزق	اس کا

آزماتا ہے کہ اس پر روزی تنگ کر دیتا ہے تو کہتا ہے

منزل ۷

اپنی تمام عظمتوں اور طاقتوں کے باوجود اس کے آگے سپر ہو جاتی ہیں۔

۞ آیت ۱۵ تا ۲۰ میں انسان کی اس گمراہی کی طرف اشارہ ہے کہ جب اس کو نعمت ملتی ہے تو وہ اس کو اپنا حق سمجھتا ہے۔ اس کو یہ مغالطہ ہو جاتا ہے کہ وہ اللہ کی نظروں میں عزت و شرف رکھنے والا ہے، لہٰذا اس کی عزت کی جانی چاہیے۔ لیکن جب اس سے وہ نعمت چھن جاتی ہے تو کہتا ہے کہ خدا نے اسکی ناقدری کی۔ جب انسان مادہ پرستانہ سوچ پر اخلاقی اقدار کو نظر انداز کرتا ہے اور محض دنیا کی دولت اور جاہ و منزلت کو عزت و ذلت کا معیار بنالیتا ہے تو وہ اس بات کو بھول جاتا ہے کہ نہ دولت مندی کوئی انعام ہے اور نہ رزق کی تنگی کوئی سزا، بلکہ اللہ تعالیٰ دونوں حالتوں میں انسان کا امتحان لے رہا ہے کہ وہ ان دونوں حالتوں میں کیا رویہ اختیار

◌ افعال: صَبَّ: اس نے پھینکا/ نازل کیا، صَبٌّ سے، ماضی واحد غائب مذکر، صَبَّ۔ يَصُبُّ۔

أَكْرَمَنِ: (اصل میں أَكْرَمَنِيْ، أَكْرَمَ. ن. ی) اس نے مجھے عزت بخشی، أَكْرَمَ، إِكْرَامٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، ن وقایہ، ی ضمیر مفعول واحد متکلم جو یہاں محذوف ہے۔

٥ اسماء: سَوْطَ: کوڑا، چابک، أَسْوَاطٌ جمع۔ الْمِرْصَادِ: گھات، گزرگاہ۔

فَیَقُوْلُ رَبِّیْٓ اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ كَلَّا بَلْ لَّا

فَ	یَقُوْلُ	رَبِّیْ	اَهَانَنِ ◌	كَلَّا	بَلْ	لَا
تو	کہتا ہے	پروردگار میرے نے	ذلیل کیا مجھے	ہرگز نہیں	بلکہ	نہیں

کہ (ہائے) میرے پروردگار نے مجھے ذلیل کیا۔ نہیں، بلکہ تم لوگ

تُكْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَ ﴿۱۷﴾ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰی

تُكْرِمُوْنَ	الْیَتِیْمَ	وَ	لَا	تَحٰضُّوْنَ ◌	عَلٰی
تم عزت سے رکھتے	یتیم کو	اور	نہیں	ترغیب دیتے تم آپس میں	پر

یتیم کی خاطر نہیں کرتے اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب

طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ﴿۱۸﴾ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ

طَعَامِ	الْمِسْكِیْنِ	وَ	تَاْكُلُوْنَ	التُّرَاثَ 0
کھانا کھلانے	مسکین کو	اور	تم کھاجاتے ہو	میراث کے مال کو

دیتے ہو۔ اور میراث کے مال کو سمیٹ کر

اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾

اَكْلًا	لَمًّا 0	وَ	تُحِبُّوْنَ ◌	الْمَالَ	حُبًّا	جَمًّا 0
کھاجانا	سارا سمیٹ کر	اور	تم محبت کرتے ہو	مال سے	محبت	بہت زیادہ/شدید / جی بھر کر

کھاجاتے ہو اور مال کو بہت ہی عزیز رکھتے ہو۔

كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾

كَلَّا	اِذَا	دُكَّتْ ◌	الْاَرْضُ	دَكًّا دَكًّا
ہرگز نہیں	جب	برابر کردی جائیگی	زمین	کوٹ کوٹ کر

توجب زمین کی بلندی کوٹ کوٹ کر پست کردی جائے گی۔

کرتا ہے۔ اس کا اپنا حال یہ ہے کہ یتیم کی عزت نہیں کرتا، مسکین کی خدمت کیلئے تیار نہیں، مال میراث سمیٹ کر بیٹھ جاتا ہے، کمزور حقداروں کو کچھ نہیں دیتا، مالِ دنیا کی حرص اتنی شدید ہے کہ کتنا ہی مال مل جائے وہ کبھی پر نہیں ہوتا۔ اس تنقید سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جن انسانوں کا دنیا کی زندگی میں یہ طرزِ عمل ہو انکا محاسبہ آخر کیوں نہ ہو۔

۞ آیت ۲۱ تا ۲۶ میں قیامت کا منظر پیش کیا گیا ہے، اس دن تمہارا کیا حال ہو گا جب زمین ریزہ ریزہ ہو جائے گی، جلال الٰہی کا ظہور ہوگا، جہنم سامنے لائی جائے گی۔ اس پر

◌ افعال: اَهَانَنِ: اس نے مجھے ذلیل وخوار کیا، اَهَانَ، اِهَانَةٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، ن وقایہ، ی ضمیر مفعول واحد متکلم محذوف۔
تَحٰٓضُّوْنَ: تم آپس میں ایک دوسرے کو ترغیب دیتے ہو، تَحَاضٌّ (باہم اکسانا) سے، مضارع جمع حاضر مذکر، اول تاء محذوف ہے۔
تُحِبُّوْنَ: تم محبت کرتے ہو، اِحْبَابٌ سے، ایضاً، اَحَبَّ۔ یُحِبُّ۔ دُكَّتْ: وہ پست کی گئی، ریزہ ریزہ کردی گئی/ ہموار کردی گئی، دَكٌّ سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث، دَكَّ۔ یَدُكُّ۔

0 اسماء: التُّرَاثَ: میراث، ترکہ۔ لَمًّا: جمع کرنا، سارا، سب۔ حُبًّا: دوستی، محبت کرنا، حُبًّا جَمًّا: جی بھر کر، بہت محبت کر کے، بہت عزیز رکھنا۔

وہ کہے گا کہ کاش آخرت کے لیے کچھ بنالیا ہوتا۔اس وقت اللہ اس کو ایسی سزا دے گا جس کی کوئی مثال نہ ہوگی۔

وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾ وَجِايْٓءَ

وَ	جَآءَ	رَبُّكَ	وَ	الْمَلَكُ	صَفًّا صَفًّا	وَ	جِايْٓءَ ۞
اور	آئے گا	پروردگار آپ کا	اور	فرشتے	صف بستہ/قطار در قطار	اور	لائی جائے گی

اور تمہارا پروردگار (جلوہ فرما ہوگا) اور فرشتے قطار باندھ کر آموجود ہوں گے۔اور

يَوْمَئِذٍۢ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ

يَوْمَئِذٍ	بِجَهَنَّمَ	يَوْمَئِذٍ	يَتَذَكَّرُ	الْاِنْسَانُ
اس دن	دوزخ/جہنم	اس دن	سوچے گا/متنبہ ہوگا	انسان

دوزخ اس دن حاضر کی جائے گی۔تو انسان اس دن متنبہ ہوگا، مگر تنبُّہ (سے)

وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾ ط يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ

وَ	اَنّٰى	لَهُ	الذِّكْرٰى	يَقُوْلُ	يَا	لَيْتَنِيْ ۞	قَدَّمْتُ ۞
اور	کہاں	اس کیلئے	نصیحت پکڑنا/متنبہ ہونا	کہے گا	اے	کاش میں	آگے بھیج دیتا کچھ

اسے (فائدہ) کہاں (مل سکے گا)۔کہے گا، کاش! میں نے اپنی زندگی (جاودانی) کے لیے

لِحَيَاتِيْ ﴿۲۴﴾ ج فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ لا

لِ	حَيَاتِيْ	فَيَوْمَئِذٍ	لَا	يُعَذِّبُ	عَذَابَهٗ	اَحَدٌ
میں/کیلئے	اپنی زندگی	پھر اس دن	نہ	عذاب دے گا	اس جیسا عذاب	کوئی اور

کچھ آگے بھیجا ہوتا۔تو اس دن نہ کوئی اللہ کے عذاب کی طرح کا (کسی کو) عذاب دیگا

۞ آیت ۲۷ تا ۳۰ میں ان انسانوں کا تذکرہ ہے جنہوں نے دنیا میں اطمینان قلب کے ساتھ حق کو قبول کیا جسے آسمانی صحیفے اور اللہ کے پیغمبر پیش کرتے رہے۔آخرت کی سزا

وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾ ط يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ

وَ	لَا	يُوْثِقُ ۞	وَثَاقَهٗ	اَحَدٌ	يٰٓاَيَّتُهَا	النَّفْسُ
اور	نہ	باندھے گا	باندھنا اس جیسا	کوئی اور	اے	روح

اور نہ کوئی ویسا جکڑنا جکڑے گا۔اے اطمینان پانے

۞ **افعال**: جِايْٓءَ (بِ): وہ لایا گیا/لائی گئی، مَجِيْءٌ (لانا؛ متعدی بالباء) سے، ماضی مجہول واحد غائب مذکر، جَآءَ . يَجِيْءُ۔
قَدَّمْتُ: میں نے آگے بھیجا، (کاش) آگے بھیج دیتا/ذخیرہ کرلیتا، تَقْدِيْمٌ سے، ماضی واحد متکلم۔**يُوْثِقُ**: وہ باندھتا ہے/باندھے گا، مضبوط کرتا ہے، اِيْثَاقٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔

۞ **حروف**: يٰلَيْتَ: اے کاش، يَا حرف ندا، لَيْتَ حرف مشبہ بالفعل/تمنائی، آگے نِيْ میں ن وقایہ، ی ضمیر واحد متکلم ہے۔

الْمُطْمَىِٕنَّةُ ۖ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً

الْمُطْمَىِٕنَّةُ 0	اِرْجِعِيْ ⊙	اِلٰى	رَبِّكِ	رَاضِيَةً
اطمینان حاصل کرنیوالی	لوٹ/ واپس چل	طرف	پروردگار اپنے کی	(اپنے رب سے) راضی ہونے والی

والی روح! اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل، تو اس سے راضی

مَّرْضِيَّةً ۚ ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۙ ﴿٢٩﴾

مَرْضِيَّةً 0	فَ	اُدْخُلِيْ ⊙	فِيْ	عِبٰدِيْ
(اپنے رب کی) پسندیدہ/ پسند کی ہوئی	پس	داخل ہو	میں	بندوں میرے

وہ تجھ سے راضی۔ تو میرے (ممتاز) بندوں میں داخل ہو جا۔

وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿٣٠﴾ ع

ع ٣٠ ١٤

وَ	اُدْخُلِيْ ⊙	جَنَّتِيْ
اور	داخل ہو	بہشت میری میں

اور میری بہشت میں داخل ہو جا۔

آیاتُہا ٢٠ (عدد التلاوۃ ٩٠) سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ (عدد النزول ٣٥) رکوعُہا ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ ﴿١﴾ وَاَنْتَ حِلٌّۢ

لَا	اُقْسِمُ	بِهٰذَا	الْبَلَدِ	وَ	اَنْتَ	حِلٌّ 0
نہیں	قسم کھاتا ہوں میں	اس	شہر کی	اور	آپ	ٹھہرے ہوئے/حلال ہیں

ہمیں اس شہر (مکہ) کی قسم، اور تم اسی

سے ایسے لوگ ہی بچیں گے۔ ان کو موت کے وقت کہا جائے گا کہ اے وہ، جس کا دل اپنے رب کے ساتھ اٹکا رہا، چل اپنے رب کی طرف، تو اس سے راضی، وہ تجھ سے راضی۔ مل جا میرے بندوں میں اور داخل ہو جا میری جنت میں۔

سُوْرَةُ الْبَلَد (شہر)۔ البلد بھی مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی جبکہ کفار مکہ حضور ﷺ کے دشمن بن گئے تھے۔ آپ کے خلاف ہر قسم کی ظلم و زیادتی کرنا اپنے لیے حلال کر لیا تھا۔ اس سورۃ کا موضوع دنیا میں انسان کی حیثیت کا تعین ہے۔ اللہ نے انسان کیلئے سعادت اور شقاوت کے دونوں راستے واضح کر کے دکھا دیئے ہیں۔

منزل ۷

⊙ **افعال:** اِرْجِعِيْ: تو لوٹ، رجوع کر، رُجُوْعٌ سے، امر واحد حاضر مؤنث، رَجَعَ. يَرْجِعُ۔ اُدْخُلِيْ: تو داخل ہو، دُخُوْلٌ سے، ایضاً، دَخَلَ. يَدْخُلُ۔

0 **اسماء:** الْمُطْمَىِٕنَّةُ: سکون پانے والی، قرار والی، اللہ کی یاد سے سکون پانے والی (روح اور نفس)، اِطْمِيْنَانٌ سے، اسم فاعل (واحد مؤنث)۔ مَرْضِيَّةً: پسندیدہ، پسند کیا ہوا (نفس)، رِضًى اور رِضْوَانٌ سے، اسم مفعول (واحد مؤنث)، رضی کے معنی پسند کرنا، راضی ہونا۔ حِلٌّ: اترنا، حلال ہونا، حلال/ جائز، مصدر ہے۔ اَنْتَ حِلٌّ: تو ٹھہرا ہوا ہے یا تجھے حلال ہے (لڑائی) یا تو حلال ہے (یعنی آپ پر ظلم کو حلال کر لیا گیا ہے)۔

بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝٢ وَ وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ ۝٣ لَقَدْ

بِهٰذَا	الْبَلَدِ	وَ	وَالِدٍ	وَ	مَا	وَلَدَ	لَقَدْ
اس	شہر میں	اور	والد کی	اور	اسکی جو	اس نے جنا/ پیدا ہوا اسکے ہاں	البتہ تحقیق

شہر میں تو رہتے ہو، اور باپ (یعنی آدم) اور اس کی اولاد کی قسم کہ ہم نے

خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۝٤ اَيَحْسَبُ اَنْ

خَلَقْنَا	الْاِنْسَانَ	فِيْ	كَبَدٍ	اَ	يَحْسَبُ	اَنْ
بنایا ہم نے	انسان کو	میں	تکلیف/محنت	کیا/آیا	وہ گمان کرتا ہے	کہ

انسان کو تکلیف (کی حالت) میں (رہنے والا) بنایا ہے۔ کیا وہ خیال رکھتا ہے

وقف لازم

لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝٥ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ

لَنْ	يَقْدِرَ	عَلَيْهِ	اَحَدٌ	يَقُوْلُ	اَهْلَكْتُ
ہرگز نہ	قادر ہوگا	اس پر	کوئی	کہتا ہے	میں نے برباد کیا

کہ اس پر کوئی قابو نہ پائے گا؟ کہتا ہے کہ میں نے بہت سا مال

مَالًا لُّبَدًا ۝٦ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ۝٧

مَالًا	لُبَدًا	اَ	يَحْسَبُ	اَنْ	لَمْ	يَرَ	هٗ	اَحَدٌ
مال	بہت سا	کیا	اسے بدگمانی ہے	کہ	نہیں	دیکھا	اس کو	کسی نے

برباد کیا۔ کیا اسے یہ گمان ہے کہ اس کو کسی نے دیکھا نہیں؟

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝٨ وَلِسَانًا وَّ شَفَتَيْنِ ۝٩

اَ	لَمْ	نَجْعَلْ	لَهٗ	عَيْنَيْنِ	وَ	لِسَانًا	وَ	شَفَتَيْنِ
کیا	نہیں	بنائیں ہم نے	اس کے لیے	دو آنکھیں	اور	زبان	اور	دو ہونٹ

بھلا ہم نے اس کو دو آنکھیں نہیں دیں؟ اور زبان اور دو ہونٹ (نہیں دیئے)؟

اس زندگی کے لیے وسائل بھی فراہم کر دیئے ہیں۔ اب یہ انسان کا اپنا کام ہے کہ وہ محنت ومشقت سے سعادت کی راہ کو پسند کرے یا برے راستہ کو اختیار کر کے برے انجام سے دوچار ہو۔

۞ آیت ۱ تا ۴ میں شہر مکہ کی تاریخ اور اس میں حضور ﷺ کی مصائب پر مبنی زندگی اور پوری اولاد آدم کی حالت کو اس حقیقت پر قسم کھا کر پیش کیا گیا ہے کہ دنیا انسان کیلئے آرامگاہ نہیں جس میں وہ عیش و آرام کے مزے لینے کے لیے پیدا کیا گیا ہے بلکہ یہاں اس کی پیدائش ہی مشقت کی حالت میں ہوئی ہے۔

۞ آیت ۵ تا ۷ میں انسان کی اس غلط فہمی کو دور کیا گیا ہے کہ اس پر کسی بالاتر طاقت کا کوئی قابو نہیں جو اس کے کاموں کی نگرانی کرنے والی ہے اور اس سے مواخذہ کیا جانے والا ہے۔ وہ نمود و نمائش کیلئے تو بے جا مال خرچ کر ڈالتا ہے لیکن جب کہا جاتا ہے کہ اپنی آخرت سنوارنے کیلئے حق

۞ افعال: وَلَدَ: اس نے جنا، وِلَادَةٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، وَلَدَ۔ يَلِدُ۔ يَحْسَبُ: وہ خیال کرتا ہے، حِسْبَانٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر، حَسِبَ۔ يَحْسَبُ۔ لَنْ يَّقْدِرَ: ہرگز قادر نہ ہوگا، کوئی قابو نہ پائے گا، قُدْرَةٌ (عَلٰی) (قدرت رکھنا/ قادر ہونا) سے، مضارع منفی بہ لن واحد غائب مذکر، قَدَرَ۔ يَقْدِرُ۔ اَهْلَكْتُ: میں نے ہلاک کیا/ برباد کیا، اِهْلَاكٌ سے، ماضی واحد متکلم۔ لَمْ يَرَ: نہیں دیکھا، رُؤْيَةٌ سے، مضارع منفی بہ لم واحد غائب مذکر، رَاٰی۔ يَرٰی۔ ۞ اسماء: كَبَدٍ: محنت، تکلیف، رنج۔ لُبَدًا: بہت سا (مال)، ڈھیر۔ عَيْنَيْنِ: دو آنکھیں، عَيْنٌ کا تثنیہ۔ لِسَانًا: زبان۔ شَفَتَيْنِ: دو ہونٹ، شَفَةٌ واحد۔ وَالِدٍ: مراد حضرت آدمؑ بھی ہو سکتے ہیں اور حضرت ابراہیمؑ بھی۔

وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ﴿١٠﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿١١﴾

وَ	هَدَيْنَا	هُ	النَّجْدَيْنِ	فَلَا	اِقْتَحَمَ	الْعَقَبَةَ
اور	ہم نے دکھادیئے	اسکو	دونوں راستے	پس نہ	وہ خطرات میں گزرا	گھاٹی پر سے

(یہ چیزیں بھی دیں) اور اس کو (خیر وشر کے) دونوں رستے بھی دکھادیئے۔ مگر وہ گھاٹی پر سے ہو کر نہ گزرا۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿١٢﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾ اَوْ

وَ	مَا	اَدْرٰكَ	مَا	الْعَقَبَةُ	فَكُّ	رَقَبَةٍ	اَوْ
اور	کیا	سمجھے آپ	کیا ہے	گھاٹی	چھڑانا	گردن (غلامی سے)	یا

اور تم کیا سمجھے کہ گھاٹی کیا ہے؟ کسی (کی) گردن کا چھڑانا یا

اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ يَّتِيْمًا ذَا

اِطْعٰمٌ	فِيْ	يَوْمٍ	ذِيْ	مَسْغَبَةٍ	يَتِيْمًا	ذَا
کھانا کھلانا	میں	دن	والے	بھوک	یتیم	صاحب

بھوک کے دن کھانا کھلانا یتیم

مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾ ثُمَّ

مَقْرَبَةٍ	اَوْ	مِسْكِيْنًا	ذَا	مَتْرَبَةٍ	ثُمَّ
قرابت کو	یا	مسکین کو	والا	فقر وفاقہ / خاکسار	پھر

رشتہ دار کو یا فقیر خاکسار کو۔ پھر

كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

كَانَ	مِنَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	تَوَاصَوْا	بِالصَّبْرِ
ہو	سے	ان لوگوں جو	ایمان لائے	اور	آپس میں وصیت/نصیحت کرتے رہے	صبر کی

ان لوگوں میں بھی (داخل) ہوا جو ایمان لائے اور صبر کی نصیحت

پر خرچ کر و تولیت و لعل سے کام لیتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ اس کو کوئی دیکھنے والا نہیں۔

۞ آیت ٨ تا ١٧ میں ان زر پرستوں کو اپنی ذات پر غور کرنے کی تلقین کی۔ کیا اللہ نے اسکو آنکھیں نہیں دی تھیں کہ وہ دنیا کو دیکھ کر عبرت حاصل کرتا، اس کو خوبصورت زبان اور ہونٹ دیئے، نیکی اور بدی کے دونوں راستے بتا دیئے۔ مگر جو شخص گھاٹی سے ہو کر نہ گزرا، گھاٹی کیا ہے؟ غلاموں کو آزاد کرانا، لوگوں کو، یتیموں اور مسکینوں کو کھانا کھلانے پر ابھارنا، بدی کی ترغیبات کا مقابلہ کر کے نیکی کے کام کرتے رہنا۔ یعنی وہ ان لوگوں میں سے نہ ہوا جو ایمان لائے اور ایمان والوں کو صبر اور لوگوں سے ہمدردی اور شفقت کی دعوت دیتے ہیں، بلکہ وہ اپنے رب کا شکر گزار بننے کی بجائے اپنے نفس اور مال کا بندہ بن کر رہ گیا۔

ۛ **افعال**: هَدَيْنَا: ہم نے ہدایت دی/ دکھادیئے، ماضی جمع متکلم، هَدٰى. يَهْدِىْ۔ اِقْتَحَمَ: وہ خطرات میں گھسا، اِقْتِحَامٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔ تَوَاصَوْا: آپس میں وصیت کرتے رہے' آپس میں نصیحت کرتے رہے، تَوَاصٍ سے، ماضی جمع غائب مذکر۔

٥ **اسماء**: النَّجْدَيْنِ: دو راستے، نَجْدٌ کا تثنیہ۔ الْعَقَبَةَ: گھاٹی، پہاڑ کی چوٹی۔ فَكٌّ: چھڑانا، رہا کرنا/ آزاد کرنا، مصدر ہے۔ رَقَبَةٍ: گردن/ غلام۔ اِطْعٰمٌ: کھانا کھلانا، مصدر ہے۔ مَسْغَبَةٍ: بھوک، بھوکا ہونا، مصدر۔ مَقْرَبَةٍ: نزدیکی، قرابت، رشتہ، ذَامَقْرَبَةٍ: رشتہ دار، قرابت دار۔ مَتْرَبَةٍ: محتاجی، مفلسی، فقر وفاقہ، ایسی مفلسی جو زمین سے چمٹا دے اور اٹھنے کی سکت نہ چھوڑے، ذَا مَتْرَبَةٍ: خاک آلودہ/ خاکسار (مسکین/فقیر)۔

وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

وَ	تَوَاصَوْا	بِالْمَرْحَمَةِ ○	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ
اور	آپس میں وصیت کرتے رہے	رحم/شفقت کرنے کی	یہی لوگ	صاحب/والے

اور (لوگوں پر) شفقت کرنے کی وصیت کرتے رہے۔ یہی لوگ صاحب

الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ

الْمَيْمَنَةِ ○	وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بِاٰيٰتِ	نَا	هُمْ
سعادت ہیں/ داہنی طرف	اور	جنہوں نے	نہ مانا	آیتوں کو	ہماری	وہ

سعادت ہیں۔ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو نہ مانا وہ

اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾ ع ١ ٢٠ ١٥

اَصْحٰبُ	الْمَشْئَمَةِ ○	عَلَيْهِمْ	نَارٌ	مُّؤْصَدَةٌ ○
والے	بدبختی/ بائیں جانب	ان پر	آگ	مسلط کی جائے گی

بدبخت ہیں۔ یہ لوگ آگ میں بند کردیے جائیں گے۔

اٰیَاتُهَا ١٥ — عدد التلاوة ٩١ — سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ — عدد النزول ٢٦ — رُكُوْعُهَا ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

وَ الشَّمْسِ وَ ضُحٰىهَا ﴿١﴾ وَ الْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ﴿٢﴾

وَ	الشَّمْسِ	وَ	ضُحٰى	هَا	وَ	الْقَمَرِ	اِذَا	تَلٰى ۞	هَا
قسم ہے	سورج کی	اور	روشنی کی	اسکی	اور	چاند کی	جب	پیچھے آئے	اس کے

سورج کی قسم اور اس کی روشنی کی، اور چاند کی جب اسکے پیچھے نکلے،

۞ آیت ١٨ تا ٢٠ میں بتایا ہے کہ اگر یہ نیکی کے قافلے میں شامل ہوتے تو اللہ کے ہاں بڑے اجر کے مستحق بنتے، یہی داہنے ہاتھ والے ہوتے۔ یہ کفار بائیں ہاتھ والے ہیں، انہوں نے اللہ کی آیات کا انکار اور اپنے لیے دوزخ کی آگ کا سامان پیدا کیا۔

سُوْرَةُ الشَّمْس (سورج)۔ یہ سورۃ مکی ہے جو ابتدائی دور میں نازل ہوئی، جب حضور ﷺ کی دعوت کی مخالفت زوروں پر شروع ہوچکی تھی۔ اسکا موضوع ہے، نیکی اور بدی کا فرق واضح کرنا، اور کامیاب لوگ کون ہیں اور ناکام لوگ کون سے ہیں۔ اسکے مضامین کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۞ **افعال:** تَلٰی: پیچھے آیا، تُلُوٌّ (پیچھے چلنا) سے، ماضی واحد غائب مذکر، تَلَا، یَتْلُوْ، یہ پڑھ کر پیروی کرنے کے معنوں میں بھی آتا ہے، اسکے لیے مصدر تِلَاوَۃٌ ہوتا ہے۔

○ **اسماء:** اَلْمَرْحَمَةِ: رحم کرنا، شفقت کرنا، رحمت، مصدر (میمی)۔ اَلْمَيْمَنَةِ: داہنی طرف، اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ: جنتی لوگ، صاحب سعادت۔ اَلْمَشْئَمَةِ: بائیں جانب، بدبختی، اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ: دوزخی لوگ۔ مُؤْصَدَةٌ: مسلط کی گئی، سب طرف سے بند کی ہوئی، اِیْصَادٌ سے، اسم مفعول (واحد مؤنث)۔

وَ النَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ۪ۙ﴿۳﴾ وَ الَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰىهَا ۪ۙ﴿۴﴾

وَ	النَّهَارِ⁰	اِذَا	جَلّٰى ◌	هَا	وَ	الَّيۡلِ	اِذَا	يَغۡشٰى ◌	هَا
اور	دن کی	جب	روشن کرے	اس کو	اور	رات کی	جب	چھپائے	اس کو

اور دن کی جب اسے چمکا دے، اور رات کی جب اسے چھپالے،

وَ السَّمَآءِ وَ مَا بَنٰىهَا ۪ۙ﴿۵﴾ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا

وَ	السَّمَآءِ	وَ	مَا	بَنٰى	هَا	وَ	الۡاَرۡضِ	وَ	مَا
اور	آسمان کی	اور	جیسا	بنایا	اس کو	اور	زمین کی	اور	اسکی جس (ذات) نے

اور آسمان کی اور اس ذات کی جس نے اسے بنایا، اور زمین کی اور اس کی جس نے

طَحٰىهَا ۪ۙ﴿۶﴾ وَ نَفۡسٍ وَّ مَا سَوّٰىهَا ۪ۙ﴿۷﴾ فَاَلۡهَمَهَا

طَحٰى ◌	هَا	وَ	نَفۡسٍ	وَ	مَا	سَوّٰى	هَا	فَ	اَلۡهَمَ	هَا
پھیلایا	اس کو	اور	نفس/ انسان کی	اور	جس نے	برابر کیا	اس کو	پھر	سمجھ دی	اس کو

اسے پھیلایا، اور انسان کی اور اس کی جس نے اس (کے اعضا) کو برابر کیا پھر اس کو

فُجُوۡرَهَا وَ تَقۡوٰىهَا ۪ۙ﴿۸﴾ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ

فُجُوۡرَ⁰	هَا	وَ	تَقۡوٰى⁰	هَا	قَدۡ	اَفۡلَحَ	مَنۡ
بدکاری کی	اسکی	اور	پرہیزگاری کی	اسکی	تحقیق	وہ مراد کو پہنچا	جس نے

بدکاری (سے بچنے) اور پرہیزگاری کرنے کی سمجھ دی کہ جس نے (اپنے) نفس (یعنی روح) کو

زَكّٰىهَا ۪ۙ﴿۹﴾ وَ قَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰىهَا ؕ﴿۱۰﴾

زَكّٰى	هَا	وَ	قَدۡ	خَابَ ◌	مَنۡ	دَسّٰى ◌	هَا
پاک کیا	اس (نفس) کو	اور	تحقیق	وہ نامراد ہوا	جس نے	خاک میں ملایا	اسے

پاک رکھا وہ مراد کو پہنچا اور جس نے اسے خاک میں ملایا وہ خسارے میں رہا۔

منزل ۷

۞ آیت ۱ تا ۱۰ میں جملہ چیزوں کی قسم کھا کر اس حقیقت کا اظہار کیا گیا ہے کہ تم دیکھتے ہو یہ کائنات جس کے یہ مظاہر ہیں بظاہر ایک اضداد کی رزمگاہ ہے۔ لیکن خالق کائنات جو قادرِ مطلق اور حی وقیوم ہے، ان اضداد میں سے کسی کو ان حدود سے تجاوز نہیں ہونے دیتا بلکہ اس کا یہ فیض جاری ہے کہ، پوری منصوبہ بندی اور حکمت کے ساتھ، یہ کائنات کی خدمت میں مصروف ہیں۔ اسی طرح نفس انسانی کی تشکیل ہے، جو حال اس پوری کائنات کا ہے وہی حال اس عالم اصغر یعنی نفس انسانی کا ہے۔ یہ بھی نیکی بدی، خیر وشر کے متضاد داعیات سے آراستہ ہے۔ اللہ نے الہامی طور پر اس کی فطرت میں، اسکو خیر وشر کا امتیاز بخشا ہے، جو خیر سے محبت اور شر سے نفرت کرتا ہے۔ اب یہ انسان کا فرض ہے کہ وہ خیر کا ساتھ دے اور شر وفساد سے دور رہے، جس نے اپنے آپ کو سنوار لیا وہ کامیاب ہوا۔ اور جو شر کی قوتوں میں الجھ کر گناہوں

◌ **افعال: جَلّٰى**: اس نے روشن کیا، ظاہر کیا، تَجۡلِيَةٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔ **يَغۡشٰى**: وہ چھپالیتا ہے، چھا جاتا ہے، ڈھانپ لیتا ہے، غَشۡيٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر، غَشِيَ. يَغۡشٰى۔ **طَحٰى**: اس نے بچھایا/ پھیلایا، طَحۡوٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، طَحَا. يَطۡحُوۡ۔ **خَابَ**: وہ نامراد ہوا، خَيۡبَةٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، خَابَ. يَخِيۡبُ۔ **دَسّٰى**: اس نے خاک میں ملا دیا، تَدۡسِيَةٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

⁰ **اسماء: النَّهَارِ**: دن، روز۔ **فُجُوۡرَ**: نافرمانی، بدکاری، جھوٹ بولنا، نافرمانی کرنا، علی الاعلان گناہ کرنا، مصدر ہے۔ **تَقۡوٰى**: پرہیزگاری، کسی چیز کا ڈر رکھتے ہوئے اس سے بچنا، اسی طرح گناہوں کے برے اثرات اور بری جزا سے ڈر رکھتے ہوئے ان سے بچنا تقویٰ کہلاتا ہے۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ﴿١١﴾ اِذِ انْۢبَعَثَ

كَذَّبَتْ	ثَمُوْدُ	بِ	طَغْوٰى	هَا	اِذْ	اِنْۢبَعَثَ
جھٹلایا	ثمود نے	بسبب	سرکشی	اپنی	جب	اٹھ کھڑا ہوا

(قوم) ثمود نے اپنی سرکشی کے سبب (پیغمبر کو) جھٹلایا۔ جب ان میں سے ایک نہایت

اَشْقٰىهَا ﴿١٢﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ

اَشْقٰى	هَا	فَ	قَالَ	لَهُمْ	رَسُوْلُ	اللّٰهِ	نَاقَةَ
بڑا بدبخت	اس کا	تو	کہا	ان سے	رسول نے	اللہ کے	(خبردار رہو) اونٹنی (سے)

بدبخت اٹھا تو اللہ کے پیغمبر (صالحؑ) نے ان سے کہا کہ اللہ کی اونٹنی

اللّٰهِ وَ سُقْيٰهَا ﴿١٣﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا

اللّٰهِ	وَ	سُقْيٰ	هَا	فَ	كَذَّبُوْا	هُ	فَ	عَقَرُوْا	هَا
اللہ کی	اور	پانی پینے کی باری (سے)	اسکی	پس	جھٹلایا انہوں نے	اسے	پھر/اور	ٹانگیں کاٹ دیں	اسکی

اور اس کے پانی پینے کی باری سے حذر کرو۔ مگر انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں،

فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿١٤﴾

فَ	دَمْدَمَ	عَلَيْهِمْ	رَبُّهُمْ	بِ	ذَنْۢبِ	هِمْ	فَ	سَوّٰى	هَا
پس	الٹ دیا/تباہ کردیا	ان کو	انکے رب نے	بسبب	گناہ کے	انکے	اور	برابر کردیا	اس کو

تو اللہ نے ان کے گناہ کے سبب ان پر عذاب نازل کیا اور سب کو (ہلاک کرکے) برابر کردیا۔

ع ١ ١٥ ١٦

وَ لَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿١٥﴾

وَ	لَا	يَخَافُ	عُقْبٰى	هَا
اور	نہیں	وہ ڈرتا/کسی خرابی کا اندیشہ رکھتا	پیچھا کرنے/برے انجام سے	اس (قوم ثمود) کے

اور اس کو ان کے بدلہ لینے کا کچھ بھی ڈر نہیں۔

سے آلودہ ہوگیا، وہ نامراد ہوا۔
آیت ١١ تا ١٥: دوسرے حصہ میں قوم ثمود کی تاریخی نظیر سے استدلال کیا ہے۔ اگرچہ انسان کی فطرت میں اللہ نے الہامی طور پر خیر و شر کا علم رکھا لیکن یہ بجائے خود انسان کی ہدایت کے لیے کافی نہیں۔ اللہ نے اس فطری الہام کی مدد کیلئے انبیاء کرامؑ پر اپنی ہدایت واضح صورت میں نازل فرما کر ان دونوں راستوں کو کھول کر بیان کردیا کہ نیکی کیا ہے اور بدی کیا ہے۔ حضرت صالح علیہ السلام کو قوم ثمود کی طرف بھیجا، وہ اپنے نفس کی برائی میں غرق ہوچکی تھی، اس نے ان کو جھٹلایا۔ انہوں نے انکے کہنے پر اونٹنی کا معجزہ پیش کیا، ان کی تنبیہ کے باوجود اس قوم کے سرکش لوگوں نے قوم کی طلب پر اس کو قتل کردیا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پوری قوم تباہ کرکے رکھ دی گئی۔ یہ قصہ اہل مکہ کو سمجھانے کیلئے پیش کیا گیا کہ اگر تم نے اللہ کے رسول کی دعوت کو جھٹلایا تو سمجھ لو کہ تمہارا انجام بھی ویسا ہی ہوگا۔

افعال: كَذَّبَتْ: اس نے جھٹلایا، تَكْذِيْبٌ سے، ماضی واحد غائب مؤنث۔ اِنْۢبَعَثَ: وہ اٹھا/اٹھ کھڑا ہوا، اِنْبِعَاثٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔ عَقَرُوْا: انہوں نے کونچیں کاٹیں، عَقْرٌ سے، ماضی جمع غائب مذکر، عَقَرَ. يَعْقِرُ۔ دَمْدَمَ: اس نے الٹ دیا، ہلاک کردیا، برباد کردیا، دَمْدَمَةٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، دَمْدَمَ. يُدَمْدِمُ۔

اسماء: طَغْوٰى: شرارت، نافرمانی، سرکشی، حد سے گزرنا۔ نَاقَةَ: اونٹنی۔ سُقْيَا: پانی پینے کی باری، پانی پلانا۔

(عدد الآیات ۲۱) سُوْرَۃُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ (عدد النزول ۹) (عدد التلاوۃ ۹۲) (رکوعھا ۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

وَ الَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ① وَ النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ②

وَ	الَّيْلِ	اِذَا	يَغْشٰى	وَ	النَّهَارِ	اِذَا	تَجَلّٰى
قسم	رات کی	جب	وہ چھا جائے	اور	دن کی	جب	روشن ہو

رات کی قسم جب (دن کو) چھپالے، اور دن کی قسم جب چمک اٹھے،

وَ مَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى ③ اِنَّ

وَ	مَا	خَلَقَ	الذَّكَرَ	وَ	الْاُنْثٰى	اِنَّ
اور	اسکی جس نے	پیدا کیے	نر	اور	مادہ	بے شک

اور اس (ذات) کی قسم جس نے نر اور مادہ پیدا کیے کہ تم لوگوں کی

سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ④ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَ اتَّقٰى ⑤

سَعْيَ	كُمْ	لَشَتّٰى	فَاَمَّا	مَنْ	اَعْطٰى	وَ	اتَّقٰى
کوشش	تمہاری	طرح طرح کی ہے	سو	جس نے	دیا	اور	پرہیزگار رہنا

کوشش طرح طرح کی ہے۔ تو جس نے (اللہ کے رستے میں مال) دیا اور پرہیزگاری کی

وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ⑥ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ⑦

وَ	صَدَّقَ	بِالْحُسْنٰى	فَ	سَنُيَسِّرُهٗ	لِلْيُسْرٰى
اور	سچ جانا	نیک بات کو	پس	اس کیلئے ہم آسان کردیں گے	آسانی میں پہنچنا

اور نیک بات کو سچ جانا اس کو ہم آسان طریقے کی توفیق دیں گے۔

منزل ۷

سُوْرَۃُ الَّیْل (رات)۔
یہ سورۃ بھی الشمس کی طرح مکہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ اس سورۃ کا موضوع بھی زندگی کے دو مختلف راستوں میں فرق بیان کرنا اور ان کے انجام کی طرف توجہ دلانا ہے۔ اس سورۃ کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۞ آیت ۱ تا ۱۱: رات کی تاریکی اور دن کی روشنی اور نر و مادہ یہ سب گواہ ہیں کہ جس طرح یہ مختلف ہیں اس طرح تمہاری مساعی بھی مختلف ہیں۔ یہ الگ الگ خصوصیات کی حامل ایک قسم یہ ہے کہ آدمی اسکی راہ میں مال دے، پرہیزگاری اور خداترسی اختیار کرے، اور بھلائی کو بھلائی مانے۔ دوسری خصوصیات یہ ہیں کہ بخل کرے، خدا کی رضا اور ناراضی سے بے نیاز رہ کر زندگی بسر کرے، اور اچھی بات کو جھٹلائے۔ یہ زندگی کے دو مختلف رویے اپنے نتائج کے اعتبار سے کیسے یکساں ہوسکتے ہیں، بلکہ یہ جس قدر مختلف اور متضاد ہیں اسی قدر انکے نتائج

◌ **افعال**: **تَجَلّٰى**: روشن ہوا، وہ ظاہر ہوا، تَجَلٍّ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔ **اِتَّقٰى**: وہ ڈرا، اس نے پرہیزگاری اختیار کی، اِتِّقَاءٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔ **سَنُيَسِّرُ**: ہم عنقریب آسان کردیں گے، تَيْسِيْرٌ سے، مضارع مستقبل قریب جمع متکلم۔

0 **اسماء**: **الذَّكَرَ**: نر، مرد۔ **الْاُنْثٰى**: عورت/مادہ۔ **شَتّٰى**: متفرق، الگ الگ، بکھرا ہوا، یہ شَتِيْتٌ کی جمع ہے، صیغہ صفت۔
الْحُسْنٰى: نیکی، بھلائی، خوبی، افعل تفضیل کا صیغہ (مؤنث)، اَحْسَنُ مذکر۔

وَ اَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَ اسْتَغْنٰى ⑧ وَ كَذَّبَ

وَ	اَمَّا	مَنْ	بَخِلَ ⊙	وَ	اِسْتَغْنٰى	وَ	كَذَّبَ
اور	وہ	جس نے	بخل کیا	اور	بے پروا بنا رہا	اور	جھوٹ سمجھا

اور جس نے بخل کیا اور بے پروا بنا رہا اور نیک بات کو

بِالْحُسْنٰى ⑨ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ⑩ وَ مَا

بِالْحُسْنٰى	فَسَنُيَسِّرُهٗ	لِلْعُسْرٰى 0	وَ	مَا
نیک بات کو	پس آسان کریں گے اس کے لیے	سختی میں پہنچنا	اور	نہیں

جھوٹ سمجھا اسے سختی میں پہنچائیں گے۔ اور جب وہ (دوزخ کے گڑھے میں)

يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ⑪ اِنَّ عَلَيْنَا

يُغْنِيْ	عَنْهُ	مَالُ	هٗ	اِذَا	تَرَدّٰى ⊙	اِنَّ	عَلَيْنَا
فائدہ دے گا	اسے	مال	اس کا	جب	وہ گرے گا (جہنم میں)	یقیناً	ہم پر/ ہمارا کام

گرے گا تو اس کا مال اس کے کچھ بھی کام نہ آئے گا۔ ہمیں تو راہ

لَلْهُدٰى ⑫ وَ اِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَ الْاُوْلٰى ⑬

لَلْهُدٰى 0	وَ	اِنَّ	لَنَا	لَلْاٰخِرَةَ	وَ	الْاُوْلٰى
راہ دکھانا ہے	اور	بے شک	ہمارے پاس ہے	آخرت	اور	دنیا

دکھا دینا ہے۔ اور آخرت اور دنیا ہماری ہی چیزیں ہیں۔

فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ⑭ لَا يَصْلٰىهَآ

فَ	اَنْذَرْتُ ⊙	كُمْ	نَارًا	تَلَظّٰى ⊙	لَا	يَصْلٰى	هَا
پس	میں نے ڈرا دیا	تمہیں	آگ سے	بھڑکتی ہوئی	نہ	داخل ہوگا	اس میں

سو میں نے تم کو بھڑکتی آگ سے متنبہ کر دیا۔ اس میں وہی داخل ہوگا

بھی متضاد ہوں گے۔ پہلے طرزِ عمل کو جو شخص یا گروہ اختیار کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی زندگی کیلئے صاف اور سیدھے راستے کو آسان کر دے گا اور نیکی کرنا اس کیلئے آسان ہو جائیگا۔ اسکے برعکس دوسرے راستے کو جو اختیار کرے گا، اللہ اسکے لیے زندگی کے اس سخت راستہ کو سہل کرے گا، اس کے لیے بدی آسان اور نیکی مشکل ہو جائے گی، اس کے لیے جہنم کی راہیں کھل جائیں گی۔ یہ دنیا کا مال جس کے لیے وہ جان دے رہا تھا آخر قبر میں اس کے ساتھ جانے والا نہیں ہے، مرنے کے بعد یہ اس کے کس کام آئے گا؟

۞ آیت ۱۲ تا ۲۱: دوسرے حصے میں تین حقیقتیں بیان کی ہیں:

۱) دنیا کی اس امتحان گاہ میں انسان کو بغیر ہدایت کے نہیں چھوڑا۔ سیدھا راستہ دکھانا اللہ نے اپنے ذمہ لے لیا۔

۲) دنیا اور آخرت دونوں کا مالک اللہ ہی ہے۔ دنیا طلب کرو گے تو اس کا دینے والا بھی

⊙ افعال: بَخِلَ: بخل کیا، کنجوسی کی، بُخْلٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، بَخِلَ۔ يَبْخَلُ۔ تَرَدّٰى: وہ ہلاک ہوا، (جب) وہ گر پڑے گا، تَرَدٍّ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔ اَنْذَرْتُ: میں نے ڈرا دیا، خبردار کر دیا، اِنْذَارٌ سے، ماضی واحد متکلم۔ تَلَظّٰى: وہ شعلہ مارتی ہے، بھڑکتی ہے، تَلَظٍّ سے، مضارع واحد غائب مؤنث، ایک تاء محذوف ہے یعنی اصل میں تَتَلَظّٰى تھا۔

0 اسماء: اَلْعُسْرٰى: سختی، مشکل، سخت مشکل، اسم تفضیل (واحد مؤنث)۔ اَلْهُدٰى: سیدھی راہ، ہدایت، ہدایت کرنا، رہنمائی کرنا، مصدر (باب ضرب)۔

اِلَّا الۡاَشۡقَی ﴿۱۵﴾ الَّذِیۡ کَذَّبَ وَ تَوَلّٰی ﴿۱۶﴾

اِلَّا	الۡاَشۡقَی	الَّذِیۡ	کَذَّبَ	وَ	تَوَلّٰی
مگر	جو بڑا بدبخت ہے	جس نے	جھٹلایا	اور	منہ پھیرا

جو بڑا بدبخت ہے۔ جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا۔

وَ سَیُجَنَّبُهَا الۡاَتۡقَی ﴿۱۷﴾ الَّذِیۡ یُؤۡتِیۡ مَالَهٗ

وَ	سَیُجَنَّبُ ☼	هَا	الۡاَتۡقَی 0	الَّذِیۡ	یُؤۡتِیۡ ☼	مَالَ	هٗ
اور	بچالیا جائے گا	اس سے	بڑا پرہیزگار	جو	دیتا ہے	مال	اپنا

اور جو بڑا پرہیزگار ہے وہ اس سے بچالیا جائے گا۔ جو اپنا مال دیتا ہے تاکہ

یَتَزَکّٰی ﴿۱۸﴾ وَ مَا لِاَحَدٍ عِنۡدَهٗ مِنۡ نِّعۡمَةٍ

یَتَزَکّٰی ☼	وَ	مَا	لِاَحَدٍ	عِنۡدَهٗ	مِنۡ	نِّعۡمَةٍ
تاکہ پاک ہو	اور	نہیں	کسی کا	اس پر	کوئی	احسان

پاک ہو۔ اور (اس لیے) نہیں (دیتا کہ) اس پر کسی کا احسان (ہے) جس کا وہ

تُجۡزٰۤی ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ رَبِّهِ الۡاَعۡلٰی ﴿۲۰﴾

تُجۡزٰۤی	اِلَّا	اِبۡتِغَآءَ 0	وَجۡهِ 0	رَبِّهِ	الۡاَعۡلٰی
جس کا بدلہ دیا جائے	مگر	حاصل کرنے	رضامندی	رب اپنے کی	جو سب سے برتر ہے

بدلہ اتارتا ہے بلکہ اپنے خداوند اعلیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے دیتا ہے۔

وَ لَسَوۡفَ یَرۡضٰی ﴿۲۱﴾

ع ١ ‏ ٢١ ‏ ١٧

وَ	لَسَوۡفَ	یَرۡضٰی ☼
اور	عنقریب ضرور	وہ راضی ہوگا

اور وہ عنقریب خوش ہوجائے گا۔

وہی ہے۔ یہ فیصلہ کرنا انسان کا اپنا کام ہے کہ وہ کس راستے کو پسند کرتا ہے۔

٣) جو بدبخت اس بھلائی کو جھٹلائے گا اور اس سے منہ پھیرے گا جو رسول کی طرف سے پیش کی جارہی ہے، اس کے لیے وہ شعلہ زن آگ کا ایندھن بنے گا۔

اور جو خداترس آدمی پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے بے غرضی سے صرف اللہ کی رضا کے لیے اپنا مال راہِ خیر میں صرف کرے گا، اس کا رب اس سے راضی ہوگا اور اتنا کچھ دے گا کہ وہ خوش ہوجائے گا۔

منزل ٧

☼ افعال: یُجَنَّبُ: وہ دور رکھا جائے گا، بچالیا جائیگا، تَجۡنِیۡبٌ سے، مضارع مجہول واحد غائب مذکر۔ یُؤۡتِیۡ: وہ دیتا ہے، اِیۡتَاءٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔ یَتَزَکّٰی: وہ پاک ہوتا ہے، وہ پاکی حاصل کرتا ہے، تَزَکِّیۡ سے، ایضاً۔ یَرۡضٰی: وہ راضی ہوگا، وہ رضامند ہوگا، رِضۡوَانٌ سے، ایضاً، رَضِیَ۔ یَرۡضٰی۔

0 اسماء: الۡاَتۡقٰی: بڑا پرہیزگار/متقی، اسم تفضیل، (وَقۡیٌ (بچنا/حفاظت کرنا) سے، واؤ کو تاء سے بدلا جاتا ہے، اسی سے اِتِّقَاء. مُتَّقِی اور تَقۡوٰی وغیرہ ہے)۔ اِبۡتِغَآءَ: چاہنا، تلاش کرنا، مصدر ہے۔ وَجۡهِ: چہرہ، توجہ، رضا، خوشنودی۔

اٰیاتها ١١ | سُوْرَةُ الضُّحٰی مَكِّیَّةٌ | عدد التلاوة ٩٣ | عدد النزول ١١ | رکوعها ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

وَ الضُّحٰی ① وَ الَّیْلِ اِذَا سَجٰی ② مَا وَدَّعَكَ

وَ الضُّحٰی	وَ	الَّیْلِ	اِذَا	سَجٰی	مَا	وَدَّعَ	كَ
قسم ہے روزروشن کی	اور	رات کی	جب کہ	وہ سکون کے ساتھ چھاجائے	نہ	چھوڑا	آپ کو

آفتاب کی روشنی کی قسم اور رات (کی تاریکی) کی جب چھا جائے کہ (اے محمدؐ) تمہارے

رَبُّكَ وَ مَا قَلٰی ③ وَ لَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ

رَبُّكَ	وَ	مَا	قَلٰی	وَ	لَلْاٰخِرَةُ	خَیْرٌ	لَكَ
آپ کے پروردگار نے	اور	نہ	وہ ناراض ہوا	اور	البتہ آخرت	بہتر ہے	آپ کیلئے

پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑا اور نہ (تم سے) ناراض ہوا۔ اور آخرت تمہارے لیے پہلی

مِنَ الْاُوْلٰی ④ وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ

مِنْ	الْاُوْلٰی	وَ	لَسَوْفَ	یُعْطِیْ	كَ	رَبُّكَ
سے	اس دنیا/پہلی حالت	اور	ضرور عنقریب	دے گا	آپ کو	پروردگار آپ کا

(حالت یعنی دنیا) سے کہیں بہتر ہے۔ اور تمہیں پروردگار عنقریب وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ

فَتَرْضٰی ⑤ اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ⑥

فَ	تَرْضٰی	اَ	لَمْ	یَجِدْ	كَ	یَتِیْمًا	فَ	اٰوٰی
پھر	آپ راضی ہوجائیں گے	کیا	نہیں	اس نے پایا	آپ کو	یتیم	پس/پھر	جگہ دی

تم خوش ہو جاؤ گے۔ بھلا اس نے تمہیں یتیم پا کر جگہ نہیں دی؟ (بیشک دی)

سُوْرَةُ الضُّحٰی (دن چڑھے کی روشنی)۔

یہ سورۃ بھی مکی دور کی بالکل ابتدائی زندگی میں نازل ہوئی۔ اس کا موضوع حضور ﷺ کو اس پریشانی پر تسلی دینا ہے جو نزول وحی کا سلسلہ رک جانے سے آپ کو لاحق ہوئی تھی۔

۞ انسانی فطرت کو مدنظر رکھتے ہوئے آفاق کے شواہد سے اس حقیقت کی پردہ کشائی کی گئی ہے کہ جس طرح اس مادی دنیا میں صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لیے دن کی حرارت اور روشنی، اور رات کی خنکی اور تاریکی کی بھی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح انسان کے مخفی جواہر کو اجاگر کرنے کیلئے اسے عسر یسر، دکھ سکھ، رنج والم اور راحت دونوں طرح کے حالات سے گزرنا پڑتا ہے۔ جو زندگی کی نشوونما اور تربیت کے لیے ان امتحانوں کا مقام سمجھتے ہیں اور ان سے فوائد حاصل کرتے ہیں، ان کی اعلیٰ صلاحیتیں ان سے پروان چڑھتی ہیں۔ جو اپنی بدبختی، پست ہمتی یا ان سے عہدہ برآ ہونے کی حکمت سے ناواقف ہیں، وہ ان

○ افعال: سَجٰی: وہ چھایا، سکون پذیر ہوا، سُجُوٌّ (رات کا سنسان ہونا) سے، ماضی واحد غائب مذکر، سَجَا. یَسْجُوْ۔ وَدَّعَ: رخصت کیا، جدا کیا، اس نے چھوڑا، تَوْدِیْعٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔ قَلٰی: ناخوش ہوا، بیزار رہا، ناراض ہوا، قَلْیٌ سے، ایضاً، قَلٰی. یَقْلِیْ۔ یُعْطِیْ: وہ دے گا، اِعْطَاءٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔ تَرْضٰی: تو راضی ہوگا، مضارع واحد حاضر مذکر، رَضِیَ. یَرْضٰی۔ لَمْ یَجِدْ: اس نے نہ پایا، وَجْدٌ و وِجْدَانٌ سے، مضارع منفی بہ لم واحد غائب مذکر، وَجَدَ. یَجِدُ۔ اٰوٰی: اس نے جگہ دی، اِیْوَاءٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، (اوی مادہ)۔

○ اسماء: الضُّحٰی: چاشت کا وقت، دن چڑھے، وہ وقت جبکہ دھوپ چڑھ جائے، دھوپ کا پھیلنا اور روشن ہونا۔

وَ وَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۞ ۷ وَ وَجَدَكَ

وَ	وَجَدَ	كَ	ضَآلًّا 0	فَ	هَدٰى	وَ	وَجَدَكَ
اور	پایا	آپ کو	راستے سے ناواقف/ جویائے راہ	تو	سیدھا راستہ دکھایا	اور	پایا آپ کو

اور رستے سے ناواقف دیکھا تو سیدھا رستہ دکھایا اور تنگدست پایا

عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۞ ۸ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا

عَآئِلًا 0	فَ	اَغْنٰى	فَاَمَّا	الْيَتِيْمَ	فَلَا
تنگدست	تو	غنی کیا/ بے پرواکیا	پس جو	یتیم ہو	پس نہ

تو غنی کردیا۔ تو تم بھی یتیم پر ستم

تَقْهَرْ ۞ ۹ وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۞ ۱۰

تَقْهَرْ ◌	وَ	اَمَّا	السَّآئِلَ	فَلَا	تَنْهَرْ ◌
قہر سے پیش آئیں	اور	جو	سائل/ مانگنے والا ہو	پس نہ	جھڑکیں

نہ کرنا۔ اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا۔

وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۞ ۱۱ ع ۱ ۱۱ ۱۸

وَ	اَمَّا	بِنِعْمَةِ	رَبِّكَ	فَ	حَدِّثْ
اور	جو	نعمت ہے	آپ کے پروردگار کی	سو	بیان کرتے رہیے

اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا بیان کرتے رہنا۔

اٰیاتها ۸ (عدد التلاوۃ ۹۴) سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ مَكِّيَّةٌ (عدد النزول ۱۲) رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

سے فائدہ نہیں اٹھاتے، وہ اپنے آپ کو مقام بلند سے محروم کر لیتے ہیں۔ اس اصولی حقیقت کو بیان کرنے کے بعد حضور ﷺ کو خطاب کیا گیا ہے کہ آپ کے رب نے آپ کو ہرگز نہیں چھوڑا اور نہ آپ سے ناراض ہے بلکہ یہ اسی امتحان کا ایک حصہ ہے جو انسان کی روحانی اور اخلاقی اقدار کو اجاگر کرنے کیلئے ضروری ہے۔ پھر آپ کو بشارت دی گئی ہے کہ یہ حالات آپ کے مستقبل کے بہت بہتر دور کا مقدمہ ہیں، عنقریب رب کریم آپ کو کامرانیوں سے نوازے گا کہ آپ نہال ہوجائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، اے حبیب، آپ کو یہ پریشانی کیسے لاحق ہوگئی، ہم نے تو آپکے روز پیدائش ہی سے مسلسل مہربانیاں کی ہیں، آپ یتیم پیدا ہوئے تو پرورش اور خبرگیری کا بہترین انتظام کیا، آپ ناواقف راہ تھے تو اپنا راستہ بتایا، آپ نادار تھے تو آپ کو مالدار بنادیا۔

آخر میں فرمایا کہ ہم نے آپ پر جو احسانات کیے ہیں ان نعمتوں کا تقاضا یہ ہے کہ آپ خلق خدا کے حقوق ادا کریں، لہٰذا کسی یتیم پر سختی نہ کیجئے، کسی سوال کرنے والے کو نہ جھڑکیے اور ہمیشہ اپنے رب کی نعمتوں کا تذکرہ کرتے رہیے۔

◌ افعال: لَا تَقْهَرْ: مت دبا، مت ڈانٹ، قَهْرٌ (غلبہ کرنا) سے، نہی واحد حاضر مذکر، قَهَرَ. يَقْهَرُ۔
لَا تَنْهَرْ: تو مت جھڑک، نَهْرٌ (سائل کو جھڑکنا) سے، ایضاً، نَهَرَ. يَنْهَرُ۔

0 اسماء: ضَآلًّا: گمراہ، بے خبر، ناواقف، ضَلَالٌ سے، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ عَآئِلًا: عیال دار، تنگ دست، محتاج، (عَالَ. يَعِيْلُ) عَيْلٌ سے، ایضاً۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ ① وَ وَضَعْنَا

اَلَمْ	نَشْرَحْ	لَكَ	صَدْرَ	كَ	وَ	وَضَعْنَا
کیانہیں	ہم نے کھولا	آپ کیلئے	سینہ	آپ کا	اور	اتارا ہم نے

(اے محمدؐ) کیا ہم نے تمہارا سینہ کھول نہیں دیا؟ (بیشک کھول دیا) اور تم پر سے بوجھ

عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ ② الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ ③

عَنْكَ	وِزْرَ	كَ	الَّذِيْ	اَنْقَضَ	ظَهْرَ	كَ
آپ سے	بوجھ	آپ کا	جس نے	توڑ رکھی تھی	کمر	آپ کی

بھی اتار دیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑ رکھی تھی

وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ ④ فَاِنَّ مَعَ

وَ	رَفَعْنَا	لَكَ	ذِكْرَ	كَ	فَاِنَّ	مَعَ
اور	بلند کیا ہم نے	آپ کیلئے	ذکر	آپ کا	ہاں بے شک	ساتھ

اور تمہارا ذکر بلند کیا۔ ہاں ہاں مشکل کے ساتھ آسانی بھی

الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ ⑤ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ؕ ⑥

الْعُسْرِ	يُسْرًا	اِنَّ	مَعَ	الْعُسْرِ	يُسْرًا
مشکل کے	آسانی بھی ہے	بیشک	ساتھ	مشکل کے	آسانی ہے

ہے (اور) بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ ⑦ وَ اِلٰى رَبِّكَ

فَ	اِذَا	فَرَغْتَ	فَ	اِنْصَبْ	وَاِلٰى	رَبِّكَ
پس	جب	فارغ ہوں	تو	محنت کیجئے (عبادت میں)	اور طرف	اپنے پروردگار کی

توجب فارغ ہوا کرو تو (عبادت میں) محنت کیا کرو اور اپنے پروردگار

منزل ۷

⊙ افعال: لَمْ نَشْرَحْ: (کیا) ہم نے نہیں کھول دیا، شَرْحٌ سے، مضارع منفی بہ لم جمع متکلم، شَرَحَ۔ يَشْرَحُ۔ وَضَعْنَا: ہم نے اتارا/ دور کیا، وَضْعٌ سے، ماضی جمع متکلم، وَضَعَ۔ يَضَعُ۔ اَنْقَضَ: اس نے توڑا، اِنْقَاضٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔ فَرَغْتَ: تو فارغ ہو، فَرَاغٌ سے، ماضی واحد حاضر مذکر، فَرَغَ۔ يَفْرُغُ۔ اِنْصَبْ: تو محنت کر/ مشقت اٹھا، نَصَبٌ (تھک جانا/ محنت کرنا) سے، امر حاضر واحد مذکر، نَصِبَ۔ يَنْصَبُ۔

0 اسماء: صَدْرَ: سینہ۔ وِزْرَ: بوجھ۔ الْعُسْرِ: تنگی، مشکل، دشواری۔ يُسْرًا: آسانی۔

سُوْرَةُ الشَّرْح (اَلَمْ نَشْرَح)

الشَّرْح: کھولنا، تسکین پانا۔

یہ سورۃ بھی اسی زمانہ میں نازل ہوئی جس میں سورۃ الضحیٰ۔ اس کا موضوع بھی حضور ﷺ کو دعوت کے ابتدائی مراحل میں جو مشکلات درپیش تھیں، ان پر تسلی دینا ہے۔ یہ حالات بجائے خود حضورؐ کی زندگی میں نیا انقلاب لا رہے تھے جن کا آپ کو پہلے سے اندازہ نہ تھا۔ کیونکہ جب آپ نے لوگوں کو توحید کی دعوت دی تو دیکھتے ہی دیکھتے پورا معاشرہ آپ کا دشمن بن گیا، قدم قدم پر آپ کیلیے مشکلات کے دروازے کھل گئے۔ لیکن تدریجاً آپ میں ان مشکلات پر قابو پانے اور ان کا مقابلہ کرنیکی صلاحیت پیدا ہوگئی۔ ان حالات میں یہ سورۃ نازل ہوئی جس میں آپ کے درجات میں بلندی اور مستقبل میں کامرانیوں کی بشارت ہے۔

۞ اس میں سب سے پہلے حضورؐ کو تین بڑی نعمتوں کی بشارت دی، جنکی موجودگی میں آپؐ کو گھبرانے اور دل شکستہ ہونیکی ضرورت نہیں۔

۱) شرح صدر کی نعمت یعنی ہدایت وحکمت اور صبر وتحمل عطا کیے گئے۔

۲) آپ کے اوپر سے وہ بھاری بوجھ اتار دیا جو نبوت سے پہلے آپ کی کمر توڑے ڈال رہا تھا۔ (یعنی جاہلیت کی ضلالت وگمراہی

فَارْغَبْ ۸
فَارْغَبْ
رغبت کیجئے
کی طرف متوجہ ہوجایا کرو۔

آیاتھا ۸ (عدد التلاوۃ ۹۵) سُوْرَۃُ التِّیْنِ مَکِّیَّۃٌ (عدد النزول ۲۸) رکوعھا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

وَ التِّیْنِ وَ الزَّیْتُوْنِ ۱ وَ طُوْرِ سِیْنِیْنَ ۲

وَ	التِّیْنِ	وَ	الزَّیْتُوْنِ	وَ	طُوْرِ	سِیْنِیْنَ
قسم ہے	انجیر کی	اور	زیتون کی	اور	طور	سینا کی

انجیر کی قسم اور زیتون کی اور طورِ سینین کی

وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ۳ لَقَدْ خَلَقْنَا

وَ	هٰذَا	الْبَلَدِ	الْاَمِیْنِ	لَقَدْ	خَلَقْنَا
اور	اس	شہر	امن والے کی (مکہ)	تحقیق	پیدا کیا ہم نے

اور اس امن والے شہر کی کہ ہم نے انسان کو بہت

الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۴ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ

الْاِنْسَانَ	فِیْ	اَحْسَنِ	تَقْوِیْمٍ	ثُمَّ	رَدَدْنَا	هُ
انسان کو	میں	بہت اچھی	ساخت/سانچے	پھر	لوٹایا ہم نے	اسکو

اچھی صورت میں پیدا کیا ہے۔ پھر (رفتہ رفتہ) اس (کی حالت)

ع ۱ / ۸ / ۱۹

کی فکر و پریشانی سے نجات)
۳) تیسری رفع ذکر کی بہت بڑی نعمت جو پہلے کسی بندے کو عطا نہیں ہوئی۔
اس کے بعد رب کائنات اپنے بندے اور رسول ﷺ کو یہ تسلی دے رہے ہیں کہ مشکلات کا دور بہت زیادہ لمبا نہیں ہے بلکہ اس تنگی کے ساتھ فراخی کا دور آرہا ہے۔ دعوت و تبلیغ کی راہ میں جو مشکلات آپ کو درپیش ہیں ان کی سختیوں کا مقابلہ کرنے کی طاقت آپکے اندر اس چیز سے پیدا ہوگی کہ جب آپ اس دعوت کے کام سے فارغ ہوں تو عبادت اور ریاضت کی مشقت میں لگ جائیں، ہر چیز سے بے نیاز ہو کر صرف اپنے رب سے نسبت پیدا کریں۔ ایسی ہی ہدایات پہلے بھی سورۂ مزمل میں دی گئی تھیں۔

سُوْرَۃُ التِّیْنِ (انجیر)۔
یہ مکی دور کے ابتدائی زمانہ میں نازل شدہ سورتوں میں سے ہے، کیونکہ اس دور میں نازل ہونے والی سورتوں کا سا انداز بیان ہے، جس میں اختصار کیساتھ آخرت میں جزا اور سزا

٭ **افعال:** اِرْغَبْ: خواہش کر، رغبت کر، رَغْبَۃٌ سے، امر واحد حاضر مذکر، رَغِبَ. یَرْغَبُ۔ رَدَدْنَا: ہم نے لوٹایا، ہم نے پھیر دیا، رَدٌّ سے، ماضی جمع متکلم، رَدَّ. یَرُدُّ۔

0 **اسماء:** اَلتِّیْنُ: انجیر۔ اَلزَّیْتُوْنُ: زیتون؛ ایک درخت۔ (اَلتِّیْن و الزَّیْتُوْن سے مراد شام و فلسطین اور طور سینا کا علاقہ بھی لیا جاتا ہے کیونکہ یہ وہاں بکثرت پائے جاتے ہیں)۔ اَلْاَمِیْنُ: امن والا، اَمْنٌ سے، صیغہ صفت، اَلْبَلَدُ الْاَمِیْنُ: امن والا شہر یعنی مکہ مکرمہ۔ اَحْسَنُ: زیادہ اچھی، بہتر، حَسَنٌ سے اسم تفضیل۔ تَقْوِیْمٌ: درست کرنا، ٹھیک کرنا، مصدر ہے۔

اَسۡفَلَ سٰفِلِيۡنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا

اَسۡفَلَ ٥	سٰفِلِيۡنَ ٥	اِلَّا	الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡا
بہت نیچے	نیچے والوں سے/پستی میں	سوائے/مگر	وہ لوگ جو	ایمان لائے

کو (بدل کر) پست سے پست کر دیا۔ مگر جو لوگ ایمان لائے

وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمۡ اَجۡرٌ غَيۡرُ

وَ	عَمِلُوۡا	الصّٰلِحٰتِ	فَ	لَهُمۡ	اَجۡرٌ	غَيۡرُ
اور	عمل کیے	نیک	پس	ان کے لیے	بدلہ ہے	نہ

اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لیے بے انتہا

مَمۡنُوۡنٍ ؕ﴿۶﴾ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعۡدُ بِالدِّيۡنِ ؕ﴿۷﴾

مَمۡنُوۡنٍ	فَمَا	يُكَذِّبُكَ ❶	بَعۡدُ	بِالدِّيۡنِ
ختم ہونے والا	پس کیوں	جھٹلاتا ہے تو	اس کے بعد	جزا کے دن کو

اجر ہے۔ تو (اے آدم زادو!) پھر تو جزا کے دن کو کیوں جھٹلاتا ہے؟

ع ۱ ۸ ۲۰

اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِاَحۡكَمِ الۡحٰكِمِيۡنَ ﴿۸﴾

اَ	لَيۡسَ	اللّٰهُ	بِاَحۡكَمِ ٥	الۡحٰكِمِيۡنَ ٥	
کیا	نہیں ہے	اللہ	بڑا حاکم	سب حاکموں سے	

کیا اللہ سب سے بڑا حاکم نہیں ہے؟

اٰیاتها ۱۹ — (عدد التلاوة ۹۶) سُوۡرَةُ الۡعَلَقِ مَكِّيَّةٌ (عدد النزول ۱) — رکوعها ۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

کی ضرورت واضح کی گئی ہے۔ اس کا موضوع بھی جزا و سزا کا اثبات ہے۔

۞ سب سے پہلے انبیاءؑ کے ظہور کے مقدس مقامات فلسطین، طور سینا اور مکہ مکرمہ کی قسم کھا کر بطور دلیل فرمایا گیا ہے کہ اللہ نے انسان کو بہترین ساخت میں پیدا کیا، اس کے اندر نبوت جیسے بلند ترین منصب کے حامل لوگ پیدا ہوئے۔ لیکن اشرف المخلوقات ہونے کے باوجود کچھ انسان وہ ہیں جو اس بہترین ساخت میں پیدا ہونے کے باوجود برائی کی طرف مائل ہیں اور اخلاقی پستی میں گرنے کے بعد وہاں تک پہنچ گئے جہاں ان سے زیادہ نیچ کوئی دوسری مخلوق نہیں۔ دوسرے وہ ہیں جو ایمان و عمل صالح کا راستہ اختیار کر کے ان بلندیوں تک جاتے ہیں جہاں فرشتے بھی ان سے رشک کرتے ہیں۔ اب جبکہ انسانوں کی یہ مختلف اقسام ہیں تو مرنے کے بعد جزائے اعمال کا کیسے انکار کیا جا سکتا ہے؟ اگر پستی میں گرنے والوں کو کوئی سزا اور بلندی پر چڑھنے والوں کو کوئی جزا

٥ اسماء: اَسۡفَلَ: بہت نیچے، اسم تفضیل کا صیغہ۔ سٰفِلِيۡنَ: پست، سَافِلٌ کی جمع، اسم فاعل۔ اَحۡكَمِ: بڑا حاکم، (حُكۡمٌ سے) اسم تفضیل۔ الۡحٰكِمِيۡنَ: حاکم، حَاكِمٌ کی جمع، اسم فاعل۔

❶ مَا يُكَذِّبُكَ یعنی کیا چیز تجھ سے تکذیب کرا رہی ہے، سادہ مفہوم میں: تو کیوں جھٹلاتا ہے۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۚ ①

اِقْرَاْ ◎	بِ	اِسْمِ	رَبِّكَ	الَّذِيْ	خَلَقَ
پڑھیے	ساتھ	نام	اپنے پروردگار کے	جس نے	پیدا کیا

(اے محمدؐ) اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھو جس نے (عالم کو) پیدا کیا۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ ② اِقْرَاْ

خَلَقَ	الْاِنْسَانَ	مِنْ	عَلَقٍ ○	اِقْرَاْ
پیدا کیا	انسان کو	سے	جمے ہوئے خون	پڑھیے

جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا۔ پڑھو

وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ ③ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ ④

وَ	رَبُّكَ	الْاَكْرَمُ	الَّذِيْ	عَلَّمَ	بِالْقَلَمِ
اور	پروردگار آپ کا	بڑا کریم ہے	جس نے	سکھایا	قلم کے ذریعے

اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۭ ⑤ كَلَّآ اِنَّ

عَلَّمَ	الْاِنْسَانَ	مَا	لَمْ	يَعْلَمْ ◎	كَلَّا	اِنَّ
اس نے سکھائیں	انسان کو	وہ باتیں جو	نہیں	جانتا تھا	ہرگز نہیں	بیشک

اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جن کا اس کو علم نہ تھا۔ مگر انسان

الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۙ ⑥ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۭ ⑦

الْاِنْسَانَ	لَيَطْغٰى ◎	اَنْ	رَاٰ	هُ	اِسْتَغْنٰى
انسان	سرکش ہوجاتا ہے	جب کہ	دیکھتا ہے	اپنے آپ کو	بے پروا/غنی

سرکش ہوجاتا ہے جبکہ اپنے تئیں غنی دیکھتا ہے۔

منزل ۷

نہ ہو اور دونوں کا انجام یکساں ہو تو اسکا یہ مطلب ہے کہ خدا کی خدائی میں کوئی انصاف نہیں ہے۔ حالانکہ انسان کی فطرت اور عقل کا تقاضا یہ ہے کہ یہ کیسے تصور کیا جا سکتا ہے کہ اللہ جو سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے وہ انصاف نہ کرے؟

سُوْرَةُ الْعَلَق (جما ہوا خون)۔ اس سورۃ کی ابتدائی پانچ آیات سے نزولِ وحی کا آغاز ہوا یعنی سب سے پہلے غارِ حرا میں حضور ﷺ پر نازل ہوئیں، باقی آیات اس وقت نازل ہوئیں جبکہ حضورؐ نے حرم میں نماز پڑھنی شروع کی اور ابوجہل نے حضورؐ کو دھمکیاں دے کر نماز سے روکنے کی کوشش کی۔

۞ آیت ۱ تا ۵ میں حضورؐ سے ارشاد ہے کہ آپ اس رب کے نام سے جو پوری کائنات کا خالق ہے، اللہ کا فرمان پڑھیں۔ اس نے انسان کو خون کے ایک تھکے سے پیدا کیا اور وہ اس کو دوبارہ بھی پیدا کر سکتا ہے۔ لوگوں کو اپنے رب کا احسان یاد دلاؤ کہ اس نے ان پڑھوں پر یہ بہت بڑا احسان کیا، اس نے انکی تعلیم

◎ **افعال:** اِقْرَءْ: تو پڑھ، قِرَاءَةٌ سے، امر واحد حاضر مذکر، قَرَءَ. يَقْرَءُ۔ لَمْ يَعْلَمْ: وہ نہیں جانتا تھا، عِلْمٌ سے، مضارع منفی بہ لم واحد غائب مذکر، عَلِمَ. يَعْلَمُ۔ يَطْغٰى: وہ سرکشی کرتا ہے، طُغْيَانٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر، طَغٰى. يَطْغٰى، لَيَطْغٰى: وہ سرکش ہو جاتا ہے، اس میں لَ لام لازم ہے۔

○ **اسماء:** عَلَقٍ: خون کا لوتھڑا، جما ہوا خون۔

اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرُّجْعٰی ⑧ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ

اِنَّ	اِلٰی	رَبِّکَ	الرُّجْعٰی	اَرَءَیْتَ	الَّذِیْ
تحقیق	طرف	آپ کے پروردگار کی	لوٹ کر جانا ہے	بھلا تو نے دیکھا ہے	اس شخص کو جو

کچھ شک نہیں کہ (اس کو) تمہارے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا

یَنْھٰی ⑨ عَبْدًا اِذَا صَلّٰی ⑩ اَرَءَیْتَ اِنْ

یَنْھٰی ⊖	عَبْدًا	اِذَا	صَلّٰی	اَرَءَیْتَ	اِنْ
منع کرتا ہے	ایک بندے کو	جب	وہ نماز پڑھتا ہے	بھلا دیکھو	اگر

جو منع کرتا ہے (یعنی) ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھنے لگتا ہے۔ بھلا دیکھو تو اگر یہ

کَانَ عَلَی الْھُدٰٓی ⑪ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی ⑫

کَانَ	عَلٰی	الْھُدٰی	اَوْ	اَمَرَ ⊖	بِالتَّقْوٰی
یہ ہو	پر	راہِ راست	یا	حکم کرے	پرہیزگاری کا

راہِ راست پر ہو یا پرہیزگاری کا حکم کرے (تو منع کرنا کیسا)۔

اَرَءَیْتَ اِنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰی ⑬ اَلَمْ یَعْلَمْ

اَرَءَیْتَ	اِنْ	کَذَّبَ	وَ	تَوَلّٰی	اَلَمْ	یَعْلَمْ
بھلا دیکھو	اگر	اس نے جھٹلایا (حق کو)	اور	منہ موڑا	کیا نہیں	وہ جانتا

اور دیکھو تو اگر اس نے دینِ حق کو جھٹلایا اور اس سے منہ موڑا (تو کیا ہوا)۔ کیا اس کو معلوم نہیں

بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی ⑭ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ ۵

بِاَنَّ	اللّٰهَ	یَرٰی	کَلَّا	لَئِنْ ⊙	لَمْ	یَنْتَهِ ⊖
کہ	اللہ	دیکھ رہا ہے	ہرگز نہیں	اگر	نہ	وہ باز آیا

کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ دیکھو، اگر وہ باز نہ آئے گا

کے لیے قلم کو ذریعہ بنایا اور ان کو وہ باتیں بتائیں جو وہ نہیں جانتے تھے۔

۞ آیت ۶ تا ۸ میں قریش کے سرکش لیڈروں کو ملامت فرمائی کہ وہ مال وجاہ کے غرور میں مبتلا ہو کر اپنے خدا سے بے نیاز ہو گئے ہیں، حالانکہ آخرکار ان کو اللہ کے حضور حاضر ہونا ہے اور اپنے تمام اعمال کا حساب دینا ہے۔

۞ آیت ۹ تا ۱۴ میں ان سرکشوں کو خاص طور پر تنبیہ کی گئی کہ جب اللہ کا رسول ہدایت پر ہے اور تقویٰ کی بات بتا رہا ہے تو یہ سرکش ہٹ دھرمی سے جانتے بوجھتے اس دعوت کا انکار کیوں کر رہے ہیں۔ ان سرکشوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ ان کی تمام گستاخانہ حرکتیں دیکھ رہا ہے اور ان کا انجام کیا ہو سکتا ہے۔

⊖ افعال: یَنْھٰی: وہ منع کرتا ہے، نَھْیٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر، نَھٰی. یَنْھٰی۔ اَمَرَ: اس نے حکم دیا، (اگر) حکم کرے، اَمْرٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، اَمَرَ. یَاْمُرُ۔ لَمْ یَنْتَهِ: وہ باز نہ آیا، (اگر) وہ نہ رکے، اِنْتِھَاءٌ سے، مضارع منفی بہ لم واحد غائب مذکر۔

⊙ حروف: لَئِنْ: (لَ. اِنْ) اگر، لَ زائدہ، اِنْ شرطیہ۔

لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۝۱۵ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝۱۶

لَنَسْفَعًا	بِالنَّاصِيَةِ	نَاصِيَةٍ	كَاذِبَةٍ	خَاطِئَةٍ
ہم ضرور گھسیٹیں گے	پیشانی کے بالوں سے	پیشانی	جھوٹی	خطاکار

تو ہم (اس کی) پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے یعنی اس جھوٹے خطاکار کی پیشانی کے بال۔

فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ۝۱۷ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۝۱۸ كَلَّا

فَ	لِيَدْعُ	نَادِيَ	هُ	سَنَدْعُ	الزَّبَانِيَةَ	كَلَّا
پس	چاہیے کہ بلالے	یاروں کی مجلس	اپنے	ہم بھی بلائیں گے	دوزخ کے فرشتوں کو	ہرگز نہیں

تو وہ اپنے یاروں کی مجلس کو بلالے ہم بھی اپنے موکلان دوزخ کو بلائیں گے۔ دیکھو،

ع ۱ / ۱۹ / ۲۱ — السجدة ۱۴

لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ ۝۱۹

لَا	تُطِعْ	هُ	وَ	اُسْجُدْ	وَ	اِقْتَرِبْ
نہ	مانیں بات	اس کی	اور	سجدہ کریں	اور	قرب حاصل کریں (اللہ کا)

اس کا کہنا ماننا اور سجدہ کرنا اور (اللہ کا) قرب حاصل کرتے رہنا۔

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ

آیاتها ۵ — عدد الترتیب ۹۷ — عدد النزول ۲۵ — رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝۱ وَمَآ اَدْرٰىكَ

اِنَّا	اَنْزَلْنَا	هُ	فِيْ	لَيْلَةِ	الْقَدْرِ	وَ	مَا	اَدْرٰكَ
تحقیق	ہم نے نازل کیا	اسے	میں	رات	قدر کی	اور	کیا	جانو تم

ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل (کرنا شروع) کیا۔ اور تمہیں کیا معلوم

۞ آیت ۱۵ تا ۱۹ میں مزید فرمایا جا رہا ہے کہ اگر وہ ان حرکتوں سے باز نہ آئے تو ان کو پیشانیوں کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے۔

حضور ﷺ سے فرمایا جا رہا ہے کہ آپ ان کی بیہودگیوں کی پرواہ نہ کریں، اس کی عبادت اور سجدہ کریں، اپنے رب سے قریب تر ہو جائیں۔

سُوْرَةُ الْقَدْرِ (اندازہ، عظمت، طاقت)۔

اس کا موضوع لوگوں کو قرآن کی عظمت و اہمیت بتاتا ہے۔ قرآن کی ترتیب میں اس کو سورۂ علق کے بعد رکھنا اس بات کی علامت ہے کہ یہ ایک تقدیر ساز رات میں نازل ہوئی، یہ کیسی جلیل القدر کتاب ہے کہ اس کا نزول اس کی عظمت پر دلالت کرتا ہے۔

۞ افعال: لَنَسْفَعًا: (لَنَسْفَعَنْ) ہم ضرور گھسیٹیں گے، سَفْعٌ سے، مضارع بانون تاکید خفیفہ جمع متکلم، سَفَعَ. يَسْفَعُ۔ لِيَدْعُ: چاہیے کہ وہ بلائے، دَعْوَةٌ سے، امر واحد غائب مذکر، دَعَا. يَدْعُوْ۔ نَدْعُ: ہم بلائیں گے، مضارع جمع متکلم، دَعَا. يَدْعُوْ، (اصل میں نَدْعُوْا)۔

اُسْجُدْ: تو سجدہ کر، سُجُوْدٌ سے، امر واحد حاضر مذکر، سَجَدَ. يَسْجُدُ۔

0 اسماء: نَاصِيَةٌ: پیشانی، پیشانی کے بال۔ خَاطِئَةٌ: گناہ کرنے والی، (سمع) خَطَاءٌ سے، اسم فاعل (واحد مؤنث)۔ نَادِيَ: مجلس، یار دوست۔ الزَّبَانِيَةَ: دوزخ کے فرشتے، دھکیلنے والے، سپاہی، یہ (ضرب) زَبْنٌ (ہٹانا، ایک طرف کرنا، دھکیلنا) سے ماخوذ ہے، زِبْنِيَةٌ واحد۔

مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ② لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ

مِنْ	خَيْرٌ	الْقَدْرِ	لَيْلَةُ	الْقَدْرِ	لَيْلَةُ	مَا
سے	بہتر ہے	قدر	شب	قدر کی	رات	کیا ہے

کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینے سے

اَلْفِ شَهْرٍ ③ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ

الرُّوْحُ	وَ	الْمَلٰٓئِكَةُ	تَنَزَّلُ	شَهْرٍ	اَلْفِ
روح/جبریل	اور	فرشتے	نازل ہوتے ہیں	مہینوں	ہزار

بہتر ہے۔ اس میں روح (الامین) اور فرشتے ہر کام (کے

فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ④ سَلٰمٌ

سَلٰمٌ	اَمْرٍ	كُلِّ	مِنْ	رَبِّهِمْ	اِذْنِ	بِ	فِيْهَا
سلامتی ہے	حکم/کام کے	ہر	سے/واسطے	پروردگار اپنے	حکم	سے	اس میں

انتظام) کے لیے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتے ہیں۔ یہ (رات) طلوع صبح تک

هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ⑤

الْفَجْرِ	مَطْلَعِ	حَتّٰى	هِيَ
فجر	طلوع	تک	یہ

(امان اور) سلامتی ہے۔

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ — آیاتہا ۸ — رکوعہا ۱ — عدد التلاوۃ ۹۸ — عدد النزول ۱۰۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

فرمایا کہ اس کا نزول لیلۃ القدر میں ہوا۔ اس لیلۃ القدر کی عظمت اور شان یہ ہے کہ یہ ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ گویا اس رات میں بنی نوع انسان کے لیے خیر اور بھلائی کا اتنا بڑا کام ہوا جو انسانی تاریخ کے کسی دور میں بھی نہ ہو سکا۔ اس مبارک رات میں فرشتے اور حضرت جبریل علیہ السلام اپنے رب کے اذن سے ہر حکم لے کر اترتے ہیں۔ یہ رات سراسر انسانوں کے لیے سلامتی ہے، طلوع فجر تک۔

منزل ۷

افعال: تَنَزَّلُ: وہ نازل ہوتی ہے، (فرشتے اور روح) نازل ہوتے/اترتے ہیں، تَنَزُّلٌ سے، مضارع واحد غائب مؤنث، ایک تاء محذوف ہے۔

اسماء: الْقَدْرِ: بڑائی، عظمت، لَيْلَةُ الْقَدْرِ: برکت و عظمت کی رات، وہ رات جس میں بڑے بڑے کاموں کا تقدیری فیصلہ کیا جاتا ہے۔
خَيْرٌ: بہتر۔ اَلْفِ: ہزار، اسم عدد۔ شَهْرٍ: مہینہ، شُهُوْرٌ جمع۔ اِذْنِ: حکم، اجازت، مشیت/ارادہ۔ اَمْرٍ: حکم، کام، معاملہ۔
مَطْلَعِ: نکلنا، طلوع ہونا، طلوع، مصدر (میمی)۔

لَمۡ يَكُنِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ

اَهۡلِ	مِنۡ	كَفَرُوۡا	الَّذِيۡنَ	يَكُنۡ ◌	لَمۡ
اہل	سے	کافر ہیں	وہ لوگ جو	تھے	نہیں

جو لوگ کافر ہیں (یعنی) اہل کتاب اور مشرک وہ (کفر سے) باز آنے

الۡكِتٰبِ وَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ مُنۡفَكِّيۡنَ حَتّٰى

حَتّٰى	مُنۡفَكِّيۡنَ 0	الۡمُشۡرِكِيۡنَ	وَ	الۡكِتٰبِ
یہاں تک کہ	باز آنے والے	مشرکین	اور	کتاب

والے نہ تھے جب تک کہ ان کے پاس

تَاۡتِيَهُمُ الۡبَيِّنَةُ ۙ ۱ رَسُوۡلٌ مِّنَ اللّٰهِ

اللّٰهِ	مِنۡ	رَسُوۡلٌ	الۡبَيِّنَةُ 0	تَاۡتِيَهُمۡ ◌
اللہ کی	طرف سے	رسول	کھلی دلیل	آتی ان کے پاس

کھلی دلیل (نہ) آتی۔ (یعنی) اللہ کے پیغمبر

يَتۡلُوۡا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ ۲ فِيۡهَا كُتُبٌ

كُتُبٌ	فِيۡهَا	مُطَهَّرَةً 0	صُحُفًا	يَتۡلُوۡا
لکھی ہیں	جن میں	پاک	اوراق/صحیفے	جو پڑھتے ہیں

جو پاک اوراق پڑھتے ہیں، جن میں مستحکم (آیتیں)

قَيِّمَةٌ ؕ ۳ وَ مَا تَفَرَّقَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا

اُوۡتُوۡا ◌	الَّذِيۡنَ	تَفَرَّقَ	مَا	وَ	قَيِّمَةٌ 0
دی گئی	وہ لوگ جن کو	متفرق ہوئے	نہیں	اور	مستحکم باتیں

لکھی ہوئی ہیں۔ اور اہل کتاب جو متفرق (و مختلف) ہوئے

مسلسل ۷

سُوۡرَةُ الۡبَيِّنَة (کھلی دلیل)۔ اس سورۃ کے مکی یا مدنی ہونے میں مفسرین میں اختلاف ہے، بعض اس کو مکی اور بعض مدنی قرار دیتے ہیں۔ اسکے مضمون کے مطابق ایسی کوئی علامت نہیں جو اسکے مکی یا مدنی ہونے کی طرف اشارہ کرتی ہو۔

اس کا موضوع اس بات کو سمجھانا ہے کہ اس پاک کتاب کے ساتھ ایک رسول کا بھیجنا کیوں ضروری تھا۔

۞ اہل کتاب اور دنیا کے تمام کافر اور مشرک جس کفر میں مبتلا تھے اس کفر کی حالت سے ان کا نکلنا ممکن نہ تھا کہ ایک رسول ایسا بھیجا جائے جو خود اپنی رسالت پر دلیل روشن ہو اور جو پاکیزہ صحیفے پڑھ کر سنائے۔

تمام انبیاءؑ کا طریقہ ایک ہی رہا ہے، یکسو اور ایک رخ ہو کر اللہ کی عبادت کرنا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، یہی سچا دین ہے۔

اللہ کی طرف سے واضح ہدایات آنے کے بعد کفر و شرک کا رویہ اختیار کرنے والے اللہ کے نزدیک شَرُّ الۡبَرِيَّة (بدترین

◌ **افعال**: لَمۡ يَكُنۡ : نہ تھے، وہ نہیں تھے، كَوۡنٌ سے، مضارع منفی بہ لم واحد غائب مذکر، كَانَ. يَكُوۡنُ. تَاۡتِيۡ : وہ آئے، وہ آتی، اِتۡيَانٌ سے، مضارع واحد غائب مؤنث، اَتٰى. يَاۡتِيۡ. اُوۡتُوۡا : وہ دیئے گئے، ان کو دیا گیا، اِيۡتَاءٌ سے، ماضی مجہول جمع غائب مذکر، اٰتٰى. يُؤۡتِيۡ.

0 **اسماء**: مُنۡفَكِّيۡنَ : جدا ہونے والے، باز رہنے والے، کفر سے باز آنے والے، مُنۡفَكٌّ واحد، اسم فاعل۔ الۡبَيِّنَة: کھلی نشانی، وضاحت، واضح دلالت۔ مُطَهَّرَةً: پاک، پاک کی ہوئی، تَطۡهِيۡرٌ سے، اسم مفعول (واحد مؤنث)۔ قَيِّمَةٌ: مضبوط، درست، مستحکم، صیغہ صفت۔

الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ

الْكِتٰبَ	اِلَّا	مِنْۢ بَعْدِ	مَا	جَآءَتْ	هُمُ
کتاب	مگر	اس کے بعد	کہ	آگئی	انکے پاس

ہیں تو دلیل واضح کے آجانے کے بعد

الْبَيِّنَةُ ۝۴ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ

الْبَيِّنَةُ	وَ	مَا	اُمِرُوْا	اِلَّا	لِيَعْبُدُوْا	اللّٰهَ
دلیل واضح	اور	نہیں	حکم ہوا انہیں	مگر	یہ کہ عبادت کریں	اللہ کی

(ہوئے ہیں)۔ اور ان کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ وہ اخلاص کے ساتھ

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ۬ حُنَفَآءَ وَ يُقِيْمُوا

مُخْلِصِيْنَ 0	لَهُ	الدِّيْنَ	حُنَفَآءَ 0	وَ	يُقِيْمُوْا
اخلاص کے ساتھ	اسی کے لیے	عبادت/اطاعت	یکسو ہو کر	اور	وہ قائم کریں

اللہ کی عبادت کریں (اور) یکسو ہو کر اور نماز

الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ

الصَّلٰوةَ	وَ	يُؤْتُوْا	الزَّكٰوةَ	وَ	ذٰلِكَ
نماز	اور	دیتے رہیں	زکوٰۃ	اور	یہی

پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور یہی

دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝۵ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

دِيْنُ	الْقَيِّمَةِ	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
دین ہے	سچا/مضبوط	بیشک	جو لوگ	کافر ہیں

سچا دین ہے۔ جو لوگ کافر ہیں

منزل ۷

مخلوق) ہیں۔
اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ خَيْرُ الْبَرِيَّة (بہترین مخلوق) ہیں۔ یہ سدا بہار جنتوں میں رہیں گے، اللہ ان سے راضی اور یہ اللہ سے راضی۔ یہ سب ان لوگوں کے لیے ہے جن کے دلوں میں اللہ کا ڈر ہو۔

افعال: **اُمِرُوْا**: ان کو حکم دیا گیا، ماضی مجہول جمع غائب مذکر، اَمَرَ۔ يَأْمُرُ۔ **لِيَعْبُدُوْا**: یہ کہ عبادت کریں، عِبَادَةٌ سے، مضارع (منصوب) جمع غائب مذکر، عَبَدَ۔ يَعْبُدُ۔ **يُقِيْمُوْا**: وہ قائم کریں، ٹھیک ٹھیک ادا کریں، اِقَامَةٌ سے، مضارع (منصوب) جمع غائب مذکر۔ **يُؤْتُوْا**: وہ دیں/دیتے رہیں، اِيْتَاءٌ سے، مضارع (منصوب) جمع غائب مذکر۔

0 **اسماء:** **مُخْلِصِيْنَ**: خالص اللہ کی اطاعت کرنے والے، اِخْلَاصٌ سے، مُخْلِصٌ واحد، اسم فاعل۔ **حُنَفَآءَ**: سچے مسلمان، یکسو، اللہ کی طرف مائل ہونے والے، دینِ ابراہیم والے، حَنِيْفٌ کی جمع، صفت مشبہ کا صیغہ، حنیف حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ہے۔

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْ					
مِنْ	اَهْلِ	الْكِتٰبِ	وَ	الْمُشْرِكِيْنَ	فِيْ
سے	اہل	کتاب	اور	مشرکین	میں (ہونگے)
(یعنی) اہل کتاب اور مشرک					
نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ					
نَارِ	جَهَنَّمَ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	اُولٰٓئِكَ	
آگ	دوزخ کی	ہمیشہ رہیں گے	اس میں	یہی لوگ	
وہ دوزخ کی آگ میں پڑیں گے (اور) ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ یہ لوگ					
هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ؕ ۞٦ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا					
هُمْ	شَرُّ	الْبَرِيَّةِ ٥	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
وہ	بدترین	خلائق ہیں	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے
سب مخلوق سے بدتر ہیں۔ (اور) جو لوگ ایمان لائے اور نیک					
وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ					
وَ	عَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ	اُولٰٓئِكَ	هُمْ	خَيْرُ
اور	عمل کیے	نیک	وہی لوگ	وہ	بہترین
عمل کرتے رہے وہ تمام مخلوق سے					
الْبَرِيَّةِ ؕ ۞٧ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ					
الْبَرِيَّةِ	جَزَآؤُهُمْ ٥	عِنْدَ	رَبِّهِمْ	جَنّٰتُ	
خلائق ہیں	بدلہ/صلہ ان کا	ہاں/نزدیک	پروردگار ان کے	باغ ہیں	
بہتر ہیں۔ ان کا صلہ ان کے پروردگار کے ہاں ہمیشہ					

٥ اسماء: الْبَرِيَّةِ: مخلوق، دنیا/خلق، بَرْءٌ سے جسکے معنی عدم سے وجود میں لانے کے ہیں، اسم مشتق (صیغہ صفت مفعولی)۔

جَزَآؤُهُمْ: بدلہ ان کا یا صلہ ان کا۔

عَدْنٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

عَدْنٍ ٥	تَجْرِىْ ۞	مِنْ	تَحْتِ	هَا	الْاَنْهٰرُ ٥
ہمیشہ رہنے/ہمیشگی کے	بہتی ہیں	سے	نیچے	ان کے	نہریں

رہنے کے باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں،

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

خٰلِدِيْنَ ٥	فِيْهَا	اَبَدًا	رَضِىَ	اللّٰهُ	عَنْهُمْ
رہا کریں گے	ان میں	ہمیشہ	خوش ہوا	اللہ	ان سے

ابدالآباد ان میں رہیں گے۔ اللہ ان سے خوش

وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِىَ رَبَّهٗ ﴿٨﴾ ع ١ ٨ ٢٣

وَ	رَضُوْا ۞	عَنْهُ	ذٰلِكَ	لِمَنْ	خَشِىَ ۞	رَبَّهٗ
اور	وہ راضی ہوئے	اس سے	یہ	اس کیلئے ہے جو	ڈرتا رہا	پروردگار اپنے سے

اور وہ اس سے خوش۔ یہ (صلہ) اس کے لیے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرتا رہا۔

آیاتہا ٨ — (عدد الکلمات ٩٩) سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ (عدد الحروف ٩٣) — رکوعہا ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿١﴾ لا

اِذَا	زُلْزِلَتْ ۞	الْاَرْضُ	زِلْزَالَ ٥	هَا
جب	ہلا ڈالی جائے گی	زمین	بھونچال سے	اسکے/اپنے

جب زمین بھونچال سے ہلا دی جائے گی۔

سُوْرَةُ الزَّلْزَلَة (یاالزِّلْزَال)
زلزلہ/بھونچال۔
یہ سورۃ بعض کے نزدیک مدنی ہے اور بعض اس کو مکی کہتے ہیں۔
اس کا مرکزی موضوع قیامت کا زلزلہ اور اس کے احوال ہیں، موت کے بعد دوسری زندگی ہے، اس میں سب اعمال کا کچا چٹھا انسان کے سامنے آجائے گا جو اس نے اس دنیا میں کیے۔
۞ سب سے پہلے تین آیات

۞ افعال: تَجْرِىْ: وہ بہتی ہے، (نہریں) بہتی ہیں، جَرْیٌ و جَرْیَانٌ سے، مضارع واحد غائب مؤنث، جَرٰی. یَجْرِیْ۔ رَضُوْا: وہ راضی ہوئے، رِضْوَانٌ سے، ماضی جمع غائب مذکر، رَضِیَ. یَرْضٰی۔ خَشِیَ: وہ ڈرا، خَشْیَةٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، خَشِیَ. یَخْشٰی۔ زُلْزِلَتْ: وہ ہلائی گئی، اسے لرزایا گیا، (جب) وہ لرزائی جائے گی، زَلْزَلَةٌ و زِلْزَالٌ (زور سے ہلانا) سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔

٥ اسماء: عَدْنٍ: ہمیشہ رہنے کو، ہمیشگی، خلد، ایک جنت کا نام، کسی جگہ مقیم ہونا، مصدر (نصر، ضرب)۔ الْاَنْهٰرُ: نہریں، نَهْرٌ واحد۔ خٰلِدِيْنَ: ہمیشہ رہنے والے، خَالِدٌ کی جمع، اسم فاعل۔ زِلْزَالَ: بھونچال، زلزلہ، ہلانا، لرزانا، مصدر (فعللۃ)۔

وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ﴿٢﴾ وَ قَالَ

وَ	اَخْرَجَتْ	الْاَرْضُ	اَثْقَالَ ⁰	هَا	وَ	قَالَ
اور	نکال ڈالے گی	زمین	بوجھ	اپنے	اور	کہے گا

اور زمین اپنے (اندر کے) بوجھ نکال ڈالے گی اور انسان کہے گا

الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ﴿٣﴾ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ

الْاِنْسَانُ	مَا	لَهَا	يَوْمَئِذٍ	تُحَدِّثُ ◌
انسان	کیا ہوا	اس کو	اس دن	بیان کرے گی

کہ اس کو کیا ہوا ہے؟ اس روز وہ اپنے حالات

اَخْبَارَهَا ﴿٤﴾ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ﴿٥﴾

اَخْبَارَ	هَا	بِاَنَّ	رَبَّكَ	اَوْحٰى	لَهَا
خبریں/حالات	اپنے	کیونکہ	آپ کے پروردگار نے	حکم دیا	اسے

بیان کردے گی۔ کیونکہ تمہارے پروردگار نے اس کو حکم بھیجا (ہوگا)۔

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا

يَوْمَئِذٍ	يَصْدُرُ ◌	النَّاسُ	اَشْتَاتًا ⁰	لِيُرَوْا ◌
اس دن	آئیں گے	لوگ	منتشر/گروہ گروہ	تا کہ انکو دکھا دیئے جائیں

اس دن لوگ گروہ گروہ ہوکر آئیں گے تا کہ ان کو ان کے اعمال

اَعْمَالَهُمْ ﴿٦﴾ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

اَعْمَالَ	هُمْ	فَمَنْ	يَعْمَلْ ◌	مِثْقَالَ ⁰	ذَرَّةٍ
اعمال	ان کے	پس جس نے	کی ہوگی	برابر	ذرّہ کے

دکھا دیئے جائیں۔ تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی

منزل ۷

میں یہ بتایا گیا ہے کہ موت کے بعد دوسری زندگی کیسے واقع ہوگی اور یہ انسان کے لیے سخت حیران کن ہوگی۔

۞ آگے دو آیات میں یہی زمین، جس پر انسان نے زندگی بسر کی تھی اور ہر قسم کے اعمال کیے تھے اور یہ اس کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ یہ بے جان چیز ایک وقت اس کے جملہ افعال پر گواہی دے گی، اس روز اللہ کے حکم سے بول پڑے گی کہ کس نے کہاں کہاں کیا اعمال کیے۔

۞ زمین کے گوشے گوشے سے انسان گروہ در گروہ اپنے مرقدوں سے نکل کر میدان حشر میں جمع ہوں گے تا کہ ان کے اعمال ان کو دکھائے جائیں۔ یہ اعمال کی پیشی ایسی مکمل و مفصل ہوگی کہ کوئی ذرہ برابر نیکی یا بدی ایسی نہ ہوگی جو اس وقت سامنے لا حاضر نہ کی جائے۔

◌ افعال: تُحَدِّثُ: وہ بتائے گی/خبر دے گی، تَحْدِيْثٌ سے، مضارع واحد غائب مؤنث۔ يَصْدُرُ: وہ واپس لوٹیں گے، (نصر) صَدْرٌ (لوٹنا/لوٹانا) سے، مضارع واحد غائب مذکر۔ لِيُرَوْا: تا کہ انکو دکھلائے جائیں، اِرَاءَةٌ (دکھانا) سے، مضارع مجہول جمع غائب مذکر، اس میں لِ لام کَی ہے اور يُرَوْا مضارع منصوب۔ يَعْمَلْ: (جو) کریگا، (جس نے) کیا ہوگا، عَمَلٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر، عَمِلَ. يَعْمَلُ۔

⁰ اسماء: اَثْقَالَ: بوجھ، وزن، ثِقْلٌ کی جمع۔ اَشْتَاتًا: منتشر، پراگندہ، جدا جدا، شَتٌّ واحد۔ مِثْقَالَ: ہم وزن، برابر، مَثَاقِيْلُ جمع، (بروزن مِفْعَال ثقل سے اسم آلہ بمعنی ترازو)۔

خَیْرًا یَّرَهٗ ⑦ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ

مِثْقَالَ	یَعْمَلْ	وَ مَنْ	هٗ	یَرَ	خَیْرًا
برابر	کی ہوگی	اور جس نے	اسے	وہ دیکھ لے گا	نیکی

وہ اس کو دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ

ع ۱ ۸ ۲۴

ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ⑧

هٗ	یَرَ	شَرًّا	ذَرَّةٍ
اس کو	وہ دیکھ لے گا	برائی	ذرّہ کے

اسے دیکھ لے گا۔

رکوعھا ۱ — عدد النزول ۱۴ — سُوْرَةُ الْعٰدِیٰتِ مَکِّیَّةٌ ۱۰۰ — عدد التلاوۃ ۱۰۰ — اٰیاتُھا ۱۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

وَ الْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ① فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ②

قَدْحًا ۰	الْمُوْرِیٰتِ ۰	فَ	ضَبْحًا ۰	الْعٰدِیٰتِ ۰	وَ
پتھر جھاڑ کر	آگ نکالنے والوں کی	پھر	جو ہانپ اٹھتے ہیں	سرپٹ دوڑنیوالے گھوڑوں کی	قسم ہے

ان سرپٹ دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم جو ہانپ اٹھتے ہیں، پھر پتھروں پر (نعل) مار کر آگ نکالتے ہیں،

فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا ③ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ④

نَقْعًا ۰	بِهٖ	اَثَرْنَ	فَ	صُبْحًا ۰	الْمُغِیْرٰتِ ۰	فَ
گرد	اس میں	اٹھاتے ہیں	پھر	صبح کو	غارت گری کرنیوالوں/ چھاپہ مارنے والوں کی	پھر

پھر صبح کو چھاپہ مارتے ہیں، پھر اس میں گرد اٹھاتے ہیں،

سُوْرَةُ الْعٰدِیٰت (تیز رو گھوڑے)۔

اس سورۃ کے نزول کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔ کوئی اس کو مکی اور کوئی مدنی قرار دیتے ہیں۔ لیکن اس کے مضامین کا انداز اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ مکی ہے اور ابتدائی دور کی ہے۔ اس کا موضوع انسانوں کو یہ بات سمجھانا ہے کہ آخرت کے منکر یا اس سے غافل ہو کر وہ کیسی اخلاقی پستی میں گر جاتے ہیں، اور اس کے ساتھ لوگوں کو اس بات پر خبردار بھی کرنا ہے کہ آخرت میں ان کے ظاہری اعمال پر ہی گرفت نہ ہوگی بلکہ ان کے دلوں میں چھپے ہوئے

◉ **افعال:** **اَثَرْنَ**: انہوں نے اٹھایا/ اڑایا، اِثَارَةٌ (غبار اڑانا) سے، ماضی جمع غائب مؤنث، اَثَرَ۔ یَاثُرُ۔

۰ **اسماء:** **الْعٰدِیٰتِ**: تیز دوڑنے والیاں مراد گھوڑے، عَدْوٌ (دوڑنا) سے، اسم فاعل مؤنث، عَادِیَةٌ واحد۔ **ضَبْحًا**: ہانپتے ہوئے، ہانپنا، مصدر۔ **الْمُوْرِیٰتِ**: پتھر سے آگ نکالنے والے؛ گھوڑوں کی صفت ہے، اسم فاعل (جمع مؤنث)۔ **قَدْحًا**: آگ روشن کرنا، چقماق سے آگ نکالنا، یہاں مراد (گھوڑوں کا) پتھروں پر (نعل دار ٹاپوں کا) مارنا، مصدر۔ **الْمُغِیْرٰتِ**: غارت گری کرنے والیاں، چھاپہ مارنے والے، دشمن پر لوٹ ڈالنے والے، اسم فاعل (جمع مؤنث)۔ **صُبْحًا**: صبح، فجر۔ **نَقْعًا**: گرد و غبار، خاک، دھول۔

فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ﴿۵﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ

ف	وَسَطْنَ	بِهٖ	جَمْعًا	اِنَّ	الْاِنْسَانَ	لِرَبِّهٖ
پھر	گھس جاتے ہیں	اس میں/ اسوقت	غول/فوج میں	کہ/ بیشک	انسان	پروردگار اپنے کا

پھر اس وقت دشمن کی فوج میں جا گھستے ہیں کہ انسان اپنے پروردگار کا

لَكَنُوْدٌ ﴿۶﴾ وَ اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ﴿۷﴾

لَكَنُوْدٌ	وَ	اِنَّهٗ	عَلٰى	ذٰلِكَ	لَشَهِيْدٌ
یقیناً ناشکرا ہے	اور	یقیناً وہ	پر	اس بات	گواہ/ جانتا ہے

احسان ناشناس (اور ناشکرا) ہے۔ اور وہ اس سے آگاہ بھی ہے۔

وَ اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ﴿۸﴾ اَفَلَا يَعْلَمُ

وَ	اِنَّهٗ	لِحُبِّ	الْخَيْرِ	لَشَدِيْدٌ	اَفَلَا	يَعْلَمُ
اور	بلاشبہ وہ	محبت میں	مال کی	بہت سخت ہے	کیا نہیں	وہ جانتا

وہ تو مال کی سخت محبت کرنے والا ہے۔ کیا وہ اس وقت کو نہیں جانتا

اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ﴿۹﴾ وَ حُصِّلَ مَا فِي

اِذَا	بُعْثِرَ	مَا	فِي الْقُبُوْرِ	وَ	حُصِّلَ	مَا	فِي
جب	باہر نکال لیا جائیگا	جو کچھ	قبروں میں ہے	اور	ظاہر کیا جائے گا	جو کچھ	میں

کہ جو (مردے) قبروں میں ہیں وہ باہر نکال لیے جائیں گے اور جو (بھید) دلوں میں ہیں

ع ۱ ۱۱ ۲۵

الصُّدُوْرِ ﴿۱۰﴾ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾

الصُّدُوْرِ	اِنَّ	رَبَّهُمْ	بِهِمْ	يَوْمَئِذٍ	لَخَبِيْرٌ
دلوں ہے	بیشک	پروردگار ان کا	ان کے حال سے	اس دن	خوب واقف ہوگا

وہ ظاہر کر دیئے جائیں گے۔ بیشک ان کا پروردگار اس روز ان سے خوب واقف ہوگا۔

منزل ۷

رازوں تک کی جانچ ہوگی۔ تمام عرب میں پھیلی ہوئی بدامنی کو دلیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے جس سے سارا ملک واقف تھا اور تنگ بھی تھا۔ کوئی فرد رات کو سکون سے سو نہیں سکتا تھا، ہر وقت دشمن کا صبح سویرے ٹوٹ پڑنے کا خدشہ تھا، ہر آدمی اس بری حالت کو محسوس بھی کرتا تھا اور اس میں مبتلا بھی تھا۔

۞ ابتدائی آیات میں اس صورت حال کی طرف اشارہ ہے۔ ان گھوڑوں کی جان فشانیوں، جاں بازیوں کو دیکھو جو وہ اپنے آقا کی اطاعت و خدمت کے لیے کرتے تھے۔ دوسری طرف انسان کی ناشکری کا یہ عالم ہے کہ وہ ان حیوانوں سے بھی سبق نہیں سیکھتا۔ مال و دولت کی محبت میں اندھا ہو کر اسے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن وہ کہاں اور کب تک ان باتوں کو چھپائے گا، ایک دن زمین کے سارے خزانے اور دلوں کے تمام بھید کھل کر سامنے آجائیں گے اور وہ اپنے انجام کو پالے گا۔

۞ افعال: وَسَطْنَ: بیچ میں جا گھسے/ جا گھستے ہیں، وَسْطٌ سے، ماضی جمع غائب مؤنث، وَسَطَ۔ يَسِطُ۔ بُعْثِرَ: اسکو اٹھایا گیا، (جب قبروں سے) اٹھائے جائیں گے، بَعْثَرَةٌ (بکھیرنا/ الٹنا پلٹنا) سے، ماضی مجہول واحد غائب مذکر، بَعْثَرَ۔ يُبَعْثِرُ۔ حُصِّلَ: وہ حاصل کیا گیا، (جب) ظاہر کیا جائیگا، تَحْصِيْلٌ سے، ماضی مجہول واحد غائب مذکر۔

0 اسماء: جَمْعًا: جماعت، غول، فوج۔ كَنُوْدٌ: ناشکرا، نمک حرام، صفت مشبہ۔ الْخَيْرِ: مال، اسکا معنی تو بالعموم بہتر، بھلائی اور نیکی کا ہے؛ اسے خیر مطلق کہتے ہیں، لیکن یہ غیر مطلق بھی ہوتا ہے جو اصل میں تو خیر ہی ہوتا ہے لیکن استعمال میں شر بھی بن سکتا ہے جیسا کہ مال۔

سُوْرَةُ الْقَارِعَة (آفت)۔ یہ سورۃ بھی مکی ہے اور ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ اس کا موضوع احوالِ قیامت اور آخرت ہے۔ ۞ سب سے پہلے لوگوں کو کھڑکھڑانے والے عظیم حادثہ یعنی قیامت کی خبر دی گئی ہے، اس چونکا دینے والے حادثہ کی ہولناکی کی خبر سننے کیلئے لوگوں کو تیار کیا گیا ہے۔ اس کے بعد قیامت کا نقشہ اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ لوگ گھبراہٹ کے عالم میں ہر طرف بھاگتے پھریں گے جیسے روشنی پر آنے والے پروانے بکھرے ہوتے ہیں۔ اور پہاڑ دھنکی ہوئی روئی کی مانند ہو کر رہ جائینگے۔ پھر آخرت میں لوگوں کا حساب لینے کے لیے اللہ تعالیٰ کی عدالت قائم ہوگی تو اس وقت فیصلہ اس بنیاد پر ہوگا کہ کس شخص کے اچھے اعمال برے اعمال سے زیادہ وزنی ہیں اور کس کے نیک اعمال کا وزن اس کے برے اعمال کی بہ نسبت ہلکا ہے۔ پہلی قسم کے لوگوں کو وہ عیش نصیب ہوگا کہ وہ خوش ہوجائیں گے اور دوسری قسم کے لوگوں کو

رُکُوْعُهَا ۱ — (۱۰۱) سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ (۳۰) — اٰيَاتُهَا ۱۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

اَلْقَارِعَةُ ۝۱ مَا الْقَارِعَةُ ۝۲ وَ مَآ

اَلْقَارِعَةُ ⁰	مَا	الْقَارِعَةُ	وَ	مَا
وہ کھڑکھڑانے والی/کھٹکھٹانیوالی/قیامت	کیا ہے	قیامت	اور	کیا

کھڑکھڑانے والی۔ کھڑکھڑانے والی کیا ہے؟ اور تم کیا جانو

اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝۳ يَوْمَ يَكُوْنُ

اَدْرٰىكَ	مَا	الْقَارِعَةُ	يَوْمَ	يَكُوْنُ
جانیں آپ	کیا ہے	قیامت	جس دن	ہوں گے

کہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے؟ (وہ قیامت ہے)، جس دن لوگ

النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝۴ وَ تَكُوْنُ

النَّاسُ	كَ ⊙	الْفَرَاشِ ⁰	الْمَبْثُوْثِ ⁰	وَ	تَكُوْنُ ⊙
لوگ	مانند/طرح	پروانوں کی	بکھرے ہوئے	اور	ہوں گے

ایسے ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے پتنگے اور پہاڑ ایسے ہوجائیں

الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝۵ فَاَمَّا

الْجِبَالُ	كَ ⊙	الْعِهْنِ ⁰	الْمَنْفُوْشِ ⁰	فَ	اَمَّا ⊙
پہاڑ	مانند	رنگی ہوئی اون	جو دھنکی ہوئی ہو	پس	وہ جو

گے جیسے دھنکی ہوئی رنگ برنگ کی اون۔ تو جس کے

منزل ۷

⊙ افعال: تَكُوْنُ: وہ ہوگی، (پہاڑ) ہوجائیں گے۔ كَوْنٌ سے، مضارع واحد غائب مؤنث، كَانَ۔ يَكُوْنُ۔

⁰ اسماء: اَلْقَارِعَةُ: سختی، قیامت، کھڑکھڑانے والی، اچانک آجانے والی مصیبت، کھٹکھٹانے والی، قَرْعٌ (کھٹکھٹانا، ٹھونکنا) سے، اسم فاعل (واحد مؤنث)۔ الْفَرَاشِ: پروانے، چراغ کے اوپر آنیوالے پتنگے، فَرَاشَةٌ واحد۔ الْمَبْثُوْثِ: بکھرا ہوا، منتشر، پھیلے ہوئے، اسم مفعول (واحد مذکر)۔ الْعِهْنِ: رنگی ہوئی اون، رنگین اون۔ الْمَنْفُوْشِ: دھنکی ہوئی، دھنا ہوا، اسم مفعول (واحد مذکر)۔

⊙ حروف: كَ: مانند: جیسے، حرف تشبیہ۔ اَمَّا: اور وہ جو، وہ جو، حرف تفصیل۔

آگ سے بھری کھائی میں پھینک دیا جائے گا۔

مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿٦﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ

مَنْ	ثَقُلَتْ ۞	مَوَازِيْنُ 0	هٗ	فَ	هُوَ	فِيْ	عِيْشَةٍ 0
جس کے	بھاری ہوئے	وزن	اسکے	تو	وہ	میں (ہوگا)	عیش/زندگی

(اعمال کے) وزن بھاری نکلیں گے وہ دل پسند عیش میں

رَّاضِيَةٍ ؕ﴿٧﴾ وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿٨﴾

رَاضِيَةٍ 0	وَ اَمَّا	مَنْ	خَفَّتْ ۞	مَوَازِيْنُهٗ 0
دل پسند	اور وہ جو	جس کے	ہونگے ہلکے	وزن اسکے

ہوگا۔ اور جس کے وزن ہلکے نکلیں گے

فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ؕ﴿٩﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ؕ﴿١٠﴾

فَ	اُمُّ 0	هٗ	هَاوِيَةٌ	وَ	مَا	اَدْرٰىكَ	مَا	هِيَهْ
تو	ٹھکانا	اس کا	هاویہ ہوگا	اور	کیا	جانیں آپ	کیاہے	وہ

اس کا مرجع ہاویہ ہے۔ اور تم کیا سمجھے کہ ہاویہ کیا چیز ہے؟

نَارٌ حَامِيَةٌ ع ﴿١١﴾ ع ١ ١١ ٢٦

نَارٌ	حَامِيَةٌ 0
آگ	دہکتی ہوئی

(وہ) دہکتی ہوئی آگ ہے۔

آیاتها ٨ — عدد التلاوة ١٠٢ — سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ — عدد النزول ١٦ — رکوعها ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

۞ افعال: ثَقُلَتْ: وہ بھاری ہوئی، (وزن) بھاری ہوئے، ثِقْلٌ سے، ماضی واحد غائب مؤنث، ثَقُلَ. يَثْقُلُ۔ خَفَّتْ: ہلکی ہوئی، (وزن) ہلکے ہوئے، خِفَّةٌ (ہلکا ہونا) سے، ماضی واحد غائب مؤنث، خَفَّ. يَخِفُّ۔

0 اسماء: مَوَازِيْنُ: ترازوئیں، وزن، یہ جمع کا صیغہ ہے اور اسم آلہ اور اسم مفعول دونوں طرح آسکتا ہے، وَزْنٌ سے بطور اسم آلہ اسکی واحد مِيْزَانٌ اور اسم مفعول مَوْزُوْنٌ ہوگی یعنی وزن کیے جانے والے اعمال۔ عِيْشَةٍ: زندگی، گزران، جینا۔ رَاضِيَةٍ: خوش ہونے والی، پسندیدہ، من بھاتی، اسم فاعل (واحد مؤنث)۔ اُمٌّ: ٹھکانا، ماں، جڑ۔ حَامِيَةٌ: دہکتی ہوئی، گرم ہونیوالی، جلتی ہوئی، اسم فاعل (واحد مؤنث)۔

اَلۡهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾

اَلۡهٰى ⊙	كُمُ	التَّكَاثُرُ 0	حَتّٰى	زُرۡتُمُ ⊙	الۡمَقَابِرَ 0
غافل کیا	تمہیں	کثرت کی طلب نے	یہاں تک کہ	تم نے جا دیکھیں	قبریں

(لوگو!) تم کو (مال کی) بہت سی طلب نے غافل کر دیا، یہاں تک کہ تم نے قبریں جا دیکھیں۔

كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوۡفَ

كَلَّا	سَوۡفَ	تَعۡلَمُوۡنَ	ثُمَّ	كَلَّا	سَوۡفَ
ہرگز نہیں	عنقریب	تمہیں معلوم ہو جائے گا	پھر	ہرگز نہیں	عنقریب

دیکھو، تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ پھر دیکھو، تمہیں عنقریب

تَعۡلَمُوۡنَ ؕ﴿۴﴾ كَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡيَقِيۡنِ ؕ﴿۵﴾

تَعۡلَمُوۡنَ	كَلَّا	لَوۡ	تَعۡلَمُوۡنَ	عِلۡمَ	الۡيَقِيۡنِ
تمہیں معلوم ہو جائے گا	ہرگز نہیں/ بیشک	اگر	تم جانتے	جاننا	یقین کا

معلوم ہو جائے گا۔ دیکھو، اگر تم جانتے (یعنی) علم الیقین (رکھتے تو غفلت نہ کرتے)۔

لَتَرَوُنَّ الۡجَحِيۡمَ ۙ﴿۶﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيۡنَ

لَتَرَوُنَّ ⊙	الۡجَحِيۡمَ	ثُمَّ	لَتَرَوُنَّ	هَا	عَيۡنَ
البتہ تم ضرور دیکھو گے	دوزخ کو	پھر	ضرور دیکھو گے	اسے	آنکھ سے

تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے، پھر اس کو (ایسا) دیکھو گے (کہ)

الۡيَقِيۡنِ ۙ﴿۷﴾ ثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ يَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِيۡمِ ﴿۸﴾ ع ۱ ۸ ۲۷

الۡيَقِيۡنِ	ثُمَّ	لَتُسۡـَٔلُنَّ	يَوۡمَئِذٍ	عَنۡ	النَّعِيۡمِ
یقین کی	پھر	البتہ ضرور تم سے پوچھا جائیگا	اس روز	بارے میں	نعمتوں کے

عین الیقین (آ جائے گا)۔ پھر اس روز تم سے (شکرِ) نعمت کے بارے میں پرسش ہوگی۔

سُوۡرَةُ التَّكَاثُر (بہتات کی حرص)۔
یہ سورۃ مکی دور میں نازل ہوئی، بلکہ اس کا مضمون اور اندازِ بیاں یہ بتا رہا ہے کہ مکی دور کے ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی۔ اس کا موضوع لوگوں کو دنیا پرستی کے انجام سے باخبر کرنا ہے جس کی وجہ سے وہ مرتے دم تک کثرت مال و دولت اور دنیوی فوائد اور اس کی لذت میں اور جاہ و اقتدار کے متوالے بنے رہتے ہیں اور دوسروں سے بازی لے جاتے ہیں، اپنے لیے فخر محسوس کرتے ہیں۔ اس دنیوی اغراض کی فکر نے ان کو اس طرح مستغرق کر رکھا ہے کہ انہیں اس سے بالاتر کسی چیز کا ہوش نہیں رہتا، اس کے برے انجام کی خبر نہیں رہتی۔

۞ فرمایا کہ یہ نعمتیں جو دنیا میں یہاں بےفکری کے ساتھ حاصل کرنے میں منہمک ہیں، یہ محض نعمتیں نہیں بلکہ یہ بہت بڑی آزمائش بھی ہیں، جن میں سے ہر نعمت کے بارے میں آخرت میں بازپرس ہوگی۔

⊙ افعال: اَلۡهٰى: اس نے غافل کیا/ غافل کر دیا، اِلۡهَاءٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، (لهو مادہ)۔ زُرۡتُمۡ: تم نے زیارت کی، زِيَارَةٌ سے، ماضی جمع حاضر مذکر، زَارَ. يَزُوۡرُ۔ لَتَرَوُنَّ: تم ضرور دیکھو گے، رُؤۡيَةٌ سے، مضارع بانون تاکید ثقیلہ جمع حاضر مذکر، رَاٰى. يَرٰى۔

0 اسماء: التَّكَاثُرُ: زیادتی/ بہتات کی حرص، کثرت طلب کرنا، مصدر (تفاعل)۔ الۡمَقَابِرَ: قبرستان، قبریں، مَقۡبَرَةٌ واحد، اسم ظرف مکان۔

آیاتہا ٣ (عدد التلاوۃ ١٠٣) سُوْرَۃُ الْعَصْرِ مَکِّیَّۃٌ (عدد النزول ١٣) رکوعہا ١

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

وَ الْعَصْرِ ① اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ② اِلَّا

اِلَّا	خُسْرٍ	لَفِیْ	الْاِنْسَانَ	اِنَّ	الْعَصْرِ	وَ
مگر/لیکن	خسارے/نقصان	البتہ میں	انسان	بے شک	عصر کی/زمانہ کی	قسم

عصر کی قسم کہ انسان نقصان میں ہے۔ مگر وہ لوگ

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوْا	وَ	اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ
نیک	عمل کرتے رہے	اور	ایمان لائے	وہ لوگ جو

جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے

وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ③ ع ١/٣ ٢٨

بِالصَّبْرِ	وَ تَوَاصَوْا	بِالْحَقِّ	تَوَاصَوْا	وَ
صبر کی	اور تاکید کرتے رہے	حق بات کی	باہم تلقین کرتے رہے	اور

اور آپس میں حق (بات) کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے۔

آیاتہا ٩ (عدد التلاوۃ ١٠٤) سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ مَکِّیَّۃٌ (عدد النزول ٣٢) رکوعہا ١

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

منزل ٧

سُوْرَۃُ الْعَصْر (زمانہ)

یہ سورۃ بھی مکی ہے جو مکہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ یہ سورۃ اپنے موضوع کے اعتبار سے ایک جامع اور مختصر کلام کا بے مثل نمونہ ہے۔ اسمیں مختصر انداز میں ایک دنیا بھر دی گئی ہے، جس کا حق پوری کتاب میں بھی بمشکل ادا نہیں ہو سکتا۔ اسمیں انسانوں کی فلاح کا راستہ دوٹوک انداز میں بیان کر دیا گیا ہے۔

۞ فرمایا زمانہ گواہ ہے کہ انسان درحقیقت بہت بڑے خسارے میں ہے، یعنی نہ صرف گزشتہ زمانے کی بدکار قوموں کی تاریخ گواہ ہے بلکہ موجودہ تیزی سے گزرتا ہوا وقت بھی گواہ ہے جسکو انسان فضول اور لایعنی کاموں میں صرف کرتا ہے، مگر اس خسارے سے وہی لوگ بچے رہے اور بچے رہیں گے جو ایمان لائے، نیک عمل کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور اسمیں مشکلات پر صبر اور اسکی تلقین کرتے رہے۔

صحابہ کرامؓ کی نگاہ میں اس سورۃ کی اہمیت اتنی تھی کہ جب دو صحابیؓ ایک دوسرے سے ملتے تو اس وقت تک علیحدہ نہ ہوتے جب تک ایک دوسرے کو سورۃ عصر نہ سنا لیتے۔ (طبرانی)

٥ اسماء: **الْعَصْرِ**: زمانہ، شام کے قریب کا وقت/ وقت عصر۔ **خُسْرٍ**: زیان، نقصان، ٹوٹا، خسارہ، گھٹ جانا، مصدر (سمع)۔ **الصّٰلِحٰتِ**: نیکیاں، نیک کام، اچھے کام، اسم فاعل مؤنث، صٰلِحَۃٌ واحد۔ **الْحَقِّ**: حق، سچ، مطابقت و موافقت، سچا دین۔ **الصَّبْرِ**: صبر، تحمل، سہنا، برداشت کرنا، تنگی میں روکے رکھنا، عقل و شرع جس چیز سے نفس کو روکے اس سے رک جانا، مصیبت میں دل کو تھامنا، جنگ میں شجاعت دکھانا، مصدر ہے (ضرب)۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ ① الَّذِي

وَيْلٌ 0	لِ	كُلِّ	هُمَزَةٍ 0	لُمَزَةٍ 0	الَّذِي
تباہی ہے	کیلئے	ہر	عیب چین/اشارے کرنے والا	غیبت گو	جو

ہر طعن آمیز اشارتیں کرنے والے چغل خور کی خرابی ہے جو مال

جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَهٗ ۙ ② يَحْسَبُ اَنَّ

جَمَعَ ⊙	مَالًا	وَ	عَدَّدَ ⊙	هٗ	يَحْسَبُ	اَنَّ
جمع کرتا ہے	مال	اور	گن گن کر رکھتا ہے	اسے	خیال کرتا ہے	کہ

جمع کرتا اور اس کو گن گن کر رکھتا ہے (اور) خیال کرتا ہے کہ

مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۚ ③ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۖ ④

مَالَ	هٗ	اَخْلَدَهٗ ⊙	كَلَّا	لَيُنْۢبَذَنَّ ⊙	فِي	الْحُطَمَةِ
مال	اس کا	ہمیشہ رہے گا اسکے ساتھ	ہرگز نہیں	وہ ضرور ڈالا جائیگا	میں	حطمہ/روندنے والی

اس کا مال اس کی ہمیشہ کی زندگی کا موجب ہوگا۔ ہرگز نہیں، وہ ضرور حطمہ میں ڈالا جائے گا۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۗ ⑤ نَارُ اللّٰهِ

وَ	مَا	اَدْرٰىكَ	مَا	الْحُطَمَةُ	نَارُ	اللّٰهِ
اور	کیا	معلوم آپ کو	کیا ہے	حطمہ	آگ ہے	اللہ کی

اور تم کیا سمجھے کہ حطمہ کیا ہے؟ وہ اللہ کی

الْمُوْقَدَةُ ۙ ⑥ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۗ ⑦

الْمُوْقَدَةُ 0	الَّتِي	تَطَّلِعُ	عَلَى	الْاَفْـِٕدَةِ 0
بھڑکائی ہوئی	جو	جا پہنچے گی	تک/پر	دلوں

بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو دلوں پر جا لپٹے گی۔

منزل ۷

سُوْرَةُ الْهُمَزَة (عیب گو)۔
اس سورۃ میں چند ایسی اخلاقی برائیوں کی مذمت کی گئی ہے جو اسوقت کے زرپرست مالداروں میں پائی جاتی تھیں۔ ان برائیوں کو سب لوگ برا سمجھتے تھے۔ اس سے پہلے کی چند سورتوں میں ان برائیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ یہ دنیا کوئی خوانِ یغما نہیں ہے کہ جس طرح تم چاہو اس کو حاصل کرو بلکہ ان نعمتوں میں سے ایک ایک کا حساب لیا جائے گا۔
۞ ہر اشارے باز اور لوگوں کے عیب تلاش کرنے والا اللہ کے عذاب کا مستحق ہے جو جائز و ناجائز طریقے سے دنیا کا مال سمیٹتا ہے پھر اس کو گن گن کر رکھتا ہے۔ اس کا گمان ہے کہ اس مال کی وجہ سے وہ زندہ جاوید بن گیا ہے، ہرگز نہیں، اسے اللہ کی بھڑکائی ہوئی توڑ پھوڑ دینے والی آگ میں پھینک دیا جائے گا جس کا سب سے پہلا اثر دلوں پر پڑے گا۔ ان کو لمبے لمبے ستونوں سے باندھ کر عذاب دیا جائے گا۔

⊙ افعال: جَمَعَ: اس نے جمع کیا، اکٹھا کیا، جَمْعٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، جَمَعَ۔ يَجْمَعُ۔ عَدَّدَ: اس نے گنا، (جو) گن گن کر رکھتا ہے، تَعْدِيْدٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔ اَخْلَدَ: وہ ہمیشہ رہا، اس نے ہمیشہ رکھا، اِخْلَادٌ سے، ایضاً۔ لَيُنْۢبَذَنَّ: وہ ضرور ڈالا جائے گا/ پھینکا جائے گا، نَبْذٌ سے، مضارع مجہول بانون تاکید ثقیلہ واحد غائب مذکر، نَبَذَ۔ يَنْبِذُ۔

0 اسماء: وَيْلٌ: ہلاکت ہو، افسوس، کلمہ بددعا، دوزخ کے ایک حصہ کا نام۔ هُمَزَةٍ: عیب چین، آنکھ کے اشارے سے تحقیر کرنیوالا، صیغہ مبالغہ۔ لُمَزَةٍ: غیبت گو، چغل خور، آنکھ کے اشارے سے طنز کرنیوالا، صیغہ صفت (مبالغہ)۔ الْمُوْقَدَةُ: سلگائی ہوئی آگ، اسم مفعول۔ الْاَفْـِٕدَةِ: دل (جمع)۔

ع ۱ ۹ ۲۹

اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۸﴾ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾

مُمَدَّدَةٍ ٥	عَمَدٍ ٥	فِيْ	مُؤْصَدَةٌ	عَلَيْهِمْ	اِنَّهَا
لمبے لمبے/ دراز	ستونوں	میں	مسلط کردی جائے گی	ان پر	بیشک وہ آگ

(اور) وہ اس میں بند کردیئے جائیں گے۔ (یعنی آگ کے) لمبے لمبے ستونوں میں۔

آیاتھا ۵ — (عدد التلاوۃ ۱۰۵) سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ (عدد النزول ۱۹) — رکوعھا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ

اَصْحٰبِ	بِ	رَبُّكَ	فَعَلَ	كَيْفَ	تَرَ ⊙	لَمْ	اَ
والوں	ساتھ	آپ کے پروردگار نے	کیا	کس طرح/ کیا	دیکھا آپ نے	نہیں	کیا

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے ہاتھی والوں کے ساتھ

الْفِيْلِ ﴿۱﴾ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ

فِيْ	هُمْ	كَيْدَ	يَجْعَلْ ⊙	اَلَمْ	الْفِيْلِ
میں	ان کا	داؤ/ مکروفریب	کردیا	کیا نہ	ہاتھی

کیا کیا؟ کیا ان کا داؤ غلط نہیں

تَضْلِيْلٍ ﴿۲﴾ وَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ﴿۳﴾

اَبَابِيْلَ ٥	طَيْرًا ٥	عَلَيْهِمْ	اَرْسَلَ ⊙	وَ	تَضْلِيْلٍ ٥
گروہ در گروہ	پرندجانور	ان پر	بھیجے اس نے	اور	بیکار/ گمراہ کرنا

کیا؟ (کیا)۔ اور ان پر جھلڑ کے جھلڑ جانور بھیجے

منزل ۷

سُوْرَةُ الْفِيْل (ہاتھی)۔
یہ بھی مکہ مکرمہ کے ابتدائی دور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے۔ اس میں اصحاب الفیل کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے جن پر اللہ نے اپنا عذاب نازل فرمایا۔ اہل عرب اور قریش کو اس واقعہ کی پوری تفصیل کا علم تھا اور واقعہ کے یاد دلانے کا مقصد یہ تھا کہ کفار اس بات پر غور کریں کہ حضور ﷺ جس بات کی دعوت دے رہے ہیں وہ یہی ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے اور تمام دوسرے خودساختہ معبودوں کو چھوڑ کر اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت کی جائے۔ اس سے یہ بھی متنبہ کیا گیا کہ اگر کفار قریش نے اس دعوت حق کو دبانے کی کوشش کی تو جس طرح اصحاب الفیل کو اللہ نے تباہ کیا اسی طرح ان کا انجام بھی ہوسکتا ہے۔

⊙ **افعال**: **لَمْ تَرَ**: تو نے نہیں دیکھا، رُؤْيَةٌ سے، مضارع منفی بہ لم واحد حاضر مذکر، رَاٰ۔ يَرٰى۔ **لَمْ يَجْعَلْ**: اس نے کیا/ کردیا، جَعْلٌ سے، مضارع منفی بہ لم واحد غائب مذکر، جَعَلَ۔ يَجْعَلُ۔ **اَرْسَلَ**: اس نے بھیجے، اِرْسَالٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

٥ **اسماء**: **عَمَدٍ**: ستون، کھمبے، عِمَادٌ واحد۔ **مُمَدَّدَةٍ**: دراز، لمبے، لمبے کیے گئے، تَمْدِيْدٌ سے، اسم مفعول (واحد مؤنث)۔
تَضْلِيْلٍ: گمراہ کرنا، بے راہ کرنا، مصدر ہے۔ **طَيْرًا**: پرندہ، پرندے، یہ واحد اور جمع دونوں کے لیے مستعمل ہے۔ **اَبَابِيْلَ**: گروہ در گروہ، جھلڑ کے جھلڑ، جھنڈ کے جھنڈ۔

تَرۡمِیۡهِمۡ بِحِجَارَةٍ مِّنۡ سِجِّیۡلٍ ۪ۙ﴿۴﴾ فَجَعَلَهُمۡ

هُمۡ	جَعَلَ	فَ	سِجِّیۡلٍ ⁰	مِنۡ	بِحِجَارَةٍ	هِمۡ	تَرۡمِیۡ ◎
انہیں	بنایا/کردیا	پس	کنکر	سے/کی	پتھریاں	ان پر	پھینکتے تھے

جوان پر کھنگر کی پتھریاں پھینکتے تھے۔ تو ان کو ایسا کر

کَعَصۡفٍ مَّاۡکُوۡلٍ ﴿۵﴾ ع

١ ع ۵ ٣٠

مَاۡکُوۡلٍ ⁰	عَصۡفٍ ⁰	کَ
کھایا ہوا	بھوسا	جیسے

دیا جیسے کھایا ہوا بھس۔

سُوۡرَةُ قُرَیۡشٍ مَّکِّیَّةٌ — اٰیاتہا ۴ — عدد التلاوۃ ١٠٦ — عدد النزول ٢٩ — رکوعہا ١

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ ۙ﴿۱﴾ اٖلٰفِهِمۡ رِحۡلَةَ

رِحۡلَةَ	هِمۡ	اٖلٰفِ ⁰	قُرَیۡشٍ	اِیۡلٰفِ ⁰	لِ
سفر سے	ان کو	مانوس رکھنا	قریش کو	مانوس رکھنے کے	بسبب

قریش کے مانوس کرنے کے سبب (یعنی) ان کو جاڑے

الشِّتَآءِ وَ الصَّیۡفِ ۚ﴿۲﴾ فَلۡیَعۡبُدُوۡا رَبَّ

رَبَّ	لِیَعۡبُدُوۡا	فَ	الصَّیۡفِ ⁰	وَ	الشِّتَآءِ ⁰
پروردگار/ مالک کی	چاہیے کہ وہ عبادت کریں	پس	گرمی کے	اور	جاڑے

اور گرمی کے سفر سے مانوس کرنے کے سبب۔ (لوگوں کو) چاہیے کہ (اس نعمت کے شکر میں)

منزل ۷

◎ افعال: تَرۡمِیۡ: وہ پھینکتی ہے، وہ (پرندے) پھینکتے ہیں (/ تھے)، رَمۡیٌ سے، مضارع واحد غائب مؤنث، رَمٰی۔ یَرۡمِیۡ۔

⁰ اسماء: سِجِّیۡلٍ: کنکر، کھنگر، سخت قسم کا پتھر جو سڑک وغیرہ کے نیچے ڈالا جاتا ہے۔ عَصۡفٍ: بھوسا، بھس۔ مَاۡکُوۡلٍ: کھایا ہوا، اسم مفعول (واحد مذکر)۔ اِیۡلٰفِ: مانوس کرنا/ مانوس رکھنا، کسی کو کسی سے مانوس کر دینا، مصدر (افعال)۔ الشِّتَآءِ: موسم سرما، جاڑے کے دن۔ الصَّیۡفِ: موسم گرما۔

۞ دیکھتے نہیں ہو کہ ہم نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا، ان کی تمام تدبیریں ناکام ہو گئیں، ہم نے پرندوں کی شکل میں اپنی فوج بھیجی جس نے انکو سنگریزے مار مار کر اس طرح بھس بنا دیا کہ گویا وہ کھایا ہوا بھوسا ہیں۔ (اصحاب الفیل کے قصے کیلئے لغت دیکھیں)

سُوۡرَةُ قُرَیۡشٍ

یہ سورۃ بھی مکی دور کے ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی۔ اس کا مضمون یہ ہے کہ قریش کو تمام عرب میں ایک مقامِ قیادت و سیادت حاصل تھا۔ ایک اچھی حکومت میں شہریوں کو جو برکتیں حاصل ہو سکتی ہیں ان میں امن اور رزق کی فراوانی سرفہرست ہوتی ہیں، چنانچہ قریش کو یہ دونوں چیزیں حاصل تھیں۔ یہ برکتیں حضرت ابراھیم علیہ السلام کی دعا کی وجہ سے اور بیت اللہ کی بنا پر حاصل ہوئیں۔ ان کو شام، مصر، عراق، ایران اور حبش میں اپنی تجارت اور تعلقات سے جو قدر و منزلت حاصل ہوئی، اس سے ان کا معیار دانش و بینش بلند ہوتا گیا اور عرب کا کوئی دوسرا قبیلہ ان کی ٹکر کا نہ رہا، جسکی بنا پر یہ بیت اللہ کے متولی قرار پائے۔ حضور ﷺ کی نبوت سے قبل ان کو ہر قسم کا اقتدار حاصل تھا، اسی لیے بعد میں حضورؐ نے فرمایا، قریش

هٰذَا الۡبَيۡتِ ۝۳ الَّذِىۡۤ اَطۡعَمَهُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۙ۝۵

هٰذَا	الۡبَيۡتِ	الَّذِىۡ	اَطۡعَمَ	هُمۡ	مِنۡ	جُوۡعٍ
اس	گھر کے	جس نے	کھانا کھلایا	انہیں	میں	بھوک

اس گھر کے مالک کی عبادت کریں۔ جس نے ان کو بھوک میں کھانا کھلایا

وَّ اٰمَنَهُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ ۝۴

وَ	اٰمَنَ	هُمۡ	مِنۡ	خَوۡفٍ
اور	امن بخشا	انہیں	سے	خوف

اور خوف سے امن بخشا۔

ع ۱ ۳۱

(آیاتہا ۷) سُوۡرَةُ الۡمَاعُوۡنِ مَكِّيَّةٌ (عدد التلاوۃ ۱۰۷) (عدد النزول ۱۷) (رکوعہا ۱)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

اَرَءَيۡتَ الَّذِىۡ يُكَذِّبُ بِالدِّيۡنِ ۝۱

اَ	رَءَيۡتَ	الَّذِىۡ	يُكَذِّبُ	بِالدِّيۡنِ
کیا	آپ نے دیکھا	اس شخص کو جو	جھٹلاتا ہے	جزا کے دن کو (یعنی قیامت)

بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جو (روزِ) جزا کو جھٹلاتا ہے؟

فَذٰلِكَ الَّذِىۡ يَدُعُّ الۡيَتِيۡمَ ۝۲ وَلَا

فَ	ذٰلِكَ	الَّذِىۡ	يَدُعُّ	الۡيَتِيۡمَ	وَ	لَا
پس	یہ	وہی ہے جو	دھکے دیتا ہے	یتیم کو	اور	نہیں

یہ وہی (بدبخت) ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور فقیر کو

لوگوں کے لیڈر ہیں۔ عرب کے ہر حصے میں ان کے تجارتی قافلے جاتے کسی کی جرأت نہ تھی کہ ان کو چھیڑتا اور جو ان کی امان میں آ جاتا کوئی بھی اس سے تعرض نہ کرتا۔ اصحاب الفیل کے واقعہ سے بھی تمام عرب میں خادم کعبہ ہونے کی حیثیت سے ان کا احترام ہونے لگا۔

۞ اے قریش کے لوگو! شام و یمن کے سردیوں اور گرمیوں کے سفر سے تمہیں انس ہو گیا ہے۔ تمہارے قافلے بیت اللہ کے پڑوسی ہونے کے ناطے سے محفوظ رہتے ہیں، چاہیے یہ کہ تم اس گھر کے رب کی عبادت بھی کرو، جس نے تمہیں بھوک میں کھلایا اور ہر طرف خوف و ہراس کی فضا میں تمہیں محفوظ رکھا اور امن نصیب کیا۔

سُوۡرَةُ الۡمَاعُوۡن (برتنے کی عام چیزیں)

یہ سورۃ بھی مکی ہے، بعض اس کو مدنی کہتے ہیں، جبکہ بعض اسکی پہلی تین آیات کو مکی اور باقی کو مدنی ثابت کرتے ہیں۔ اسکا موضوع بخیل اور ریاکار نمازی کا انجام ہے۔ اس میں یہ بات بھی

⊖ افعال: اَطۡعَمَ: اس نے کھانا کھلایا، اِطۡعَامٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔ اٰمَنَ: اس نے امن بخشا، اِيۡمَانٌ (ایمان لانا، امن دینا) سے، ایضاً۔ يَدُعُّ: وہ زور سے دھکا دیتا ہے، دَعٌّ سے، مضارع واحد غائب مذکر، دَعَّ۔ يَدُعُّ۔

۰ اسماء: جُوۡعٍ: بھوک، فاقہ۔ الدِّيۡنِ: انصاف، جزا، بدلہ دینا۔

یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ③ فَوَیْلٌ

یَحُضُّ	عَلٰی	طَعَامِ	الْمِسْکِیْنِ	فَ	وَیْلٌ
ترغیب دلاتا ہے	پر	کھانا کھلانے	مسکین کو	پھر	تباہی ہے

کھانا کھلانے کے لیے (لوگوں کو) ترغیب نہیں دیتا۔ تو ایسے

لِّلْمُصَلِّیْنَ ④ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ

لِ	الْمُصَلِّیْنَ	الَّذِیْنَ	هُمْ	عَنْ	صَلَاةِ	هِمْ
لیے	ایسے نمازیوں کے	جو	وہ	سے	نماز	اپنی

نمازیوں کی خرابی ہے جو نماز کی طرف سے غافل رہتے

سَاهُوْنَ ⑤ الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ ⑥

سَاهُوْنَ	الَّذِیْنَ	هُمْ	یُرَآءُوْنَ
غافل ہیں	وہ لوگ کہ	جو	ریاکاری کرتے ہیں

ہیں۔ جو ریاکاری کرتے ہیں۔

وَ یَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ⑦

ع ١ / ٧ / ٣٢

وَ	یَمْنَعُوْنَ	الْمَاعُوْنَ
اور	نہیں دیتے / روکے رکھتے ہیں	برتنے کی معمولی چیزیں

اور برتنے کی چیزیں عاریۃً نہیں دیتے۔

آیاتہا ٣ — عدد الکلمات ١٠ — سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ — عدد الحروف ٤٥ — رکوعہا ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

شامل ہے کہ جو انسان آخرت پر ایمان نہیں رکھتا اس کے اندر ایک قسم کے اخلاق اور خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

❁ پہلی آیات میں ان کفار قریش کی حالت بیان ہوئی ہے جو علانیہ آخرت کو جھٹلاتے تھے، جن کا کردار یہ تھا کہ وہ یتیموں کو دھکے دیتے تھے، ان کے بخل کی انتہا یہ تھی کہ مسکین کی خدمت خود تو کرتے نہیں تھے دوسروں کو بھی اس کارِ خیر کی ترغیب نہ دیتے تھے۔

❁ پھر ان نماز پڑھنے والوں کے لیے ہلاکت ہے جو اپنی عبادت سے بے خبر ہیں، جو ریاکاری کی نماز پڑھتے ہیں، اور ان کے بخل کا یہ حال ہے کہ معمولی برتنے کی چیز اگر کوئی مانگ بیٹھے تو انہیں دینے کا حوصلہ نہیں ہوتا۔

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ (خیر کثیر)۔

یہ مکی سورۃ ہے، یہ بظاہر اس وقت نازل ہوئی جب کہ آپؐ کی دعوت کامیاب ہونے کے آثار نہ تھے۔ اور مخالفین یہ باور کر رہے تھے کہ اب یا جلد اس دعوت کا خاتمہ ہوا چاہتا ہے۔

⊙ افعال: یَحُضُّ: وہ ابھارتا ہے، ترغیب دلاتا ہے/ اکساتا ہے، حَضٌّ (کسی کام پر اکسانا) سے، مضارع واحد غائب مذکر، حَضَّ۔ یَحُضُّ۔ یُرَآءُوْنَ: وہ ریا کرتے ہیں، ریاکاری کرتے ہیں، (مفاعلہ) مُرَاءَاۃٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر۔ یَمْنَعُوْنَ: وہ منع کرتے ہیں، مانگے سے نہیں دیتے، مَنْعٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر، مَنَعَ۔ یَمْنَعُ۔

0 اسماء: الْمُصَلِّیْنَ: نمازی، مُصَلٍّ واحد، اسم فاعل۔ سَاهُوْنَ: بھولنے والے، بے خبر، غافل، سَاهٍ واحد، سَهْوٌ (غافل ہونا/ بھولنا) سے اسم فاعل۔ الْمَاعُوْنَ: چھوٹی چھوٹی چیزیں جو روزمرہ استعمال میں آتی ہیں، مثلاً چھری، ہانڈی وغیرہ۔

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ① فَصَلِّ لِرَبِّكَ

اِنَّا	اَعْطَيْنَا	كَ	الْكَوْثَرَ	فَ	صَلِّ	لِ	رَبِّ	كَ
بیشک ہم نے	عطا کی	آپ کو	کوثر	پس	نماز پڑھا کریں	لیے	پروردگار	اپنے

(اے محمدؐ!) ہم نے تم کو کوثر عطا فرمائی ہے۔ تو اپنے پروردگار کے لیے نماز پڑھا کرو

وَانْحَرْ ② اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ③ ع ۱ ۳۳

وَ	اِنْحَرْ	اِنَّ	شَانِئَ	كَ	هُوَ	الْاَبْتَرُ
اور	قربانی کیا کریں	بیشک	دشمن	آپ کا	وہی	بے نام ونشان/ بے اولاد (رہے گا)

اور قربانی کیا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ تمہارا دشمن ہی بے اولاد رہے گا۔

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ

آیاتہا ۶ — عدد القراءۃ ۱۰۹ — عدد النزول ۱۸ — رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ① لَاۤ اَعْبُدُ مَا

قُلْ	يٰۤاَيُّهَا	الْكٰفِرُوْنَ	لَا	اَعْبُدُ	مَا
کہہ دیجیے	اے	کافرو	نہیں	میں عبادت کرتا	جن کی

(اے پیغمبرؐ! ان منکران اسلام سے) کہہ دو کہ اے کافرو! جن (بتوں) کو تم پوجتے ہو

تَعْبُدُوْنَ ② وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ

تَعْبُدُوْنَ	وَ	لَا	اَنْتُمْ	عٰبِدُوْنَ	مَا
تم عبادت کرتے ہو	اور	نہ	تم	عبادت کرتے ہو	جس کی

ان کو میں نہیں پوجتا اور جس (خدا) کی میں عبادت کرتا ہوں اس کی تم عبادت

منزل ۷

اس سورۃ میں حضور ﷺ کو خیر کثیر کے عطا ہونے کی خوشخبری دی گئی ہے اور دشمنوں کو شکست کی۔

❁ حضور ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ کی وفات پر قریش مکہ نے بغلیں بجائیں کہ اب اس شخص کا نام ختم ہو جائیگا۔ اس پر فرمایا گیا ہے، اے محمدؐ! ہم نے آپ کو خیر کثیر سے نوازا ہے، آپ اپنے رب کے حکم کے مطابق نمازیں پڑھتے رہیں اور قربانی دیتے رہیں، آپ کا دشمن ہی بے نام ونشان رہے گا۔

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ (کافر)۔ یہ سورۃ بھی مکی ہے جو ہجرت سے کچھ عرصہ پہلے نازل ہوئی (جبکہ بعض روایات کی رو سے ابتدائی دور میں)۔ حق وباطل کی کشمکش میں ایک منزل یہ بھی آتی ہے کہ باطل کی طرف سے مصالحت اور سودے بازی کی پیش کش ہوتی ہے۔ باطل کے ساتھ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنے مستقل اصول نہیں رکھتے بلکہ کچھ مفادات، کچھ خواہشیں اور روایات انہیں باطل سے الگ نہیں ہونے دیتیں۔ ایسے لوگوں کی کوشش ہوتی ہے کہ حق کے ساتھ کوئی مصالحت کی راہ نکل آئے۔ حق ایک مضبوط بنیاد پر قائم ہوتا ہے، وہ مالک کائنات کی ترجمانی کرتا ہے، اسمیں کوئی سودے بازی نہیں ہو سکتی۔

◦ افعال: اَعْطَيْنَا: ہم نے عطا کیا، اِعْطَاءٌ سے، ماضی جمع متکلم۔ صَلِّ: نماز پڑھ، تَصْلِيَةٌ سے، امر واحد حاضر مذکر۔
اِنْحَرْ: تو قربانی کر، تو اونٹ ذبح کر، نَحْرٌ (گلے میں چوٹ لگانا/ ذبح کرنا) سے، امر واحد حاضر مذکر، نَحَرَ۔ يَنْحَرُ۔
اَعْبُدُ: میں عبادت کرتا ہوں، (نصر) عِبَادَةٌ سے، مضارع واحد متکلم۔ تَعْبُدُوْنَ: تم عبادت کرتے ہو، مضارع جمع حاضر مذکر۔
٥ اسماء: الْكَوْثَرَ: جنت کی ایک نہر کا نام یا حوض، خیر کثیر، ہر قسم کی بھلائیاں اور نعمتیں۔ شَانِئَ: دشمن، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ الْاَبْتَرُ: بے اولاد، دم کٹا، بَتْرٌ (کاٹنا) سے صفت مشبہ۔

اَعۡبُدُ ﴿۳﴾ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ﴿۴﴾

اَعۡبُدُ	وَلَا	اَنَا	عَابِدٌ	مَا	عَبَدۡتُّمۡ
میں عبادت کرتا ہوں	اور نہ	میں	عبادت کرنیوالا ہوں	جن کی	تم نے عبادت کی

نہیں کرتے۔ اور (میں پھر کہتا ہوں کہ) جن کی تم پرستش کرتے ہو ان کی میں پرستش کرنے والا نہیں ہوں

وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ﴿۵﴾ لَکُمۡ

وَلَا	اَنۡتُمۡ	عٰبِدُوۡنَ	مَا	اَعۡبُدُ	لَکُمۡ
اور نہ	تم	عبادت کرنے والے ہو	جس کی	میں عبادت کرتا ہوں	تمہارے لیے

اور نہ تم اس کی بندگی کرنیوالے (معلوم ہوتے) ہو جس کی میں بندگی کرتا ہوں۔ تم اپنے

ع ١ ٦ ٣٣

دِیۡنُکُمۡ وَ لِیَ دِیۡنِ ﴿۶﴾

دِیۡنُ	کُمۡ	وَ	لِیَ	دِیۡنِ
دین	تمہارا	اور	میرے لیے	میرا دین

دین پر میں اپنے دین پر۔

اٰیَاتُہَا ٣ — سُوۡرَۃُ النَّصۡرِ مَدَنِیَّۃٌ — (عدد النزول ١١٤) (عدد التلاوۃ ١١٠) — رُکُوۡعُہَا ١

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَ الۡفَتۡحُ ﴿۱﴾

اِذَا	جَآءَ	نَصۡرُ	اللّٰہِ	وَ	الۡفَتۡحُ
جب	آ پہنچی	مدد	اللہ کی	اور	فتح

جب اللہ کی مدد آ پہنچی اور فتح (حاصل ہوگئی)

دعوتِ حق کے آخری دور میں کچھ ایسی ہی صورت پیدا ہوگئی تھی، قریش کے کچھ سردار اس معاملہ میں پیش پیش تھے اور دوسری طرف ظلم و زیادتی کا بازار بھی گرم تھا۔

چنانچہ اس دور میں اللہ نے یہ سورۃ نازل کی اور یہ کفر کی ان چالوں کو ناکام بنانے کیلئے آخری اعلان برأت تھا کہ تم اپنی راہ لو ہم اپنے راستے پر چلیں گے۔ یہاں کافر کا لفظ انکار کرنے والے کے معنی میں ہے، اس لیے یہاں 'اے کافرو' کہہ کر بات شروع کی گئی ہے۔ دین حق اپنی جگہ مکمل دستورِ حیات ہے، کفر و اسلام میں اتحاد ممکن نہیں، لہٰذا کافروں کو صاف کہہ دیا گیا کہ توحید کے علمبرداروں کا راستہ الگ اور مشرکوں کا راستہ الگ۔ تم کبھی یہ نہ سمجھو کہ ہم کبھی تمہارے جھوٹے معبودوں کی عبادت کریں گے، اور نہ ہم کو امید ہے کہ تم خالص اللہ کی عبادت کرو گے۔ تمہارا دین تمہیں مبارک، میں اپنے دین پر قائم ہوں، تمہارے ساتھ کوئی سودے بازی نہیں ہوسکتی۔

سُوۡرَۃُ النَّصۡر (مدد)۔

یہ مدنی سورۃ ہے اور قرآن مجید کی آخری سورۃ ہے، یہ حجۃ الوداع کے موقع پر ایام تشریق کے وسط میں بمقام منیٰ نازل ہوئی۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے اپنی اونٹنی

◎ افعال: عَبَدۡتُّمۡ: تم نے عبادت کی، (جسکی) تم عبادت کرتے ہو، ماضی جمع حاضر مذکر، عَبَدَ. یَعۡبُدُ (عِبَادَۃٌ سے)۔

0 اسماء: عٰبِدُوۡنَ: عبادت کرنیوالے، عِبَادَۃٌ سے اسم فاعل، عَابِدٌ واحد۔ لِیَ: (لِ. یَ) میرے لیے، لِ حرف جر، یَ اسم ضمیر واحد متکلم۔ دِیۡنِ: (اصل میں دِیۡنِیۡ) میرا دین، دِیۡن مضاف، ی (ضمیر واحد متکلم) مضاف الیہ محذوف۔ نَصۡرُ: مدد، مدد کرنا، مصدر۔ فَتۡحُ: کامیابی/ فتح، کامیاب ہونا/ غلبہ حاصل ہونا، کھولنا، مصدر۔

وَ رَاَيۡتَ النَّاسَ يَدۡخُلُوۡنَ فِيۡ

وَ	رَاَيۡتَ	النَّاسَ	يَدۡخُلُوۡنَ ۞	فِيۡ
اور	دیکھا آپ نے	لوگوں کو	داخل ہورہے ہیں	میں

اورتم نے دیکھ لیا کہ لوگ غول کے غول اللہ کے

دِيۡنِ اللّٰهِ اَفۡوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ

دِيۡنِ	اللّٰهِ	اَفۡوَاجًا	فَ	سَبِّحۡ	بِ	حَمۡدِ
دین	اللہ کے	فوج درفوج	پس	آپ تسبیح کریں	ساتھ	حمد/ثناء/تعریف کے

دین میں داخل ہورہے ہیں تو اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ

رَبِّكَ وَ اسۡتَغۡفِرۡهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ (وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

رَبِّكَ	وَ	اِسۡتَغۡفِرۡ ۞	هُ	اِنَّهٗ	كَانَ
پروردگار اپنے کی	اور	مغفرت مانگیں	اس سے	بیشک وہ	ہے

تسبیح کرو اور اس سے مغفرت مانگو۔ بیشک وہ معاف

تَوَّابًا ﴿۳﴾ ع ۱ ۳ ۳۵

تَوَّابًا 0

بڑا توبہ قبول کرنے والا

کرنے والا ہے۔

رُكُوعُهَا ۱ — عدد النزول ۶ — سُوۡرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ — عدد التلاوۃ ۱۱۱ — اٰيَاتُهَا ۵

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

پرسوار ہوکر اپنا مشہور خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس کا موضوع یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو یہ بتایا کہ جب عرب میں اسلام کی فتح ہو جائے اور لوگ دین میں فوج در فوج داخل ہونے لگیں تو اس کا مطلب ہوگا کہ وہ کام مکمل ہوا جس کیلئے آپ دنیا میں تشریف لائے تھے۔ اسکے بعد حضورؐ کو حکم ہوا کہ آپ اللہ کی حمد اور تسبیح کرنے میں مشغول ہوجائیں، اسکے فضل و کرم سے اتنا بڑا کام انجام دینے میں کامیاب ہوئے، اور اللہ سے دعا فرمائیں کہ اس خدمت میں اگر کوئی بھول چوک یا کوتاہی ہوئی تو وہ اس کو معاف کردے۔

۞ اس سورۃ میں یہ بات واضح ہوئی کہ جب اللہ کی مدد اور فتح آئے اور لوگ فوج در فوج دین میں داخل ہوں تو اپنے اللہ کی تسبیح پڑھو اور اسی سے بخشش مانگو، وہ بڑا ہی معاف کرنے والا ہے۔

سُوۡرَةُ اللَّهَب (یا الۡمَسَد)

اللَّهَب: شعلہ۔

الۡمَسَد: مونج کی رسی۔

یہ مکی سورۃ ہے، یہ اس وقت نازل ہوئی جب حضور ﷺ کی مخالفت

۞ **افعال**: **يَدۡخُلُوۡنَ**: وہ داخل ہوتے ہیں/ داخل ہورہے ہیں، دُخُوۡلٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر، دَخَلَ. يَدۡخُلُ۔ **اِسۡتَغۡفِرۡ**: مغفرت مانگ، معافی مانگ، اِسۡتِغۡفَارٌ سے، امر واحد حاضر مذکر۔

0 **اسماء**: **تَوَّابًا**: بڑا توبہ قبول کرنے والا، مبالغہ کا صیغہ، اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ہے۔

تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَہَبٍ وَّ تَبَّ ﴿۱﴾ مَاۤ

مَا	تَبَّ	وَ	اَبِیۡ لَہَبٍ ○	یَدَا	تَبَّتۡ ◌
نہ	ہلاک ہو وہ خود	اور	ابولہب کے	ہاتھ دونوں	ٹوٹ جائیں

ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ ہلاک ہو۔ نہ تو اس کا مال ہی

اَغۡنٰی عَنۡہُ مَالُہٗ وَ مَا کَسَبَ ﴿۲﴾

کَسَبَ ◌	مَا	وَ	مَالُہٗ	عَنۡہُ	اَغۡنٰی ◌
اس نے کمایا	جو کچھ	اور	مال اس کا	اس کے	کام آیا

اس کے کچھ کام آیا اور نہ وہ جو اس نے کمایا۔

سَیَصۡلٰی نَارًا ذَاتَ لَہَبٍ ﴿۳﴾ وَّ امۡرَاَتُہٗ

ہٗ	اِمۡرَاَۃُ ○	وَ	ذَاتَ لَہَبٍ	نَارًا	سَیَصۡلٰی ◌
اس کی	بیوی	اور	والی شعلوں / بھڑکتی ہوئی	آگ میں	جلد ہی داخل ہوگا

وہ جلد بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا۔ اور اس کی جورو بھی،

حَمَّالَۃَ الۡحَطَبِ ﴿۴﴾ فِیۡ جِیۡدِہَا حَبۡلٌ

حَبۡلٌ ○	ھَا	جِیۡدِ	فِیۡ	الۡحَطَبِ ○	حَمَّالَۃَ ○
رسی	اس کی	گردن	میں	لکڑیاں ایندھن کی	اٹھانے والی

جو ایندھن سر پر اٹھائے پھرتی ہے۔ اس کے گلے میں مونج کی

ع ۱ ۵ ۳۶

مِّنۡ مَّسَدٍ ﴿۵﴾

مَسَدٍ ○	مِنۡ
مونج	سے/کی

رسی ہوگی۔

کھل کر ہونے لگی اور ابولہب کا رویہ عداوت میں حد سے گزر گیا۔ یہ حضورؐ کا چچا تھا، اسکی مخالفت علانیہ سب کے سامنے آگئی، وہ حضورؐ سے دلی عداوت رکھتا تھا۔ وہ عداوت میں اس قدر بڑھ گیا تھا کہ کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتا تھا، اس بنا پر اس سورۃ میں نام لے کر اس کی مذمت کی گئی ہے۔

جب یہ بات ہوئی تو لوگوں کی ہمیشہ کے لیے یہ توقع ختم ہوگئی کہ حضورؐ دین کے معاملہ میں کسی کا لحاظ کر کے مداہنت کر سکتے ہیں، کیونکہ ابولہب نے حضورؐ کو اس وقت برا بھلا کہا جب آپ نے کوہِ صفا پر کھڑے ہو کر اللہ کی طرف لوگوں کو بلایا۔

اس کی بیوی اُمِّ جمیل بھی حضورؐ کو ستاتی تھی، جنگل سے کانٹے لا کر راستے میں بچھاتی تھی۔

◌ افعال: تَبَّتۡ: وہ ہلاک ہوگئی، (دونوں ہاتھ) ٹوٹ جائیں/ٹوٹ گئے، تَبٌّ سے، ماضی واحد غائب مؤنث، تَبَّ۔ یَتُبُّ۔ مَآ اَغۡنٰی: نہ کام آیا، نہ بے پروا کیا، اِغۡنَاءٌ سے، ماضی منفی واحد غائب مذکر۔ کَسَبَ: اس نے کمایا، کَسۡبٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، کَسَبَ۔ یَکۡسِبُ۔ سَیَصۡلٰی: وہ عنقریب آگ میں داخل ہوگا، صُلِیٌّ سے، مضارع مستقبل واحد غائب مذکر، صَلِیَ۔ یَصۡلٰی۔

○ اسماء: لَہَبٍ: شعلہ، لپٹ، آگ بھڑکانا، مصدر، ذَاتَ لَہَبٍ: بھڑکتی ہوئی، شعلوں والی۔ اِمۡرَاَۃٌ: عورت/ بیوی، نِسَآءٌ جمع۔ حَمَّالَۃَ: بہت اٹھانے والی، حَمۡلٌ سے صیغۂ مبالغہ۔ الۡحَطَبِ: ایندھن، لکڑی۔ حَبۡلٌ: رسی۔ مَسَدٍ: مونج، کھجور کی پوست۔

سُوْرَةُ الْاِخْلَاص مَكِّيَّة — عدد التلاوة ۱۱۲ — عدد النزول ۲۲ — آيَاتُهَا ۴ — رُكُوْعُهَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ① اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ ②

قُلْ	هُوَ	اللّٰهُ	اَحَدٌ	اَللّٰهُ	الصَّمَدُ
کہہ دیجئے	وہ	اللہ	ایک ہے	اللہ	بے نیاز ہے

کہو کہ وہ (ذات پاک جس کا نام) اللہ (ہے) ایک ہے۔ (وہ) معبود برحق بے نیاز ہے۔

لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ ③ وَلَمْ يَكُنْ

لَمْ	يَلِدْ	وَ	لَمْ	يُوْلَدْ	وَ	لَمْ	يَكُنْ
نہ	اس نے جنا	اور	نہ	وہ جنا گیا	اور	نہ ہی	ہے

نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا۔ اور کوئی اس کا

لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۠ ④

ع ۱ — ۱۳ — ۳۷

لَهٗ	كُفُوًا	اَحَدٌ
اس کا	ہمسر	کوئی

ہمسر نہیں۔

سُوْرَةُ الْفَلَق مَكِّيَّة — عدد التلاوة ۱۱۳ — عدد النزول ۲۰ — آيَاتُهَا ۵ — رُكُوْعُهَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

منزل ۷

سُوْرَةُ الْاِخْلَاص (خالص)۔ اس سورۃ کا موضوع توحید خالص ہے۔ اس میں اللہ کی صفات کا تذکرہ ہے جو اخلاص کی بنیاد ہیں۔ اخلاص کا مفہوم یہ ہے کہ بندہ اپنے اللہ کے لیے سب کچھ خالص کردے، اس سے محبت کرے تو سچائی کے ساتھ اور پھر اس پر جما رہے، اس کی اطاعت کرے تو سچائی کے ساتھ دل سے کرے اور ہمیشہ کرتا رہے، اس کی عظمت اور بڑائی کا اعتراف کرے تو خلوص کے ساتھ پھر کسی دوسرے کی عظمت اس کے دل میں جگہ نہ پاسکے، وہ اس کو اپنا خالق، مالک اور رازق تسلیم کرے، ان باتوں میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرے۔ اخلاص دین کی جان ہے، آدمی کی روش کسی حال میں بھی اسکے خلاف نہ ہو کیونکہ اللہ ہر حال میں دلوں کے بھید، کھلی اور چھپی باتوں کو جانتا ہے۔ چنانچہ اس وقت لوگوں نے اللہ کے بارے حضور ﷺ سے سوال کیا تو یہ سورۃ نازل ہوئی۔

مُعَوِّذَتَيْن (پناہ مانگنے والی دُعائیں)، **سُوْرَةُ الْفَلَق** و **سُوْرَةُ النَّاس** یہ دونوں سورتیں مدینہ میں نازل ہوئیں، بعض روایات میں ہے کہ یہ مکی ہیں۔ توحید خالص جو دین کی اساس ہے اللہ نے اپنی کتاب کا آغاز اسی سے کیا اور

افعال: قُلْ: تو کہہ، قَوْلٌ سے، امر واحد حاضر مذکر، قَالَ۔ يَقُوْلُ۔ **لَمْ يَلِدْ**: اس نے نہیں جنا، وہ باپ نہیں ہے، وِلَادَةٌ سے، مضارع منفی بہ لم واحد غائب مذکر، **لَمْ يُوْلَدْ**: وہ نہیں جنا گیا، مضارع مجہول منفی بہ لم واحد غائب مذکر، وَلَدَ۔ يَلِدُ۔

اسماء: اَحَدٌ: ایک، یکتا، اکیلا۔ **الصَّمَدُ**: بے نیاز، بے پروا، جسے کوئی حاجت نہ ہو، کھاتا پیتا نہ ہو۔ **كُفُوًا**: ہمسر، شریک، برابر، مثل۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ① مِنْ شَرِّ مَا

قُلْ	اَعُوْذُ °	بِرَبِّ	الْفَلَقِ 0	مِنْ	شَرِّ	مَا
کہہ دیجئے	میں پناہ مانگتا ہوں	پروردگار کی	صبح کے	سے	ہر بدی/ برائی	جو

کہو کہ میں صبح کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں۔ ہر چیز کی برائی سے

خَلَقَ ② وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ③

خَلَقَ	وَ	مِنْ	شَرِّ	غَاسِقٍ 0	اِذَا	وَقَبَ °
اس نے پیدا کی	اور	سے	برائی	رات کے اندھیرے کی	جب	وہ چھا جائے

جو اس نے پیدا کی۔ اور شب تاریک کی برائی سے جب اس کا اندھیرا چھا جائے۔

وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ④ وَ مِنْ

وَ	مِنْ	شَرِّ	النَّفّٰثٰتِ 0	فِی	الْعُقَدِ 0	وَ	مِنْ
اور	سے	شر	پھونکنے والیوں کے	میں	گرہوں	اور	سے

اور گنڈوں پر (پڑھ پڑھ کر) پھونکنے والیوں کی برائی سے۔ اور

ع ١ ٥ ٣٨

شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ⑤

شَرِّ	حَاسِدٍ 0	اِذَا	حَسَدَ
شر	حسد کرنے والے کے	جب	وہ حسد کرے

حسد کرنے والے کی برائی سے جب حسد کرنے لگے۔

(ایاتُها ٦) (عدد التلاوة ١١٤) سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ (عدد النزول ٢١) (رکوعُها ١)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

منزل ٧

انفتام بھی اسی پر ہوا، کہ جو سورۃ الاخلاص میں ہے۔ اس کے بعد یہ دونوں سورتیں ہیں، یہ دونوں توحید کی پاسبان اور محافظ ہیں کیونکہ اس میں استعاذہ کی تعلیم دی گئی ہے، جس کا مفہوم یہ ہے، پناہ لینا، حفاظت میں آنا۔ انسان دنیا میں جس امتحان میں ڈالا گیا ہے اس میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ مرتے دم تک شیطان اور شیطانی طاقتوں کا مقابلہ کرے، ان کو شکست دے۔ اس کے مقابلہ میں فتح مندی حاصل کرنا اُخروی کامیابی کی کلید ہے، کیونکہ وہ انسان پر ہر گھات سے حملہ کرتا ہے اور اس کو توحید کے راستے سے ہٹا کر شرک کی راہوں میں ڈالتا ہے۔ ان سورتوں میں بتایا گیا ہے کہ:

١۔ اس سے اللہ کی پناہ ڈھونڈھے، ہر وقت چوکنا رہنے کی ضرورت ہے، ورنہ وہ شیطان سے مار کھا جائے گا۔

٢۔ اللہ نے ان سورتوں میں اپنی ان صفات سے پردہ اٹھایا ہے تا کہ وہ اس کی اعلیٰ صفات ہی کے ذریعے دشمن سے مقابلہ کر کے اللہ کی پناہ میں آئے۔

٣۔ انسان کو گمراہ کرنے کے معاملہ میں شیطان کن کن راستوں اور کون سے مؤثر حربے استعمال کرتا ہے تا کہ دشمن کی قوت کا صحیح اندازہ ہو سکے اور ان

° افعال: اَعُوْذُ: میں پناہ لیتا ہوں، پناہ مانگتا (چاہتا) ہوں، عَوْذٌ و مَعَاذٌ سے، مضارع واحد متکلم، عَاذَ۔ يَعُوْذُ۔
وَقَبَ: وہ چھا گیا، سمٹ گیا، غروب ہوا، وَقْبٌ و وُقُوْبٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، وَقَبَ۔ يَقِبُ۔

0 اسماء: اَلْفَلَقِ: صبح دم، سپیدۂ صبح، اول صبح۔ غَاسِقٍ: رات کا اندھیرا، تاریک رات، اسم فاعل (واحد مذکر)۔
النَّفّٰثٰتِ: پھونکنے والیاں، بہت دم کرنیوالیاں، جادو گرنیوالیاں، نَفَّاثَةٌ واحد، صیغۂ مبالغہ۔ الْعُقَدِ: گرہیں، گنڈیں، عُقْدَةٌ واحد۔ حَاسِدٍ: حسد کرنے والا، حَسَدٌ (حَسَدَ۔ يَحْسُدُ) سے، اسم فاعل (واحد مذکر)۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ ① مَلِكِ

قُلْ	اَعُوْذُ	بِرَبِّ	النَّاسِ ٥	مَلِكِ
کہہ دیجئے	میں پناہ مانگتا ہوں	پروردگار کی	لوگوں کے	حقیقی بادشاہ کی

کہو کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں، (یعنی) لوگوں کے

النَّاسِ ۙ ② اِلٰهِ النَّاسِ ۙ ③ مِنْ شَرِّ

النَّاسِ	اِلٰهِ ٥	النَّاسِ	مِنْ	شَرِّ
لوگوں کے	معبود برحق کی	لوگوں کے	سے	شر

حقیقی بادشاہ کی، لوگوں کے معبود برحق کی۔ (شیطان) وسوسہ انداز

الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ ④ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ

الْوَسْوَاسِ ٥	الْخَنَّاسِ ٥	الَّذِیْ	یُوَسْوِسُ ۞
وسوسہ انداز کے	پیچھے ہٹنے والا/چھپ جانے والا	وہ جو	وسوسے ڈالتا ہے

کی برائی سے جو (اللہ کا نام سن کر) پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ جو لوگوں کے دلوں

فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ ⑤ مِنَ الْجِنَّةِ

فِیْ	صُدُوْرِ ٥	النَّاسِ	مِنْ	الْجِنَّةِ
میں	دلوں	لوگوں کے	سے	جنات

میں وسوسے ڈالتا ہے۔ (خواہ وہ) جنات سے (ہو)

وَ النَّاسِ ۙ ع ⑥

ع ۱ ۶ ۳۹

وَ	النَّاسِ
اور	انسانوں میں

یا انسانوں میں سے۔

منزل ۷

طریقوں سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ حاصل کرے۔

۞ سورہ فلق میں کس خوبی سے اللہ کی پناہ حاصل کی گئی ہے: میں اس رب کی، جو رات کے اندھیرے کو پھاڑ کر صبح کی روشنی نمودار کرتا ہے، پناہ مانگتا ہوں اور مجھے ہر مخلوق کے شر سے محفوظ رکھ، خاص طور پر اندھیرے اور تاریکی کے شر سے، جو منتر پڑھ کر گرہ لگاتی اور اس میں پھونک مارتی ہیں، اور حسد کرنے والوں کے شر سے جب وہ میرے خلاف آمادہ ہوں۔

۞ اس میں شیطان کے وہ حربے ہیں جو انسان کے دل اور اندر سے حملہ آور ہوتے ہیں۔ آدمی کو غافل پا کر اس کو ورغلاتا، بہکاتا ہے: میں پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے رب، بادشاہ اور معبود کی، دلوں میں وسوسہ ڈالنے والے کی آفت سے جو دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔ جو ان دونوں سورتوں کو پڑھتا رہے گا وہ بیرونی اور اندرونی شر سے اللہ کی پناہ میں رہے گا اور توحید کے راستے پر قائم رہیگا۔

۞ افعال: یُوَسْوِسُ: وسوسہ پیدا کرتا ہے، وَسْوَسَةٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر، وَسْوَسَ. یُوَسْوِسُ۔

٥ اسماء: النَّاسِ: لوگ، انسان، اِنْسَانٌ واحد۔ اِلٰهِ: معبود، جس کی بندگی وعبادت کی جائے۔ الْوَسْوَاسِ: شیطان، وسوسہ ڈالنے والا، کسی بری چیز کا دل میں پیدا کرنا۔ الْخَنَّاسِ: چھپ جانے والا، پیچھے ہٹنے والا، خَنَسٌ (پیچھے ہٹنا/رک جانا) سے مبالغہ کا صیغہ۔ صُدُوْرِ: دِل، سینے، صَدْرٌ واحد۔

تیسویں پارے کے مضامین پر اجمالی نظر
اور
ہمارے لیے اس میں سبق

اس پارہ میں اجمالی طور پر توحید و رسالت پر بھی بحث کی گئی ہیں لیکن زیادہ تر آخرت کی زندگی اس کا خاص موضوع ہے، کیونکہ ان تینوں کے بغیر ایمانیات کی تکمیل نہیں ہوسکتی اور ایک مسلمان کا عقیدہ ہی ان بنیادوں پر استوار ہوتا ہے اگر چہ اس ضمن میں مزید دو چیزیں ایسی ہیں جو ان تینوں کے لیے لازم و ملزوم ہیں یعنی فرشتوں اور اس کی کتب پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔

۱۔توحید یہ ہے کہ اللہ زندہ جاوید ہستی ہے، جو غیر محدود ہے، ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی، وہ کسی کی محتاج نہیں، اس کو کسی نے تخلیق نہیں کیا اس نے سب کو تخلیق کیا، سب مخلوق اس کی محتاج ہے، وہ بے نیاز ہے، قادر مطلق ہے، وہ حکیم اور دانا ہے، وہ اپنی مخلوقات کی ہر بات کا علم رکھتا ہے، زمین و آسمان کی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں، وہ سب پر غالب اور حاکم ہے، کوئی اس کے حکم کی سرتابی نہیں کر سکتا، وہ بے حساب قوتوں کا مالک ہے، پوری کائنات کی تمام چیزیں اسی سے اپنی زندگی گزارنے کے لیے رزق حاصل کرتی ہیں، نہ اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ اس میں کوئی نقص یا عیب ہے اور کمزوری کی تمام صفات سے پاک ہے، وہ اپنے ہر کام میں مختار کل ہے، اس میں کسی کا کوئی دخل نہیں ہے۔ یہ اس کی ایسی صفات ہیں جو کسی دوسرے کے پاس نہیں، اگر کوئی کسی دوسری مخلوق میں کسی ایک یا چند صفات کو مانتا ہے تو وہ شرک کرتا ہے، کیونکہ اس عالم کی سب چیزیں اپنی بقاء کے لیے اس کی محتاج ہیں، محکوم ہیں، بنتی اور بگڑتی رہتی ہیں، مرتی اور جیتی ہیں، کوئی ایک حال پر قائم نہیں۔لہٰذا اللہ ہی کی وہ ذات ہے جو اپنی صفات میں یکتا ہے، وہ اپنے حقوق و اختیارات کا واحد مالک ہے۔

ان باتوں سے اس کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے تخلیق کیا اور اسے کچھ معاملات میں اختیار دے دیا، اسی کی طرف سے انسان زمین پر خلیفہ بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اس زمین میں انسان کی زندگی کا اصل مقصد اللہ کی رضا حاصل کرنا ہے۔ یہ رضا اسی صورت میں حاصل ہوگی جب انسان اللہ کے بتائے ہوئے احکامات پر عمل کرے گا۔ توحید کے اقرار کا لازمی تقاضا بھی یہی ہے کہ اس کے بعد انسان اپنی زندگی کے اختیاری پہلوؤں میں بھی اللہ کی حکومت تسلیم کرے، ہر معاملہ میں اس کو واضع قانون اور خود کو اس کا مطیع سمجھے، اپنے اختیارات کو ان حدود کے اندر استعمال کرے جو اللہ نے مقرر کر دی ہیں۔

۲۔فرشتوں سے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے وہ یہ ہے کہ یہ کائنات کے انتظام کے لیے مقرر کیے ہوئے کارندے ہیں، انسان ان کو اللہ کے ساتھ کسی امر میں بھی شریک نہ سمجھے۔

۳۔رسالت و کتاب کا عقیدہ انسان کی ایسی ضرورت ہے کہ اس کے ذریعے اس کو اللہ کے قوانین اور طریقوں کا تفصیلی علم حاصل ہوتا ہے، جس کی وجہ سے انسان کو ان حدود کی شناخت ہوتی ہے جن سے اس کے اختیارات محدود اور واضح ہوں۔ اسی لیے رسول کی ہدایت کو اللہ کی ہدایت اور ان کی پیش کی ہوئی کتاب کو اللہ کی کتاب سمجھنا ہی ایمان بالرسالت والکتاب ہے۔

۴۔عقیدۂ آخرت، جس پر اس پارہ میں سب سے زیادہ زور دیا گیا ہے، ایک ایسا عقیدہ ہے جس کے بغیر دیگر عقائد پر ایمان رکھنا یا نہ رکھنا یکساں ہو جاتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ عقیدہ (موجودہ انسانی زندگی کی ہیئت کے لحاظ سے) سب سے ضروری اور اہم ہے۔ آخرت کا عقیدہ یہ ہے کہ ایک دن اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کو فنا کر دے گا، جس کو قیامت کہتے ہیں، پھر ایک دوسرا عالم وجود میں آئے گا، سب کو دوبارہ زندگی بخشی جائے گی اور سب اللہ کے دربار میں حاضر ہوں گے۔ تمام انسانوں نے دنیا میں جو اعمال کیے ہیں ان کا پورا نامۂ اعمال اللہ کے سامنے پیش کیا جائے گا، اللہ انسانوں کے اچھے یا برے اعمال کا وزن فرمائے گا، جس کے اچھے کام برے کاموں سے وزن میں بھاری ہوں گے اس کو بخش دے گا اور اس کو جنت میں داخل کرے گا، جن کے اعمال میں برے اعمال کا وزن زیادہ ہوگا وہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ عقیدۂ آخرت کی وجہ سے انسان ظاہری حیات دنیا کے پیچھے ایک دوسرے عالم کو دیکھنے لگتا ہے، اس سے اس کو دنیا میں معیار زندگی کی حقیقت معلوم ہوتی ہے، خوش حالی و بدحالی

اور نفع ونقصان، خیر وشر، اللہ کی رضا اور اس کی ناخوشی کا معیار وہ نہیں ہے جو دنیا نے مقرر کیا ہوا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ جملہ اعمال کی جزا و سزا اس دنیا میں ختم نہیں ہوتی بلکہ آخری فیصلہ ایک دوسرے عالم میں ہونے والا ہے، وہی حقیقت میں صحیح فیصلہ ہوگا۔

❁ حیاتِ اُخروی کے سلسلہ میں چند حقائق ایسے ہیں جن کا جاننا ضروری ہے:

۱۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کی ہر چیز اپنی ایک طبعی عمر رکھتی ہے جس کے بعد اس میں فساد برپا ہوجاتا ہے یا وہ فنا ہوجاتی ہے۔ اس طرح اس کائناتِ عالم کی بھی ایک عمر ہے جس کے تمام ہونے پر یہ سارا نظام درہم برہم ہوجائے گا۔ اس کی جگہ کوئی دوسرا نظام لے لے گا جس کے طبعی قوانین موجودہ دنیا کے قوانین سے مختلف ہوں گے۔

۲۔ اس نظام کے خاتمہ کے بعد اللہ تعالیٰ کی عدالت قائم ہوگی جس میں ہر چیز کا حساب لیا جائے گا۔ انسان کو اس روز دوبارہ نئی زندگی ملے گی، وہ اپنے اللہ کے حضور حاضر ہوگا، اس کے تمام اعمال جو اس نے اس دنیا میں کیے تھے ٹھیک ٹھیک پرکھے جائیں گے، حق وانصاف کے ساتھ اس مقدمے کا فیصلہ ہوگا، اچھے اعمال پر اچھی جزا اور برے اعمال پر بری سزا ملے گی۔

۳۔ یہ دنیوی زندگی انسان کی اُخروی زندگی کیلئے امتحان گاہ ہے۔ یہ زندگی عارضی ہے، آخرت پائیدار، یہ ناقص اور وہ کامل۔ تمام اعمال کے نتائج اس دنیوی زندگی میں مرتب نہیں ہوتے اور نہ ہوسکتے ہیں، اس ناقص زندگی کی تکمیل دوسری زندگی میں ہوگی، جو عمل انسان نے دنیا میں کیا تھا اور وہ بے نتیجہ یا بے ثمر رہ گیا تھا وہ اپنے حقیقی نتائج اور ثمرات کے ساتھ وہاں ظاہر ہوگا۔ بسا اوقات انسان کو جملہ اعمال کے ناتمام اور دھوکہ دینے والے نتائج سے مایوسی کا سامنا ہوتا ہے جو اس دنیوی زندگی میں اس کے سامنے مرتب ہوتے ہیں، اس کو اس مکمل سلسلہ کا لحاظ کرتے ہوئے اپنے افعال کی قدریں متعین کرنی چاہئیں۔

❁ حیاتِ اُخروی کے بارے میں تیسویں پارے میں جو مواد ملتا ہے اس کے مطابق سب سے پہلا گروہ منکرین کا ہے۔ قرآن کے نزول کے وقت جو لوگ قرآن کے مخاطب تھے انہوں نے جس قسم کے اعتراضات کیے تھے آج کے منکرین بھی وہی اعتراض کرتے ہیں؛ مرنے کے بعد پھر دوبارہ زندہ ہونا عقل میں آنے والی بات نہیں ہے، ہم کس طرح مان لیں کہ جو مردے زمین میں گل سڑ گئے ہیں، جن کے جسم کا ایک ایک ذرہ ہوا، زمین اور پانی میں منتشر ہوگیا ہے، ان کو دوبارہ زندگی مل سکتی ہے؟

آیات:

۱) (آج یہ انکار کرنے والے) کہتے ہیں کہ کیا ہم پھر الٹے پاؤں لوٹیں گے؟ بھلا جب ہم کھوکھلی ہڈیاں ہوجائیں گے (تو کیا پھر دوبارہ زندہ کیے جائیں گے)، انہوں نے کہا (اگر کہیں ایسا ہوا) تب تو بڑا نقصان ہوگا۔ (النّٰزِعَات: ۱۰تا۱۲)

۲) نہیں یہ بات نہیں بلکہ تم جزا وسزا کو جھٹلاتے ہو، حالانکہ تم پر نگہبان مقرر ہیں، جو قابل اعتماد لکھنے والے ہیں۔ وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔ (الْاِنفِطَار: ۹تا۱۲)

۳) مگر تم لوگ تو دنیوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہو، حالانکہ آخرت کہیں بہتر اور ہمیشہ رہنے والی ہے۔ (الْاَعْلٰی: ۱۶، ۱۷)

قرآن مجید ان خیالات کے بارے میں جو استدلال اختیار کرتا ہے اس میں سب سے پہلے کائنات کے آثار کا مشاہدہ کرنے اور ان پر غور کرنے کی دعوت دیتا ہے:

۱) کیا ہم نے زمین کو تمہارے لیے گہوارہ نہیں بنایا؟ اس میں پہاڑوں کی میخیں نہیں ٹھونکیں؟ اور ہم نے تم کو جوڑا جوڑا پیدا کیا (مرد عورت) اور تمہارے لیے نیند کو تھکاوٹ دور کرنے کا سبب بنایا، رات کو پردہ اور دن کو روزی کمانے کا ذریعہ بنایا۔ تمہارے سروں پر سات مضبوط (آسمان) پیدا کیے اور (سورج کو) ایسا چراغ بنایا جس کی روشنی نظروں کو چکا چوند کردیتی ہے اور پانی بھرے بادلوں سے موسلا دھار بارش برسائی تاکہ اس سے ہم اناج اور سبزیاں اگائیں اور گھنے باغ پیدا کریں۔ بلاشبہ فیصلے کا دن (قیامت) مقرر ہے۔ (النَّبَأ: ۶تا۱۷)

۲) کیا تمہارا پیدا کرنا زیادہ مشکل کام ہے یا آسمان کا بنانا، اللہ ہی نے اسے بنایا۔ (النّٰزِعٰت: ۲۷)

۳) مارا جائے انسان! یہ کیسا ناشکرا ہے۔ (اس نے یہ بھی نہ سوچا کہ اللہ نے) اسے کس چیز سے پیدا کیا ہے؟ ایک بوند سے اسے پیدا کیا پھر اس میں اندازہ رکھا، پھر اس کی راہ اس کے لیے آسان کردی، پھر اسے موت دی اور اسے قبر میں رکھوایا، پھر جب چاہے گا اٹھائے

گا۔(عَبَسَ:۱۷تا۲۲)
حیاتِ آخرت کے امکان کے لیے وہ انہی انفس و آفاقی آثار و مظاہر کو بطور استدلال پیش کرتا ہے۔ جس بات کو انسان بعید از عقل سمجھتا ہے درحقیقت وہ ناممکن نہیں ہے۔ یہ سب روزمرہ کے مشاہدات واضح اور ہمارے قریب تر ہیں جن سے آخرت کا امکان ثابت ہوتا۔ اس سے یہ بات بھی خود بخود واضح ہو جاتی ہے کہ اس کائنات کا بنانے والا ایک حکیم ہے جس کا کوئی کام بھی حکمت سے خالی نہیں ہے۔ یہ نظام بے مقصد بھی نہیں کہ اس کا کوئی انجام نہ ہو۔ یہ عبث اور کھیل تماشا نہیں ہے اور نہ ہی اس کی کوئی چیز بے نتیجہ ہو سکتی ہے۔

❁ قیامت کے بارے میں تیسویں پارے میں قرآن نے یہ مناظر ہمارے سامنے پیش کیے ہیں:

۱) جب آسمان پھٹ جائے گا اور ستارے منتشر ہو جائینگے اور سمندر پھوٹ نکلیں گے اور قبریں اکھاڑ دی جائیں گی۔ (الْاِنفِطَار)
۲) جب آفتاب کو لپیٹ دیا جائے گا اور تارے درہم برہم کر دیے جائیں گے اور پہاڑ چلائے جائیں گے۔ (التَّکْوِیْر)
۳) اس دن جب بگل بجایا جائے گا تو تم گروہ در گروہ ہو کر آجاؤ گے اور آسمان اس طرح کھل جائے گا کہ وہ دروازے ہی دروازے ہو جائے گا اور پہاڑ چلائے جائینگے تو وہ سراب ہو کر رہ جائینگے۔(النَّبَاْ:۱۸تا۲۰)
۴) اس دن (کی ہولناکی کا تصور کرو جب) زمین پر ایک سخت ہلا ڈالنے والا بھونچال آئے گا، اس کے بعد ایک اور آئے گا، اس دن لوگوں کے دل ڈر کے مارے دھڑک رہے ہوں گے اور نگاہیں جھکی ہوں گی۔(النّٰزِعٰت: ۶تا۹)
۵) تو پھر جب بڑی آفت آئے گی اس دن آدمی اپنے کاموں کو یاد کرے گا اور دوزخ دیکھنے والوں کی نظروں کے سامنے کر دی جائے گی۔ جس نے سرکشی اختیار کی اور دنیا ہی کی زندگی کو بہتر جانا اس کا ٹھکانا دوزخ ہی ہے۔(النّٰزِعٰت : ۳۴تا۳۹)
۶) پھر جب وہ سخت آواز آئے گی جس دن کہ آدمی اپنے بھائی سے دور بھاگے گا اور اپنے ماں باپ اور اپنی بیوی اور بیٹے سے۔ اس دن ہر شخص ایک ایسی فکر میں مبتلا ہو گا جو اسے (ہر ایک سے بے پروا کر دینے کے لیے) کافی ہو گی۔(عَبَسَ : ۳۳تا۳۷)
۷) (ذرا اس وقت کا تصور کرو) جب سورج کی دھوپ تہہ ہو جائیگی، جب ستارے ماند پڑ جائیں گے، جب پہاڑ چلائے جائینگے (اس صورت حال سے لوگ وحشت زدہ ہو جائیں گے اور) دس ماہ کی گابھن اونٹنیاں تک چھٹی پھریں گی، اور تمام وحشی جانور اکٹھے ہو جائیں گے (یہ تمام نظام کائنات کے درہم برہم ہونے کا اثر ہو گا) سارے سمندر جوش مارنے لگیں گے اور ادھر ادھر بہہ نکلیں گے۔(التَّکْوِیْر:۱تا۶)
۸) جب آسمان پھٹ جائے گا اور اپنے رب کے احکام پر کان دھرے گا اور یہی اس کے لیے زیبا ہے، اور جب زمین کھینچ کر ہموار کر دی جائے گی اور جو کچھ اس میں ہے سب اگل دے گی اور خالی ہو جائے گی اور اپنے رب کے احکام پر کان دھرے گی اور یہی اس کے لیے زیبا ہے۔(الْاِنشِقَاق:۱تا۵)
۹) جب زمین ایک سخت بھونچال سے ہلا دی جائے گی اور زمین اپنے اندر کا بوجھ باہر نکال دے گی، انسان کہے گا کہ اسے کیا ہو گیا؟ اس دن زمین اپنے تمام حالات بیان کر دے گی کیونکہ تیرے رب نے اسے حکم دیا ہو گا، اس وقت لوگ الگ الگ گروہوں میں حاضر ہوں گے تاکہ ان کو ان کے اعمال دکھا دیئے جائیں۔(الزِلْزَال:۱تا۶)

یہ اُخروی زندگی کے پہلے مرحلہ کی منظر کشی کی گئی ہے۔ موجودہ نظام کی تبدیلی، یعنی یہ کوئی دائمی نظام نہیں ہے، جب اس کی عمر پوری ہو جائے گی تو یہ نظام درہم برہم ہو جائے گا (یعنی اللہ کی مرضی اور مشیت کے مطابق جب اس کائنات کی عمر پوری ہو جائے گی تو صور میں پھونک دیا جائے گا جس کے بعد یہ تمام نظام کائنات تباہ ہو جائے گا)۔

❁ مسلمان ہونے کے لیے ان باتوں پر یقین کرنا ضروری ہے، اس کو ایمانیات میں شامل کرنے کی ضرورت کیا تھی؟ اس پر اتنا زور کیوں دیا گیا ہے؟ اس کو مانے بغیر کوئی آدمی نہیں رہ سکتا......؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کی عملی اور اخلاقی زندگی سے اس کا گہرا تعلق ہے۔ جو لوگ اس کا انکار کرتے ہیں ان کی عملی زندگی کا نقشہ ہی بدل جاتا ہے، لیکن ماننے والوں کی زندگی ایک خاص نہج پر پروان چڑھتی ہے۔ آخرت کو ماننے والا اپنے آپ کو ذمہ دار اور جواب دہ سمجھ کر زندگی گزارتا ہے، کیونکہ اس کو معلوم ہے کہ ایک روز اپنے تمام اعمال اور ہر حرکت کے لیے جواب دہی کرنا ہوگی

اور دنیا کے اندر بھی اس کے مستقبل کی اور آخرت میں سعادت وشقاوت اس کے حال کی نیکی اور بدی پر منحصر ہے۔ اگر وہ اس اعتقاد کو تسلیم نہیں کرتا تو اس کی پوری زندگی غیر ذمہ دارانہ گزرے گی، وہ اپنے آپ کو غیر مسئول سمجھے گا اور اپنی دنیوی زندگی کا سارا پروگرام اسی تصور کے تحت مرتب کرے گا۔ وہ خود غرضی اور نفسانی خواہشات پر مبنی دنیوی فوائد حاصل کرنے میں اپنی پوری زندگی اور وسائل لگادے گا۔ وہ ظلم، بے انصافی جھوٹ، غیبت، خیانت، زنا، رشوت، قتل وغارت گری وغیرہ سے صرف اس حد تک بچے گا جس حد تک کوئی بڑا نتیجہ اس کی اس زندگی میں ظاہر ہونے کا اندیشہ ہو، اگر اسے یہ امید ہو کہ اس کو کوئی نقصان نہ پہنچ سکے گا تو وہ ان افعال کا ارتکاب کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے گا۔ اسکے برعکس جو یوم آخرت کے تصور کے تحت زندگی بسر کرے گا وہ ہر حال میں اُخروی نتائج پر نگاہ رکھے گا، ان کے مفید یا مضر ہونے کا فیصلہ کرکے اپنی زندگی بسر کرے گا۔ یہ طرز عمل اس کو مکارم الاخلاق کے بلند مقام پر فائز کرے گا، وہ دنیوی پیمانوں کو نظر انداز کرکے ہر وہ کام کرے گا جس کا فائدہ آخرت میں ہو، خواہ اس کو اس راہ میں کتنا ہی نقصان کیوں نہ اٹھانا پڑے۔

۱) کیا انسان یہ گمان کرتا ہے کہ اس پر کسی کا بس نہ چلے گا؟ وہ کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال اڑا دیا۔ کیا وہ سمجھتا ہے کہ کسی نے اس کو نہیں دیکھا؟ (الْبَلَد: ۵تا۷)

۲) تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو، حالانکہ آخرت بہتر ہے اور زیادہ پائیدار ہے۔ (الْاَعْلٰی: ۱۶،۱۷)

۳) تباہی ہے ان بدمعاملہ لوگوں کے لیے جو دوسروں سے لیتے ہیں تو پورا پورا ناپ تول کر لیتے ہیں اور جب دوسروں کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں۔ کیا وہ نہیں سمجھتے کہ وہ ایک دن اٹھائے جانے والے ہیں؟ (الْمُطَفِّفِیْن)

۴) کیا تو نے دیکھا اس شخص کو جو روزِ جزا کی تکذیب کرتا ہے؟ وہی تو ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو کھانا کھلانے پر نہیں ابھارتا۔ پھر افسوس ہے ان نمازیوں پر جو اپنی نمازوں سے غفلت کرتے ہیں، جو عمل نیک کرتے ہیں تو دکھانے کے لیے، اور چھوٹی چھوٹی عام ضرورت کی چیزیں بھی لوگوں کو دینے میں دریغ کرتے ہیں۔ (الْمَاعُوْن)

۵) یوم جزا کی تکذیب نہیں کرتا مگر ہر وہ شخص جو حق سے تجاوز کر گیا اور گناہوں میں پھنس گیا۔ (الْمُطَفِّفِیْن: ۱۲)

دنیا پر آخرت کو ترجیح دینے کے لیے قرآن انسان کو یہ بات ذہن نشین کراتا ہے کہ یہ دنیا ایک عارضی جائے قیام ہے۔ اس کیلئے صرف یہی ایک زندگی نہیں بلکہ اس کے بعد ایک دائمی زندگی بہتر اور پائندہ تر بھی ہے، جس کے فوائد یہاں کے فوائد سے بہت زیادہ ہیں اور جس کے نقصانات یہاں کے نقصانات سے زیادہ سخت ہیں۔

قیامت کے مراحل

عقیدۂ آخرت کے مطابق حشر ونشر میں واقعات کی ترتیب یہ ہے:

❖ دنیا کے خاتمہ سے قبل قیامت کی نشانیوں میں احادیث کی رو سے فتنۂ دجال کا خروج ہے، یہ بہت سے لوگوں کو گمراہ کرے گا۔ اس کے خاتمہ کے لیے حضرت عیسیٰؑ کا نزول ہوگا، آپ اس کو قتل کردیں گے اور اس کے بعد اسلام اور ایمان کا دور شروع ہوگا۔

قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے کچھ اور بھی ہیں جن کا قرآن نے اجمالی اور احادیث نے تفصیلی ذکر کیا۔

۱) قرآن مجید میں سورۃ النمل :۸۲ میں دَآبَّـةً مِّنَ الْاَرْضِ (زمین کا ایک جانور) کا خروج ہے۔

۲) اس دن کا انتظار کرو جب آسمان صریح دھواں لائے گا (الدُّخَان : ۱۰)۔ اس سے مراد وہ دھواں ہے جو قیامت کی نشانی ہوگا۔

۳) یاجوج وماجوج کا خروج (الْاَنْبِیَا:۹۶)

❖ نفخ صور کا پہلا مرحلہ یہ ہوگا کہ تمام زندہ چیزیں مرجائیں گی، دوسرے مرحلہ میں تمام جاندار زندہ ہو جائیں گے۔ ان سب کو میدان حشر میں جمع کیا جائے گا۔ وہاں سب لوگ اللہ کے حضور (کافی مدت تک) کھڑے رہیں گے، انہیں اپنے جرائم کے مطابق پسینہ آئے گا۔ اس کے بعد عدالت شروع ہوگی، اللہ تعالیٰ ہر آدمی سے براہِ راست کلام کرے گا۔ اعمالنامے کھلیں گے اور تولے جائیں گے۔ آدمیوں نے آپس میں جو ناانصافیاں یا ظلم کیے ہوں گے ان کا فیصلہ ہوگا۔ شفاعت، پل صراط سے گزرنے کے مرحلوں کے بعد برے لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے اور اچھے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

❖ اسی طرح عقیدۂ آخرت سے تعلق رکھنے والے پاداش عمل کے دو اور مرحلے بھی ہیں، ایک منکر نکیر کے (یعنی قبر میں میت سے) سوال و

جواب کا مرحلہ ہوگا، پھر عذاب قبر یا نعیم قبر (قبر کی راحت و برکت) کا مرحلہ، یعنی قبر یا تو ایک شخص کے لیے جہنم کا نمونہ ہے یا جنت کا، اس کا ذکر قرآن مجید میں بھی ملتا ہے اور احادیث میں بھی۔

اس سلسلہ میں بہت سی روایات ہیں جن میں قیامت کے مناظر، اس کی ہولناکیوں، دلآویز مثالوں کا تذکرہ ہے، جو اس کے جلد وقوع اور اس کی مختلف المناکیوں کی پردہ کشائی کرتی ہیں تاکہ آدمی میں یقین کامل پیدا ہو۔ اسی طرح جہنم و جنت کی مناظر کشی ہے، خاص طور پر جہنم کا لفظ بکثرت استعمال ہوا، ایک جگہ ارشاد ہے کہ وہ چیختا، چنگھاڑتا، ابلتا اور غصے سے کھولتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ (الْمُلْك: ۷،۸)

خدا کی عدالت

افسوس کہ مسلمانوں نے غیر قوموں کی تقلید میں دنیا کو اپنی زندگی کا مقصود اور محور بنالیا اور آخرت کی پائیدار زندگی کی بجائے عاجلہ یعنی فوری حاصل ہونے والے منافع کے پیچھے چلنے لگے۔ حالانکہ قرآن نے بار بار انسان کے دل میں یہ بات بٹھانے کی کوشش کی ہے کہ دنیوی زندگی میں جو بھی سعی وہ کرتا ہے، خواہ کتنا ہی چھپا کر کرے گا، اس کا پورا ریکارڈ تیار کیا جارہا ہے اور اس روز یہی ریکارڈ خدا کی عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ ہر ہر ذرّہ اس کے افعال پر گواہی دے گا، یہاں تک کہ اس کے اپنے تمام اعضاء بھی اور اس کے گردوپیش کی تمام چیزیں بھی جن کو اس نے اپنے کاموں میں استعمال کیا۔ پھر اس کے جملہ اعمال کا وزن کیا جائے گا، میزان عدل کے ایک پلڑے میں اس کے نیک اعمال اور دوسرے میں برے اعمال...... اگر نیکی کا پلڑا جھک گیا تو آخرت کی کامیابی اور جنت اپنے سامنے پائے گا، اگر بدی کا پلڑا جھک گیا تو دوزخ اس کا ٹھکانا۔ اس دن دنیوی اسباب میں سے کوئی چیز اس کے کام نہیں آئے گی۔ نہ نسبی تفاخر، نہ کسی کی سفارش، نہ مال و دولت، نہ کسی کا اقتدار و قوت اس کے کام آسکے گی۔ یہ جزا و سزا ہر ایک کے عمل کے مطابق ہوگی۔

- یہ وہ پولیس و عدالت ہے جس کا خوف انسان کے نفس میں بٹھا دیا گیا ہے۔ یہ دنیا کی پولیس نہیں، جس کی نگاہ سے انسان بچ سکتا ہے یا اگر پکڑا جائے تو مال و دولت یا سفارش سے کام چلایا جاسکتا ہے اور نہ دنیا کی عدالت ہے، جس کی گرفت سے انسان غلط شہادتوں یا سفارشوں سے رہائی پاسکتا ہے۔ وہاں عدل و انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لیے ایسی شہادتیں ہوں گی، مجال نہیں کہ انسان ان کا انکار کرسکے۔
- یہ یوم آخرت کا اعتقاد ایسا ہے کہ نفس میں ایک ایسے طاقتور ضمیر کو نشو ونما دیتا ہے جو بیرونی دباؤ، لالچ اور خوف کے بغیر انسان کو نیکیوں کے راستہ پر ڈال دیتا ہے۔ ان سب کے علاوہ یہ عقیدہ مکارم الاخلاق کی تعلیم کیلئے بنیاد بن جاتا ہے۔ پھر انسان میں تقویٰ اور پرہیزگاری کو آسان بنا دیتا ہے اور اللہ کی راہ میں جان فروشی کا ایسا یقین پیدا کرتا ہے کہ اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ گے تو تمہیں ابدی راحت کی زندگی ملے گی۔ مصائب پر صبر کی تلقین، سخت سے سخت مشکلات کے مقابلہ میں ڈٹ جانا، نیک کاموں میں مال خرچ کرنا، متاع دنیا سے بے نیازی اور بدکرداروں کی خوشحالی پر رشک نہ کرنا...... یہ ایسے اخلاق ہیں جو اس اعتقاد کے بغیر پیدا نہیں ہوسکتے۔

اب ہم تیسویں پارے میں جہنم اور جنت کے کرداروں کا نقشہ پیش کرتے ہیں:

جہنمی لوگوں کا انجام

۱) بلاشبہ دوزخ گھات میں ہے، سرکشوں کا ٹھکانا، جہاں وہ مدتوں پڑے رہیں گے، وہاں نہ ان کو ٹھنڈک کا لطف ملے گا اور نہ پینے کا مزہ آئے گا، سوائے کھولتے پانی اور پیپ کے (ان کے لیے پینے کو کچھ نہ ہوگا)۔ یہ ہے ان کا بدلہ، ان کے کرتوتوں کے عین مطابق۔ یہ لوگ وہ ہیں جنھیں (آخرت کے) حساب و کتاب کی توقع ہی نہ تھی اور یہ ہماری آیتوں کو خوب جھٹلاتے تھے۔ ہم نے ہر بات کا صحیح صحیح اندازہ کرکے اسے لکھ رکھا ہے، (اسی کی بنیاد پر ان سے کہا جائے گا کہ) لو آج مزہ چکھو، ہم تم پر عذاب بڑھاتے چلے جائینگے۔ (النَّبَأ: ۲۱ تا ۳۰)

۲) پھر موسیٰؑ نے فرعون کو بڑا معجزہ دکھایا تو اس نے جھٹلایا اور نہ مانا۔ پھر فرعون نے منہ موڑا اور مقابلے کے لیے کوشش کرنے لگا تو اس نے لوگوں کو جمع کیا، اعلان کیا، میں تم سب کا بڑا رب ہوں۔ پس اللہ نے اس کو پکڑ لیا، دنیا اور آخرت دونوں کے عبرتناک عذاب میں۔ (النّٰزِعَات: ۲۰ تا ۲۵)

۳) بدکار لوگ یقیناً دوزخ میں ہوں گے۔ جزا کے دن یہ لوگ اس میں داخل ہوں گے اور وہ اس (دوزخ) سے غائب نہ ہوسکیں گے۔ اس

دن کسی کی مجال نہ ہوگی کہ کسی کا کچھ کر سکے اور حکم اس دن اللہ کا ہی ہوگا۔(الْاِنْفِطَار : ۱۴تا۱۹)

۴) ہر گز نہیں...... بلاشبہ بدکاروں کا نامۂ اعمال سجّین میں ہے، اور تجھے کیا معلوم کہ سجّین کیا ہے؟ یہ ایک دفتر ہے لکھا ہوا۔ اس دن (قیامت کے دن) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی۔ وہ لوگ جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں اور اس کو کوئی نہیں جھٹلاتا سوائے ہر اس شخص کے جو حد سے گزرنے والا ہو اور مجرم ہو۔ جب اس کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے، یہ تو اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ (الْمُطَفِّفِیْن: ۷تا۱۳)...... پھر وہ دوزخ میں داخل کردیئے جائیں گے، پھر کہا جائے گا کہ یہی ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔(۱۶تا۱۷)

۵) اور جس شخص کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا تو وہ پکارے گا، ہائے میری بربادی! اور وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہو گا۔(الْاِنْشِقَاق: ۱۰تا۱۲)

۶) تو آپ سمجھاتے رہیے اگر سمجھانا مفید ہو۔ (نصیحت) وہی حاصل کرے گا جو ڈرتا ہے۔ اور جو (بے خوف) بدنصیب ہے وہ اس (نصیحت) سے دور ہی بھاگتا رہے گا۔ جو بہت بڑی آگ میں داخل ہوگا، پھر وہ اس میں نہ مرے گا نہ جیئے گا۔(الْاَعْلٰی : ۹تا۱۳)

۷) بہت سے چہرے اس دن ذلیل وخوار ہوں گے۔ سخت محنت کے مارے، تھکے ماندے۔ (یہ لوگ) دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔ ایک کھولتے ہوئے چشمے کا پانی ان کو پلایا جائے گا اور ان کے کھانے کے لیے سوائے کانٹے دار جھاڑ کے اور کچھ نہ ہوگا (اور یہ ایک ایسی غذا ہوگی کہ) اس سے نہ ہی جسم موٹا ہوگا اور نہ ہی بھوک دور ہوگی۔(الْغَاشِیَة : ۲تا۷)

۸) (اب اگر ان نشانیوں کو دیکھ کر بھی یہ لوگ بات نہیں سمجھتے) تو آپ نصیحت کرتے رہیے، آپ تو نصیحت کرنے والے ہیں۔ آپ ان پر داروغہ نہیں ہیں۔ البتہ (آپ کی نصیحت کے باوجود) جس کسی نے منہ موڑا اور انکار کی روش اختیار کی تو اللہ اس کو بڑا عذاب دے گا۔ بلاشبہ ان سب کو لوٹ کر ہمارے پاس آنا ہے اور ہمیں ہی ان سب سے حساب لینا ہے۔(الْغَاشِیَة: ۲۱تا۲۶)

۹) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیا کیا؟ (وہ عاد) ارم (کہلاتے تھے اور جو بڑے بڑے) ستونوں والے تھے۔ (اور ان کے وقت میں) ان کی مانند تمام شہروں میں کوئی قوم پیدا نہیں ہوئی تھی۔ اور قوم ثمود (کے ساتھ کیا کیا؟) جو وادی میں پتھر تراشتے تھے۔ اور فرعون (کے ساتھ کیا کیا؟) جو خیمے اور میخیں رکھتا تھا۔ یہ لوگ ملکوں میں سرکشی کرتے تھے اور وہاں بہت فساد مچائے ہوئے تھے، تو تمہارے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا، بلاشبہ تمہارا رب تاک میں ہے۔(الْفَجْر : ۶تا۱۴)

۱۰) بیشک راستہ دکھانا ہمارے ذمے ہے اور بیشک آخرت و دنیا ہمارے ہی قبضے میں ہیں۔ پس میں نے تم کو ایک بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرا دیا ہے، جس میں وہی داخل ہوگا جو بدبخت ہوگا، جس نے (خدا کے پیغام کو) جھٹلایا اور (اطاعت سے) منہ موڑ لیا۔(الَّیْل : ۱۲تا۱۶)

۱۱) مزید ملاحظہ کریں سُوْرَةُ التَّکَاثُر و سُوْرَةُ الْهُمَزَة

قرآن کے دوسرے حصوں میں زر پرستوں کا یوں نقشہ پیش کیا گیا ہے:

- جو لوگ دنیوی زندگی ہی کے فائدوں کو چاہتے تھے انہوں نے کہا کہ کاش ہم کو بھی وہی ملتا جو قارون کو دیا گیا ہے، وہ بڑا خوش نصیب ہے۔ (الْقَصَص: ۷۹)
- جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے لیے ہم ان کے کرتوتوں کو خوشنما بنا دیتے ہیں اور وہ بھٹکتے پھرتے ہیں۔(النَّمْل : ۴)

جنت کے مستحق کون ہیں؟

۱) بلاشبہ کامیابی متقیوں ہی کیلئے ہے۔ (جنت میں ان کیلئے) باغات، انگور، ہم عمر نوجوان عورتیں اور چھلکتے ہوئے پیالے ہونگے۔ وہاں وہ کوئی بیہودہ اور جھوٹ بات نہ سنیں گے۔ یہ سب کچھ تمہارے رب کی طرف سے انعام ہوگا حساب سے (بمطابق اعمال)۔(النَّبَأ: ۳۱تا۳۶)

۲) رہا وہ شخص جس کو اپنے رب کے سامنے حساب کے لیے کھڑے ہونے کا ڈر لگا رہا اور اس نے اپنے آپ کو (آخرت سے غافل کرنے والی) خواہشوں سے روکا تو یقیناً اس کا ٹھکانا جنت میں ہوگا۔(النّٰزِعٰت: ۴۰، ۴۱)

۳) بلاشبہ نیک لوگ (بہشت کی) نعمتوں میں ہوں گے۔(الْاِنْفِطَار : ۱۳)

۴) ہر گز نہیں، یقیناً نیک لوگوں کا اعمال نامہ علّیین میں ہے، اور تمہیں کیا معلوم علّیین کیا ہے؟ یہ ایک لکھا ہوا دفتر ہے، مقرب فرشتے اسکی نگرانی کرتے ہیں۔ بلاشبہ نیک کام کرنیوالے بڑی آسائش اور آرام میں ہونگے، مسندوں پر بیٹھے ہوئے (جنت کی نعمتوں کو) دیکھ رہے

ہونگے (جن کا وعدہ ان سے دنیا میں کیا گیا تھا)۔تم انکے چہروں کو دیکھ کر پہچان لوگے کہ ان پر یہ رونق جنت کی نعمتوں کیوجہ سے ہے۔انکو خالص شراب پلائی جائیگی جس پر مہر لگی ہوئی ہوگی،مہر مشک کی ہوگی۔یہی ہے وہ چیز جسکے حاصل کرنے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔اور اس شراب میں تسنیم کا پانی ملا ہوگا،یہ ایک چشمہ ہے جسکا پانی مقرب بندے پئیں گے۔(الْمُطَفِّفِیْن: ۱۸تا۲۸)

۵) تو جسکا اعمال نامہ اسکے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا اس سے آسان حساب لیا جائیگا، وہ اپنے لوگوں میں خوش خوش لوٹ آئیگا۔(الْاِنْشِقَاق: ۷تا۹)

۶) بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے صالح اعمال (اچھے کام) بھی کیے، ان کیلئے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، یہی بڑی کامیابی ہے۔(الْبُرُوْج :۱۱)

۷) بہت سے چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے۔اپنے کیے ہوئے کاموں کی وجہ سے خوش خوش، اونچے باغ میں، جہاں وہ کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے۔اس میں چشمے بہہ رہے ہوں گے، اس میں اونچے اونچے تخت ہوں گے، جام (قرینے سے) سجے ہوں گے اور گاؤ تکیے برابر برابر لگے ہوں گے اور نفیس قالینیں بچھی ہوں گی۔(الْغَاشِیَة: ۸تا۱۶)

۸) اے اطمینان پانے والی روح! چل اپنے رب کی طرف چل۔تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔تو میرے بندوں میں شامل اور میری جنت میں داخل ہوجا۔(الْفَجْر: ۲۷تا۳۰)

۹) بلاشبہ وہ شخص کامیاب ہوا جس نے نفس کا تزکیہ کیا، اور بے شک وہ نامراد ہوا جس نے اسے خاک میں ملایا۔(الشَّمْس :۹،۱۰)

۱۰) تو جس شخص نے (اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے ضرورت مندوں کو) دیا اور پرہیز گاری اختیار کی اور اچھی بات کی تصدیق کی، اس کے لیے ہم راحت تک پہنچنا آسان کردیں گے۔(الَّیْل :۵تا۷)

۱۱) اور اس (دوزخ) سے اُسے بچالیا جائے گا جو زیادہ متقی ہے۔جو اپنا مال اللہ کی راہ میں دیتا ہے تاکہ پاک ہوجائے۔وہ اپنا مال اس لیے نہیں دیتا کہ اس پر کسی کا احسان ہے جس کا وہ بدلہ اتارتا ہے بلکہ وہ صرف اپنے رب اعلیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے دیتا ہے۔اور وہ عنقریب خوش ہوجائے گا۔(الَّیْل: ۱۷تا۲۱)

۱۲) بیشک ہم نے آدمی کی ساخت اچھی سے اچھی بنائی، پھر ہم نے اسے نیچے سے نیچے درجہ میں ڈال دیا، سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے، انہیں ہمیشہ کے لیے انعام ملے گا۔تو اے انسان! اب اگر تو اس حقیقت کو مان لے کہ ایک دن انسان کو اسکے اعمال کا بدلہ ضرور ملے گا تو کون سی بات تجھے جھٹلا سکتی ہے؟ کیا اللہ سب حکم کرنیوالوں سے بہتر حکم کرنیوالا نہیں ہے؟(التِّیْن: ۴تا۸)

۱۳) جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہی بلاشبہ بہترین مخلوق ہیں۔انکا بدلہ انکے رب کے یہاں ہمیشہ باقی رہنے والے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، یہ لوگ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔اللہ ان سے خوش وہ اس سے خوش۔یہ انعام اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔(الْبَیِّنَة :۷،۸)

اعمال کے غیرمحدود اثرات اور ان کی جزا وسزا

سورۃ الاعراف (۷:۳۸) میں ہے کہ جب لوگ گروہ در گروہ جہنم میں داخل ہونگے تو ہر گروہ اپنے پیش رو گروہ پر لعنت کرتا ہوا داخل ہوگا۔جب تمام کے تمام وہاں پہنچ جائینگے تو ہر آنے والا پہلے کے بارے میں کہے گا، یہی ہیں جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا، لہٰذا ان کو دوہرا عذاب دیا جائے۔اللہ فرمائے گا، ہر ایک کیلئے دہرا عذاب ہی ہے مگر تم جانتے نہیں۔کیونکہ تم میں سے ہر گروہ کسی کا خلف تھا یا پھر کسی کا سلف۔اگر پہلے نے کوئی گمراہی کا ورثہ چھوڑا تھا تو تم نے بھی اپنے بعد آنیوالوں کیلئے وہی گمراہی چھوڑی تھی تو تم بھی اس برائی کے اسی طرح ذمہ دار ہو جس طرح تم سے پہلے والا تمہارے لیے برائی چھوڑ کر گیا تھا۔اب ہر ایک کیلئے دوہرا عذاب ہے، ایک اسلئے کہ تم نے گمراہی اختیار کی، دوسرا اسلئے کہ تم نے بھی بعد میں آنے والوں کیلئے وہی گمراہی چھوڑی، لہٰذا دونوں گروہ یکساں مجرم ٹھہرے۔مثال کے طور پر جو انسان بھی ظلم کے ساتھ قتل کیا جاتا ہے اسکے خون ناحق کا ایک حصہ حضرت آدمؑ کے اس بیٹے کو پہنچتا ہے جس نے دنیا میں اپنے بھائی کا پہلا قتل کیا۔اب اسی طرح جو گروہ یا انسان پہلی دفعہ کسی گمراہی یا غلط بدعت کی بنا ڈالتا ہے وہ صرف خود اس غلطی کا ذمہ دار نہیں ہوتا بلکہ جتنے لوگ اس گمراہی میں مبتلا ہوئے ان سب کی گمراہی کا ایک حصہ اس گروہ یا انسان کے کھاتے میں بھی لکھا جائے گا۔اس سے یہ بات بھی نکلتی ہے کہ ہر انسان صرف اپنی نیکی یا بدی کا خود ذمہ دار نہیں بلکہ یہ

بھی دیکھا جائے گا کہ اس کی نیکی یا بدی نے دوسرے کتنے انسانوں کی زندگیوں کو متاثر کیا۔
اللہ تعالیٰ نے ہر برائی سے بچنے کیلئے ہر انسان میں برے یا بھلے کی تمیز دی اور اس میں ضمیر جیسی طاقت رکھی، نیز نیک لوگوں سے اس کو خیر وشر کا جو علم حاصل ہوا، اور اسکے سامنے روز مرہ کی مثالیں بھی تھیں، ان میں سے اس نے کسی بات سے بھی فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی۔ پھر اس نے جو بدی کی یہ اسکے حساب کا ایک حصہ ہے جو اسکی اپنی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ پھر اس نے اس برائی کو اپنی ذات تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسکو دوسروں میں بھی پھیلاتا رہا۔ اسکی برائی سے اسکے بعد آنیوالی نسلوں میں بھی اثرات مرتب ہوئے، کئی افراد، خاندان اور معاشرہ نسلاً بعد نسلٍ جس حد تک اس میں مبتلا ہوا ان سب کے گناہوں کے حساب کا ایک حصہ اسکے کھاتہ میں لکھا جانا چاہیے، یہ عقل وانصاف کا تقاضا ہے، یہ اس وقت تک لکھا جانا چاہیے جب تک اسکی پھیلائی ہوئی برائیوں کا سلسلہ دنیا میں چلتا رہے گا (اور درمیان میں ہر اس شخص کے کھاتے میں بھی جو اس برائی کو آگے منتقل کرتا رہا)۔ اسی طرح انبیاءؑ اور صالح لوگ اور انکا اتباع کرنیوالے نیک لوگ اور انکے نیک اعمال اور بھلائی کے وہ طریقے جنکی وجہ سے دنیا میں نیکیاں اور بھلائیں رائج ہوئیں ان سب پر قیاس کرکے دیکھا جائے تو جو نیک ورثہ اسلاف نے چھوڑا، ان سب نیکیوں کے اجر میں سے ایک حصہ ان کو بھی ملنا چاہیے۔ یعنی جن اللہ کے نیک بندوں نے ابتدا میں نیکیوں کی طرف دنیا کو دعوت دی جن سے متاثر ہوکر دوسرے لوگوں نے اور ان کے بعد آئندہ نسلوں نے نیکی کی راہ اختیار کی اور یہ سلسلہ نسل در نسل چلتا رہا تو ہمیشہ بعد والوں کے اجر کا ایک حصہ پہلے والوں کے حساب میں اوپر کی طرف مؤسس تک برابر درج ہوتے رہنا چاہیے۔ یعنی نیکی کا اجر اوپر کی طرف ہر اس شخص کو ملنا چاہیے جس نے نیکی کو آگے منتقل کیا اور یہ سلسلہ اس شخص تک چلنا چاہیے جس نے پہلی دفعہ نیکی کا احیاء کیا۔
جزاوسزا کی جو صورت قرآن نے پیش کی ہے ہر صاحب عقل اسکو تسلیم کریگا کہ حق وانصاف کے تمام تقاضے اسی طرح پورے ہوسکتے ہیں کہ اللہ کی عدالت کیلئے موجودہ نظام کی بجائے ایک دوسرا نظام قائم ہو۔ کیونکہ اس دنیا کی محدود زندگی اور اسکے محدود امکانات میں سرے سے اتنی گنجائش نہیں کہ دنیاوی زندگی میں کسی آدمی یا گروہ کے اعمال کا پورا بدلہ مل سکے۔ (یہ وہیں ممکن ہے) جہاں پہلی اور پچھلی نسلیں جمع ہوں، تمام انسانوں کے کھاتے بند ہوچکے ہوں، حساب کرنے کیلئے ایک علیم وخبیر ذات انصاف کی کرسی پر متمکن ہو اور انسانوں کے اعمال کا پورا بدلہ پانے کیلئے غیر محدود زندگی اور اسکے گردوپیش جزاوسزا کے غیر محدود امکانات موجود ہوں۔

انفــرادی اور اجتماعی برائیاں اور ان کے اثرات

زندگی کے تضادات اور نفاق، جھوٹ بولنا، وعدہ خلافی، امانتوں میں خیانت، زبان کی تباہ کاریاں، گالی گلوچ اور بدزبانی، طعنہ دینا، دل لگی اور تمسخر ومذاق، لعنت ملامت، چغل خوری، غیبت وبہتان، بے تحقیق باتیں کرنا، برے القاب سے یاد کرنا، بدگمانی کرنا، بے جا کسی کے معاملات میں تجسس کرنا، اتہام بازی، حسد کرنا، بغض وکینہ رکھنا، کبر وغرور میں مبتلا ہونا، اسراف اور بے محل خرچ کرنا، بخل وکنجوسی کرنا، حب جاہ ودنیا، حرص مال، شہوت میں مبتلا ہونا، ریا کے مفاسد، دوسروں کی تحقیر کرنا، جوا اور سٹہ کا کاروبار۔

اجتماعی مفاسد: سودخوری، ناپ تول میں کمی اور ملاوٹ، چوری، رشوت، امانتوں میں خیانت، ایک دوسرے پر اتہام بازی، زنا اور لواطت، بغیر تحقیق کے بات کرنا، تنگ دلی اور بخل، حرص دنیا ومال، ظلم وزیادتی سے دوسروں کے حقوق کا پامال کرنا، اپنے فرائض منصبی میں کوتاہی کرنا، حق اور سچی بات کو چھپانا، تحریف آیات الٰہی کرنا، اشتراء آیات الٰہی (اللہ کے احکام کے بدلہ میں حقیر نفع حاصل کرنا)، حیلہ سازی، منکرات محافل ومجالس، ترک اَمْر بالْمَعْرُوْف و نَهى عَنِ الْمُنْكَر، اللہ اور رسول کے احکام ماننے کی جگہ دوسرے نظریات کو مدارِ نجات بنا کر رائج کرنا، قتل نفس کو برا نہ سمجھنا، منکرات وفحاشی پھیلانا، غیر قوموں کی اندھی تقلید، ان سے ساز باز کرنا۔

اس کے نتائج: علم سے محرومی، خودغرضی، معاشرے میں انتشار، طبقاتی کشمکش، فرقہ بندی، نسلی امتیازات، گروہی اور جماعتی تعصّبات، مہنگائی اور رزق میں کمی، جسمانی کمزوری، اللہ کی نعمتوں کا سلب ہونا، شیطان کا تسلط، رحمت الٰہی سے مایوسی وغیرہ۔

لغت پارہ ۳۰

'ا'

اٰثَـرَ: اس نے پسند کیا/بہتر سمجھا، (افعال: اٰثَرَ. یُؤْثِرُ) اِیْثَارٌ (کسی چیز کو دوسری پر ترجیح دینا اور پسند کرنا) سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

اٰمَنُوْا: وہ ایمان لائے، (افعال: اٰمَنَ. یُؤْمِنُ) اِیْمَانٌ سے، ماضی جمع غائب مذکر۔

اَبًّا: گھاس خشک وتر، گھاس اور چارہ جو جانوروں کے کھانے میں استعمال ہوتا ہے، اَبٌّ کی جمع اَوُبٌّ آتی ہے، [مادہ: ابب]۔

اَبَابِیْلَ: جھنڈ کے جھنڈ، پرے کے پرے، اسی طرح متفرق گروہ کو بھی اَبَابِیْل کہتے ہیں، یہ جمع ہے اور اسکا واحد نہیں آتا، بعض لوگوں کے مطابق اس کا واحد اِبَّالَۃٌ یا اِبَالَۃٌ ہے، [مادہ: ابل]۔

اَلْاَبْتَرُ: دم کٹا، یعنی جس کی اولاد نہ ہو، یہ (نصر، سمع) بَتْرٌ سے صفت مشبہ (واحد مذکر) کا صیغہ ہے۔

اِبْتَلٰـہُ: (اِبْتَلٰی. ہُ) اس نے اس کو آزمایا، اِبْتَلٰی، (افتعال: اِبْتَلٰی. یَبْتَلِیْ) اِبْتِلَاءٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، ہٗ ضمیر مفعول (واحد غائب مذکر)۔

اَبَدًا: ہمیشہ، زمانہ غیر محدود، اٰبَادٌ جمع۔ بطور ظرف زمان مستقبل میں نفی واثبات کی تاکید کیلئے آتا ہے، بمعنی: کبھی نہیں، ضرور، کبھی بھی وغیرہ۔

اَلْاَبْرَارَ: نیک لوگ، بَرٌّ و بَارٌّ کی جمع جسکے معنی نیک کے ہیں، یہ (نصر، ضرب، سمع) بِرٌّ (نیکی کرنا) سے صفت کے صیغے ہیں۔

اَبْصَارُھَا: (اَبْصَارُ. ھَا) ان کی بینائیاں/ آنکھیں، اَبْصَارُ (بَصَرٌ کی جمع) مضاف، ھَا (ضمیر واحد غائب مؤنث) مضاف الیہ۔

اَبْقٰی: سدا باقی رہنے والا، بہت پائیدار، (سمع: بَقِیَ. یَبْقٰی) بَقَاءٌ سے جسکے معنی باقی رہنے اور ثابت رہنے کے ہیں، افعل تفضیل (واحد مذکر) کا صیغہ۔

اَلْاِبِلِ: اونٹ، اسم جنس جو واحد اور جمع دونوں کیلئے بولا جاتا ہے۔

اَبِیْ لَھَبٍ: یہ عبد العزیٰ بن عبد المطلب کا لقب ہے، اس کی کنیت ابو عتبہ ہے، ابولہب کا معنی ہے 'شعلہ کا باپ'، اَبِیْ (بحالت جر) مضاف، لَھَبٍ (شعلہ) مضاف الیہ۔ یہ نام اس لیے مشہور ہوا کہ نہایت سرخ وسفید ہونے کی وجہ سے بہت خوبصورت تھا اس لیے قریش نے اس کو ابولہب کہا، جو بعد میں اسلام دشمنی کی بنا پر جہنمی بن گیا۔ یہ حضور ﷺ کا حقیقی چچا تھا اور سرداران قریش میں شمار ہوتا تھا، لیکن کفر اور مخالفت میں حد درجہ بڑھنے کی وجہ سے حضورؐ کا بدترین دشمن بن گیا۔ جب حضورؐ کسی قبیلہ کو اسلام کی دعوت دیتے تو یہ بدبخت آپ پر پتھر پھینکتا اور آپ کے پائے مبارک لہولہان ہوجاتے، لوگوں سے کہتا کہ آپؐ کی بات نہ سنو کیونکہ یہ تم سے لات وعزیٰ اور دیوتاؤں کو چھڑانا چاہتا ہے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی، وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ (اور ڈر سنا دیجئے اپنے قریب کے رشتہ داروں کو) اور حضورؐ نے کوہ صفا پر چڑھ کر قریش کے مختلف خاندانوں کو بلایا، لوگ جمع ہوئے، ان میں ابولہب بھی تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں تم سب کو آخرت کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں۔ اس پر ابولہب غصے میں بولا، تو سدا برباد رہے، کیا تم نے ہمیں اسی لیے بلایا تھا۔ غرض اس کی شقاوت اور بدبختی اپنے عروج پر پہنچ چکی تھی۔ جب حضورؐ نے ہجرت فرمائی تو جنگ بدر کے بعد اس کے ایک زہریلی قسم کا دانہ نکلا۔ مرض کے متعدی ہونے کے خوف سے گھر والوں نے اس کو الگ سے ڈال دیا اور یہ اسی حالت میں مرگیا۔ تین دن تک اس کی لاش سڑتی رہی، آخر اس کے وارثوں نے حبشی مزدوروں سے اُجرت پر گڑھا کھدا کر لکڑی سے اس میں لڑھکا دیا اور اوپر سے پتھروں سے بھروادیا۔

اِتَّخَذَ: اس نے اختیار کیا/ پسند کیا، (افتعال: اِتَّخَذَ. یَتَّخِذُ) اِتِّخَاذٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔ (اس کا مادہ [اخذ] ہے، الف کو تاء سے بدل کر ادغام کردیا گیا)۔

اَتْرَابًا: ہم عمر عورتیں، تِرْبٌ کی جمع۔

اَثَرْنَ: انہوں نے اٹھایا/اڑایا، (افعال: اَثَارَ. یُثِیْرُ) اِثَارَۃٌ سے جسکے معنی برانگیختہ کرنے اور غبار اڑانے کے ہیں، ماضی جمع غائب مؤنث، [مادہ: ثور]۔

اَثْقَالَھَا: (اَثْقَالَ. ھَا) اسکے بوجھ، یہاں خزانے اور دفینے

مراد ہیں، اَثْقَالَ (ثِقْلٌ کی جمع) مضاف، هَا (ضمیر واحد غائب مؤنث) مضاف الیہ۔

اَجْرَمُوْا: انہوں نے جرم کیا، (افعال) اِجْرَامٌ سے، ماضی جمع غائب مذکر۔

اَحْصَيْنٰهُ: (اَحْصَيْنَا. هُ) ہم نے اس کو گن رکھا/ اسے شمار کیا ہے/ اس کو گھیر رکھا ہے، اَحْصَيْنَا، (افعال؛ اَحْصٰى. يُحْصِىْ) اِحْصَاءٌ سے، ماضی جمع متکلم، ہٗ ضمیر مفعول (واحد غائب مذکر)۔

اَحْضَرَتْ: اس نے حاضر کیا، (افعال) اِحْضَارٌ سے، ماضی واحد غائب مؤنث۔

اَحْقَابًا: بے شمار قرن، بے انتہا زمانے، بڑی بڑی مدتیں، حُقُبٌ (زمانہ) و حُقُبٌ (مقررہ مدت) کی جمع۔ ایک زمانے کی کتنی مدت ہے اس میں اختلاف ہے، بعض ۷۰ سال اور بعض ۸۰ سال بتاتے ہیں، اور کچھ لوگ اس سے بھی زیادہ، لیکن اس کی صحیح مدت اللہ ہی کو معلوم ہے۔

اَحْكَمِ: بہتر حکم کرنے والا، سب سے بڑا حاکم، (نصر) حُكْمٌ سے، افعل التفضیل (واحد مذکر) کا صیغہ۔

اَحْوٰى: کالا، سیاہ، سبزی مائل/ سرخی مائل سیاہی، (سمع؛ حَوِیَ. يَحْوٰى) حَوًى سے صفت مشبہ (واحد مذکر)۔ اس سیاہی کو کہتے ہیں جو سبزی یا سرخی مائل ہو۔

اَخْبَارَهَا: (اَخْبَارَ. هَا) اسکی خبریں، اَخْبَارَ (خَبَرٌ کی جمع) مضاف، هَا (ضمیر واحد غائب مؤنث) مضاف الیہ۔

اُخْدُوْدِ: کھائی، خندق، اَخَادِيْدُ جمع، [مادہ؛ خدد]۔

اَخَذَهٗ: (اَخَذَ. هُ) اس کو پکڑا، اَخَذَ، (نصر) اَخْذٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، ہٗ ضمیر مفعول (واحد غائب مذکر)۔

اَخْرَجَتْ: اس نے باہر نکال دیا، (افعال) اِخْرَاجٌ سے، ماضی واحد غائب مؤنث۔

اَخْلَدَهٗ: (اَخْلَدَ. هٗ) وہ اس کو ہمیشہ رکھے گا/ اسے سدا رکھے گا، اَخْلَدَ، (افعال) اِخْلَادٌ (ہمیشہ رکھنا) سے، ماضی (بمعنی مستقبل) واحد غائب مذکر، ہٗ ضمیر مفعول (واحد غائب مذکر)۔

اَدْبَرَ: اس نے پیٹھ پھیری، (افعال) اِدْبَارٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

اُدْخُلِيْ: تو داخل ہو، (نصر) دُخُوْلٌ سے، امر واحد حاضر مؤنث۔

اَدْرٰىكَ: (اَدْرٰى. كَ) اس نے تجھے واقف کیا/ تجھ کو خبردار کیا، اَدْرٰى، (افعال؛ اَدْرٰى. يُدْرِىْ) اِدْرَاءٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، كَ ضمیر مفعول (واحد حاضر مذکر)۔

اَذِنَ: اس نے حکم دیا/ اجازت دی، (سمع) اِذْنٌ (اجازت دینا) سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

اَذِنَتْ: اس نے سن لیا، (سمع) اَذَنٌ (سننا) سے، ماضی واحد غائب مؤنث۔

اِذْهَبْ: تو جا، (فتح) ذَهَابٌ سے، امر واحد حاضر مذکر۔

اَرٰىهُ: (اَرٰى. هُ) اس نے اس کو دکھایا، اَرٰى، (افعال؛ اَرٰى. يُرِىْ) اِرَاءَةٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، ہٗ ضمیر مفعول (واحد غائب مذکر)۔

الْاَرَآئِكِ: بہت سے تخت، اَرِيْكَةٌ کی جمع، معنی مزین تخت جس پر پردہ لٹکا ہو، [مادہ؛ ارك]۔

اَرْسٰىهَا: (اَرْسٰى. هَا) اس کو قائم کر دیا، اس نے ان کو جما دیا/ انہیں ٹھوک دیا، اَرْسٰى، (افعال؛ اَرْسٰى. يُرْسِىْ) اِرْسَاءٌ سے جسکے معنی لنگر باندھنے، میخ ٹھوکنے کے آتے ہیں، ماضی واحد غائب مذکر، هَا ضمیر مفعول (واحد غائب مؤنث)۔

اَرْسَلَ: اس نے بھیجا، (افعال) اِرْسَالٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

اُرْسِلُوْا: وہ بھیجے گئے، اِرْسَالٌ سے، ماضی مجہول جمع غائب مذکر۔

اِرْغَبْ: تو دل لگا، تو رغبت کر، (سمع) رَغْبَةٌ سے جسکے معنی چاہنے، دل لگانے اور متوجہ ہونے کے ہیں، امر واحد حاضر مذکر۔

اِرَمَ: یہ ایک قبیلہ کا نام ہے، یہ ارم بن سام بن نوح کے نام پر ہے، عاد اولی، جن کی طرف حضرت ہودؑ بھیجے گئے تھے اور جن پر اللہ کا عذاب آیا تھا، اسی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔

اُزْلِفَتْ: وہ قریب لائی گئی، (افعال) اِزْلَافٌ سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔

اَسَاطِيْرُ: کہانیاں، من گھڑت باتیں، اُسْطُوْرَۃٌ کی جمع، [مادہ؛ سطر]۔

اِسْتَغْنٰى: اس نے بے پروائی کی، (استفعال؛ اِسْتَغْنٰى. يَسْتَغْنِيْ) اِسْتِغْنَاءٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

اَسْفَلَ: سب سے نیچا، یہ اَعْلٰى کی ضد ہے، (نصر، سمع، کرم) سُفُوْلٌ (اوپر سے نیچے اترنا، نیچے ہونا) سے، اسم تفضیل واحد مذکر۔

الْاَشْقٰى: بڑا بد بخت/ بدقسمت، (سمع؛ شَقِيَ. يَشْقٰى) شَقَاوَۃٌ (بد بخت ہونا) سے، اسم تفضیل واحد مذکر۔

اَصْحٰبِ الْفِيْلِ: ہاتھی والے، اَصْحٰبِ مضاف، الْفِيْلِ مضاف الیہ۔ ۵۷۱ء میں ابرہہ نے، جو یمن کا حاکم تھا، بیت اللہ کو گرانے کے لیے مکہ مکرمہ پر فوج کشی کی۔ اس مہم میں وہ ہاتھیوں کو ساتھ لے کر آیا تھا، اسی لیے عرب میں اس مہم کو وقعۃ الفیل اور اس سال کو عام الفیل کہتے ہیں، اور اسی مناسبت سے انہیں اصحاب الفیل کہا گیا ہے۔ ابرہہ نے صنعاء میں جو یمن کا دارالحکومت تھا، ایک نہایت عظیم الشان گرجا تعمیر کرایا اور اسے کعبہ کے نام سے موسوم کیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ لوگ اصلی کعبہ کو چھوڑ کر ادھر جمع ہوں، لیکن عربوں میں کعبۂ ابراہیمی کی ہمیشہ سے بڑی عظمت تھی اور وہ اس کا بڑا احترام کرتے تھے۔ جب انہوں نے اس نئے کعبہ کی خبر سنی تو ان کے دلوں میں اس کے خلاف نفرت کا جذبہ پھیل گیا اور قریش میں سے کسی نے اس کی بے حرمتی بھی کر دی۔ جب ابرہہ کو اس بات کا علم ہوا اور اسے یقین ہو گیا کہ لوگ اس کے بنائے ہوئے کعبہ کی طرف متوجہ نہیں ہوں گے تو اس نے انتقام لینے کی غرض سے بیت اللہ پر چڑھائی کا منصوبہ بنایا اور ہاتھیوں کا بہت بڑا لشکر لے کر مکہ پر چڑھ دوڑا۔ اس وقت حضور ﷺ کے دادا عبد المطلب خانہ کعبہ کے متولی تھے، وہ اتنے بڑے لشکر سے ٹکر لینے کے لیے تیار نہ تھے، انہوں نے اللہ سے دعا کی اور معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا۔ جب وہ حملہ کیا ہی چاہتے تھے کہ یکا یک سمندر کی طرف سے پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ نمودار ہوئے، ان کی چونچوں اور پنجوں میں کنکریاں تھیں، وہ ایسی کنکریاں تھیں کہ جس پر پڑتیں اس کو تباہ و برباد کر دیتیں، چنانچہ کچھ ہی دیر میں سارا لشکر کھائے ہوئے بھس کی طرح ہو کر رہ گیا۔

اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَۃِ: کم بختی والے، بائیں طرف والے، اَصْحَابُ مضاف، الْمَشْئَمَۃِ (بائیں طرف، نحوست، [مادہ؛ شام]) مضاف الیہ۔ قرآن میں دوسری جگہ ان کو اصحاب الشِّمَال کہا گیا ہے۔

اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَۃِ: داہنے والے، بڑے نصیب والے، اَصْحَابُ مضاف، الْمَيْمَنَۃِ (دائیں طرف، برکت، [مادہ؛ یمن]) مضاف الیہ۔ یہ وہ خوش نصیب لوگ ہیں جن کو عہد الست کے دن حضرت آدمؑ کے داہنے پہلو سے نکالا گیا، جو روزِ حشر عرش الٰہی کے داہنی جانب ہوں گے، ان کا اعمالنامہ دائیں ہاتھ میں ہوگا اور فرشتے ان کو دائیں طرف سے ملیں گے۔

اَعْطٰى: اس نے دیا، (افعال؛ اَعْطٰى. يُعْطِيْ) اِعْطَاءٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

اَعْطَيْنٰكَ: (اَعْطَيْنَا. كَ) ہم نے تجھ کو دیا، اَعْطَيْنَا، اِعْطَاءٌ سے، ماضی جمع متکلم، كَ ضمیر مفعول (واحد حاضر مذکر)۔

الْاَعْلٰى: سب سے اوپر/ غالب، سب سے برتر، (نصر؛ عَلَا. يَعْلُوْ) عُلُوٌّ (بلند ہونا، غالب ہونا، چڑھنا) سے، اسم تفضیل واحد مذکر۔

الْاَعْمٰى: اندھا، (سمع؛ عَمِيَ. يَعْمٰى) عَمًى (اندھا ہونا) سے، صفت مشبہ واحد مذکر۔

اَغْطَشَ: اس نے تاریک کر دیا، (افعال) اِغْطَاشٌ سے جسکے معنی تاریک ہونے یا کرنے کے ہیں، ماضی واحد غائب مذکر۔

اَغْنٰى: وہ کام آیا، اس نے غنی بنا دیا، اس نے دولت دی، (افعال؛ اَغْنٰى. يُغْنِيْ) اِغْنَاءٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

الْاَفْئِدَۃِ: دل، فُؤَادٌ کی جمع، [مادہ؛ فاد]۔

اَفْلَحَ: وہ جیت گیا، وہ مراد کو پہنچا، وہ کامیاب ہو گیا، اس نے فلاح (نجات) پائی، (افعال) اِفْلَاحٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

اَفْوَاجًا: فوج در فوج، فَوْجٌ کی جمع، معنی تیز رو گروہ کے ہیں۔

اِقْتَحَمَ: وہ آ چڑھا، گھس پڑا، (افتعال) اِقْتِحَامٌ سے جسکے معنی بغیر دیکھے اپنے آپ کو کسی چیز میں جھونک دینے اور مشقت کے ساتھ کسی معاملے میں پھنسا دینے کے ہیں، ماضی واحد غائب مذکر۔

اِقْتَرِبْ: تو نزدیک ہو، (افتعال) اِقْتِرَابٌ سے، امر واحد حاضر مذکر۔

اِقْرَاْ: تو پڑھ، (فتح) قِرَاءَۃٌ (پڑھنا) سے، امر واحد حاضر مذکر۔

اُقْسِمُ: میں قسم کھاتا ہوں، (افعال) اِقْسَامٌ سے، مضارع واحد متکلم۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کی قسم کھائی ہے؛ ۱) اپنی ذات جل جلالہ کی، ۲) اپنے حکیمانہ افعال کی، ۳) اپنی مخلوق کی۔ یہ تینوں چیزیں اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی قدرت وشان، عظمت واقتدار کی گواہی دینے کے لیے کافی ہیں۔ قسم کا مفہوم یہ ہے کہ کسی چیز کی صحت اور تصدیق کے لیے گواہی پیش کرنا۔ یعنی قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات کی قسمیں ان کی عظمت کی بنا پر نہیں بلکہ اسلئے کھائیں ہیں کہ وہ اس امر پر شاہد ہیں جسے منکرین جھٹلاتے ہیں۔

اَلْاَکْرَمُ: بڑا کریم، بڑا سخی/ بخشش کرنے والا، (کرم) کَرَمٌ سے جسکے معنی باعزت ہونے اور سخاوت کرنے کے ہیں، اسم تفضیل واحد مذکر۔

اَکْرَمَنِ: (اَکْرَمَ. نِ) اس نے مجھے عزت دی، اَکْرَمَ، (افعال) اِکْرَامٌ (تعظیم کرنا) سے، ماضی واحد غائب مذکر، نِ اصل میں نِیْ؛ نِ وقایہ، ی ضمیر مفعول (واحد متکلم) محذوف۔ **اَکْرَمَہٗ**: اس نے اسکو عزت دی، اسمیں ہٗ ضمیر مفعول (واحد غائب مذکر) ہے۔

اَکْفَرَہٗ: (مَا. اَکْفَرَ. ہٗ) کیسا ناشکرا ہے وہ، فعل تعجب ہے۔ اس میں مَا تعجبیہ، اَکْفَرَ، اِکْفَارٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، ہٗ ضمیر (واحد غائب مذکر)، یہاں مَا اَکْفَرَ مصدری معنی میں آیا ہے اور ہٗ کی ضمیر انسان کی طرف ہے۔

اَکْلًا: کھانا، (نصر) اَکَلَ. یَاْکُلُ کا مصدر ہے۔

اَلْھٰکُمْ: (اَلْھٰی. کُمْ) تم کو غفلت میں رکھا، اَلْھٰی، (افعال؛ اَلْھٰی. یُلْھِیْ) اِلْھَاءٌ سے جسکے معنی زیادہ ضروری چیز سے غافل رکھنے کے ہیں، ماضی واحد غائب مذکر، کُمْ ضمیر مفعول (جمع حاضر مذکر)۔

اَلْھَمَھَا: (اَلْھَمَ. ھَا) اس کو سمجھ دی/ اسے القاء کیا، اَلْھَمَ، (افعال) اِلْھَامٌ (کسی چیز کو دل میں ڈالنا) سے، ماضی واحد غائب مذکر، ھَا ضمیر مفعول (واحد غائب مؤنث)۔

اَمَاتَہٗ: (اَمَاتَ. ہٗ) اس کو مردہ کیا/ اسے موت دی، اَمَاتَ، (افعال؛ اَمَاتَ. یُمِیْتُ) اِمَاتَۃٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، ہٗ ضمیر مفعول (واحد غائب مذکر)۔

اِمْرَاَتُہٗ: (اِمْرَاَۃُ. ہٗ) اس کی عورت/ بیوی، اِمْرَاَۃٌ (اَمْرَؤٌ یا اِمْرِئٌ کی مؤنث، نِسَاءٌ جمع، [مادہ: مرء]) مضاف، ہٗ (ضمیر واحد غائب مذکر) مضاف الیہ۔

اُمِرُوْا: ان کو حکم دیا گیا، (نصر) اَمْرٌ سے، ماضی مجہول جمع غائب مذکر۔

اِمْرِئٍ: مرد، انسان، [مادہ: مرء]۔

اَمْھِلْھُمْ: (اَمْھِلْ. ھُمْ) تو ان کو ڈھیل دے، اَمْھِلْ، (افعال) اِمْھَالٌ (مہلت دینا) سے، امر واحد حاضر مذکر، ھُمْ ضمیر مفعول (جمع غائب مذکر)۔

اَمِیْنٍ: امانت دار، امن والا، (کرم) اَمَانَۃٌ اور (سمع) اَمْنٌ سے صیغہ صفت بمعنی فاعل ومفعول (واحد مذکر)۔

اَنّٰی: جہاں، جب، کیونکر، کہاں سے، اسم استفہام۔

اَنْۢبَتْنَا: ہم نے اگایا، (افعال) اِنْۢبَاتٌ سے، ماضی جمع متکلم۔

اِنْۢبَعَثَ: وہ اٹھ کھڑا ہوا، (انفعال) اِنْۢبِعَاثٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

اِنْتَثَرَتْ: وہ جھڑ گئی، بکھر گئی، (افتعال) اِنْتِثَارٌ سے جسکے معنی بکھرنے، پراگندہ ہونے کے ہیں، ماضی واحد غائب مؤنث۔

اِنْحَرْ: تو قربانی کر، ذبح کر، (فتح) نَحْرٌ سے، امر واحد حاضر مذکر۔ نَحْر سینہ کے اس بالائی حصہ کا نام ہے جہاں قلادۃ پڑا رہتا ہے، اس لیے نَحْر کے معنی سینہ پر مارنے یا ذبح کرنے کے آتے ہیں۔

اَنْشَرَہٗ: (اَنْشَرَ. ہٗ) اس کو زندہ کر دیا/ اسے اٹھا کھڑا کیا، اَنْشَرَ، (افعال) اِنْشَارٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، ہٗ ضمیر مفعول (واحد غائب مذکر)۔

اِنْشَقَّتْ: وہ پھٹ گئی/ شق ہو گئی، (انفعال) اِنْشِقَاقٌ سے، ماضی واحد غائب مؤنث۔

اَنْعَامِکُمْ: (اَنْعَامِ. کُمْ) تمہارے مویشی، اَنْعَامِ (نَعَمٌ واحد) مضاف، کُمْ (ضمیر جمع حاضر مذکر) مضاف الیہ۔

اِنْفَطَرَتْ: وہ چرگئی/ پھٹ گئی، (انفعال) اِنْفِطَارٌ سے جسکے معنی چرنے کے ہیں، ماضی واحد غائب مؤنث۔

اَنْقَضَ: اس نے توڑ دی، جھکا دی، (افعال) اِنْقَاضٌ (توڑ دینا) سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

اَوْحٰی: اس نے حکم دیا/ وحی بھیجی/ اشارہ کیا، (افعال: اَوْحٰی .یُوْحِیْ) اِیْحَاءٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

الْاُوْلٰی: پہلی، اگلی، یہ اَوَّلُ کا مؤنث ہے، [مادہ؛ اول]۔

اَیَّانَ: کب، کس وقت، مَتٰی کے قریب المعنی ہے، اسم استفہام۔

اَیَّتُهَا: اے، ندا میں جب منادی مؤنث ہو اور اس پر اَلْ داخل ہو تو اسے بطور کلمۂ ندا لاتے ہیں یا 'یَا' کے ساتھ اسکو بڑھا دیتے ہیں، جیسے یَااَیَّتُهَا النَّفْس؛ یہاں نَفْس پر اَلْ داخل ہے اور یہ مؤنث بھی ہے۔ مذکر کیلئے اَیُّهَا لایا جاتا ہے۔

اَیْدِیْ: ہاتھ، یَدٌ کی جمع۔

اِیْلٰفِ: (اِلْفِ) مانوس رکھنا، دوست رکھنا، بروزن اِفْعَال مصدر ہے۔

اَیْنَ: کہاں، اسم ظرف واستفہام ہے۔

'ب'

بِاَنَّ: (ب .اَنَّ) اسلئے کہ، کیونکہ، یہ کہ وغیرہ، بِ جارہ اور اَنَّ حرف مشبہ بالفعل۔

الْبِحَارُ: دریا، سمندر، بَحْرٌ کی جمع۔

بَخِلَ: اس نے بخل کیا/ کنجوسی کی، (سمع) بُخْلٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

بَرَرَةٍ: نیک لوگ، نیکوکار، بَرٌّ کی جمع، بِرٌّ سے، صفت مشبہ (دیکھو اَبْرَار)۔

بُرِّزَتْ: وہ ظاہر کردی گئی، (تفعیل) تَبْرِیْزٌ سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔

الْبَرِیَّةِ: مخلوق، خلق، (فتح) بَرْءٌ سے جسکے معنی عدم سے وجود میں لانے کے ہیں، صیغۂ صفت (مفعولی)۔

بُعْثِرَ: اس کو اٹھایا گیا، وہ کریدا گیا، الٹ پلٹ کیا گیا، (جب قبروں سے) اٹھائے جائیں گے، (فعللۃ) بَعْثَرَةٌ (بکھیرنا/ الٹانا پلٹانا) سے، ماضی مجہول واحد غائب مذکر۔

بَنِیْهِ: (بَنِیْ.هِ) اسکے (یعنی اپنے) بیٹے، بَنِیْ (اِبْنٌ کی جمع) مضاف، هِ (ضمیر واحد غائب مذکر) مضاف الیہ۔ بَنِیْ اصل میں بَنِیْنَ تھا، اضافت کے سبب ن حذف ہوگیا۔

بَنَیْنَا: ہم نے بنایا/ تیار کیا، (ضرب؛ بَنٰی .یَبْنِیْ) بِنَاءٌ سے، ماضی جمع متکلم۔

بِهِمْ: (بِ .هِمْ) ان کے ساتھ، ان سے، بِ حرف جر اور هِمْ ضمیر۔

الْبَیِّنَةُ: کھلی دلیل، واضح دلالت کو بَیِّنَةٌ کہتے ہیں، خواہ عقلیہ ہو یا محسوسہ، [مادہ؛ بین]۔

بَیْنَهُمَا: (بَیْنَ .هُمَا) ان دونوں کے درمیان، بَیْنَ مضاف، هُمَا (ضمیر تثنیہ غائب مذکر) مضاف الیہ۔

'ت'

تَاْتُوْنَ: تم آتے ہو/ آؤگے، تم ارتکاب کرتے ہو، (ضرب؛ اَتٰی .یَاْتِیْ) اِتْیَانٌ سے، مضارع جمع حاضر مذکر۔

تَاْکُلُوْنَ: تم کھاتے ہو/ کھاجاتے ہو/ کھاؤ گے، (نصر) اَکْلٌ سے، مضارع جمع حاضر مذکر۔

تَبَّ: وہ ہلاک ہوا/ ٹوٹ گیا، (نصر؛ تَبَّ .یَتُبُّ) تَبٌّ (ٹوٹے میں رہنا) سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

تَبَّتْ: وہ ہلاک ہوئی، (دونوں ہاتھ) ٹوٹ گئے، (نصر) تَبٌّ و تَبَابٌ سے، ماضی واحد غائب مؤنث۔

تُبْلٰی: وہ آزمائی جائے گی، جانچی جائے گی، (افعال؛ اَبْلٰی .یُبْلِیْ) اِبْلَاءٌ (عذر قبول کرنا/ بیان کرنا، جانچنا) سے، مضارع مجہول واحد غائب مؤنث۔

تَتْبَعُهَا: (تَتْبَعُ .هَا) وہ اس کے پیچھے آئے گی، تَتْبَعُ، (سمع) تَبْعٌ سے، مضارع واحد غائب مؤنث، هَا ضمیر مفعول (واحد غائب مؤنث)۔

تُتْلٰی: وہ پڑھی جاتی ہے، اسکی تلاوت کی جاتی ہے، (نصر: تَلَا.یَتْلُوْ) تِلَاوَۃٌ سے، مضارع مجہول واحد غائب مؤنث۔

تُجْزٰی: وہ بدلہ دی جائے گی، اس کو جزا دی جائے گی، (ضرب: جَزٰی.یَجْزِیْ) جَزَاءٌ سے، مضارع مجہول واحد غائب مؤنث۔

تَجَلّٰی: اس نے تجلی کی، وہ روشن ہوا/ ظاہر ہوا، (تفعل: تَجَلّٰی.یَتَجَلّٰی) تَجَلٍّ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

تَحٰٓضُّوْنَ: تم رغبت دلاتے ہو، آپس میں تاکید کرتے ہو، (تفاعل: تَحَاضَّ.یَتَحَاضُّ) تَحَاضٌّ (باہم اکسانا) سے، مضارع جمع حاضر مذکر، یہاں اول تاء محذوف ہے یعنی اصل میں تَتَحٰضُّوْنَ تھا۔

تَخْشٰی: تو ڈرتا ہے/ ڈرے گا، تو ڈرے، (سمع) خَشْیَۃٌ سے، مضارع واحد حاضر مذکر۔

تَخَلَّتْ: وہ خالی ہوگئی، (تفعل: تَخَلّٰی.یَتَخَلّٰی) تَخَلٍّ سے، ماضی واحد غائب مؤنث۔

تَذْکِرَۃٌ: یاد دہانی، نصیحت، یاد کرنے کی چیز، مصدر (تفعیل: ذَکَّرَ.یُذَکِّرُ کا)۔

تَذْھَبُوْنَ: تم جاتے ہو، تم جاؤ گے، (فتح) ذَھَابٌ سے، مضارع جمع حاضر مذکر۔

اَلتَّرَآئِبِ: چھاتیاں، چھاتی کی ہڈیاں، تَرِیْبَۃٌ کی جمع ہے، [مادہ: ترب]۔

تَرْجُفُ: وہ لرزے گی/ کانپے گی، (نصر) رَجْفٌ سے، مضارع واحد غائب مؤنث۔

تَرَدّٰی: وہ نیچے گرا، وہ گڑھے میں گرا، (تفعل: تَرَدّٰی.یَتَرَدّٰی) تَرَدٍّ سے جسکے معنی گڑھے میں گرنے اور اپنے آپ کو ہلاکت کے لیے پیش کرنے کے ہیں، ماضی واحد غائب مذکر۔

تَرْمِیْھِمْ: (تَرْمِیْ.ھِمْ) وہ ان پر پھینکتی ہے، (پرندے) ان پر پھینکتے تھے، تَرْمِیْ، (ضرب: رَمٰی.یَرْمِیْ) رَمْیٌ سے، مضارع واحد غائب مؤنث، ھِمْ ضمیر مفعول (جمع غائب مذکر)۔

تَرَوُنَّھَا: (لَ.تَرَوُنَّ.ھَا) تم اس کو ضرور دیکھو گے، لَتَرَوُنَّ، (فتح: رَاٰ.یَرٰی) رُؤْیَۃٌ سے، مضارع بانون تاکید ثقیلہ جمع حاضر مذکر، ھَا ضمیر مفعول (واحد غائب مؤنث)۔

تَرْھَقُھَا: (تَرْھَقُ.ھَا) اس پر چھا رہی ہے، اس پر چڑھی آتی ہے، تَرْھَقُ، (سمع) رَھْقٌ سے جسکے معنی کسی چیز کے دوسری پر زبردستی چھا جانے اور پالینے یا جالینے کے ہیں، مضارع واحد غائب مؤنث، ھَا ضمیر مفعول (واحد غائب مؤنث)۔

تَزَکّٰی: وہ پاک ہوا، سنور گیا، (تفعل: تَزَکّٰی.یَتَزَکّٰی) تَزَکٍّ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

تَزَکّٰی: تو پاک ہو جائے/ سنور جائے، تَزَکٍّ سے، مضارع واحد حاضر مذکر، اصل میں تَتَزَکّٰی، ایک تاء محذوف ہے (۱۸:۷۹)۔

تُسْــَٔلُنَّ: (لَ.تُسْــَٔلُنَّ) تم سے پوچھا جائے گا/ سوال کیا جائے گا، لَتُسْــَٔلُنَّ، (فتح) سُؤَالٌ سے، مضارع مجہول بانون تاکید ثقیلہ جمع حاضر مذکر۔

تَسْمَعُ: تو سنتا ہے/ سنے گا، (سمع) سَمَاعٌ و سَمْعٌ سے، مضارع واحد حاضر مذکر۔

تَسْنِیْمٍ: تسنیم، جنت کے ایک چشمہ کا نام ہے۔ تسنیم اس چیز کو کہتے ہیں جو خوشبو یا ذائقہ کے لیے شربت یا پانی میں ملاتے ہیں، جیسے گلاب، کیوڑا یا بیدمشک وغیرہ۔ یہ سَنَامٌ (کوہان) سے ماخوذ ہے، پینے کی چیزوں میں اشیاء مذکورہ کو ملانے سے بلبلے اٹھتے ہیں جو اونٹ کے کوہان کی مانند معلوم ہوتے ہیں، لہٰذا اس کو تسنیم کہتے ہیں۔ یہاں تسنیم جنت کا وہ چشمہ ہے جو مقربین کو ملے گا، اصحاب الیمین کو بطور گلاب اور بیدمشک کے ملا کر دیا جائے گا، [مادہ: سنم]۔

تَشَآءُوْنَ: تم چاہتے ہو، چاہو گے، (سمع: شَاءَ.یَشَاءُ) مَشِیْـَٔۃٌ سے، مضارع جمع حاضر مذکر۔

تَصَدّٰی: تو فکر میں ہے، تو درپے ہے، (تفعل: تَصَدّٰی.یَتَصَدّٰی) تَصَدٍّ سے جسکے معنی ہیں کسی چیز کے درپے ہونا، آمنے سامنے ہونا، مضارع واحد حاضر مذکر، (ایک تاء محذوف ہے یعنی اصل میں تَتَصَدّٰی تھا)۔

تَصْلٰی: وہ داخل ہوگی، وہ (جمع مکسر) داخل ہوں گے/ جلیں گے، (سمع: صَلِیَ.یَصْلٰی) صُلِیٌّ سے، مضارع واحد غائب مؤنث۔

تَضْلِيْلٍ: بے راہ کرنا، غلط کرنا، مصدر ہے (باب تفعیل)۔

تُطِعْهُ: (لَا. تُطِعْ. هُ) تو مت اس کا کہا مان، لَاتُطِعْ، (افعال؛ اَطَاعَ. يُطِيْعُ) اِطَاعَةٌ سے، نہی واحد حاضر مذکر، هٗ ضمیر مفعول (واحد غائب مذکر)۔

تَطَّلِعُ: وہ خبردار ہوتی ہے، وہ جھانک لیتی ہے، وہ چڑھے گی، (افتعال) اِطِّلَاعٌ سے، مضارع واحد غائب مؤنث۔

تَعْرِفُ: تو پہچانے/ پہچانتا ہے، پہچانے گا، (ضرب) مَعْرِفَةٌ و عِرْفَانٌ سے، مضارع واحد حاضر مذکر۔ کسی چیز کی علامات اور نشانیوں پر غور وتدبر کرنے کے بعد اس کے ادراک کرنے کا نام معرفت اور عرفان ہے۔ یہ 'علم' سے مختص ہے اور انکار اس کی ضد ہے۔

تَفَرَّقَ: وہ متفرق ہوا/ جدا ہوا، (تفعل) تَفَرُّقٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

تَقْوِيْمٍ: درست کرنا، ٹھیک کرنا، مصدر ہے (باب تفعیل)۔

التَّكَاثُرُ: بہتات، زیادہ کی طلبی، بہتات کی حرص۔ دولت وجاہ، عزت ومرتبہ، مال اور اولاد کی کثرت کیلئے جھگڑنا، مصدر ہے (باب تفاعل)۔

تَكْذِيْبٍ: جھٹلانا، جھوٹ کی طرف منسوب کرنا، مصدر (تفعیل)۔

تُكْرِمُوْنَ: تم عزت کرتے ہو، حرمت کرتے ہو، (افعال) اِكْرَامٌ سے، مضارع جمع حاضر مذکر۔

تَلٰـهَا: (تَلٰى. هَا) وہ اس کے پیچھے ہوا، تَلٰى، (نصر؛ تَلَا. يَتْلُوْ) تُلُوٌّ سے جسکے معنی پیچھے پیچھے چلنے کے ہیں، ماضی واحد غائب مذکر، هَا ضمیر مفعول (واحد غائب مؤنث)۔

تَلَظّٰى: وہ بھڑکتی ہے، شعلہ مارتی ہے، (تفعل؛ تَلَظّٰى. يَتَلَظّٰى) تَلَظٍّ سے جسکے معنی ہیں آگ کا لپٹیں مارنا، شعلے بلند کرنا اور بھڑکنا، مضارع واحد غائب مؤنث، اصل میں تَتَلَظّٰى؛ ایک تاء محذوف ہے۔

تَلَهّٰى: تو غفلت برتتا ہے/ کھیلتا ہے/ بے رخی کرتا ہے، (تفعل؛ تَلَهّٰى. يَتَلَهّٰى) تَلَهٍّ سے جسکے معنی کھیلنے اور کسی چیز میں وقت گزارنے اور مشغول ہونے کے ہیں، مضارع واحد حاضر مذکر، اصل میں تَتَلَهّٰى؛ ایک تاء محذوف۔

تَمْلِكُ: (لَا. تَمْلِكُ) نہیں مالک ہوگی، (کوئی نفس) اختیار نہیں رکھے گا، (ضرب) مِلْكٌ سے، مضارع منفی واحد غائب مؤنث۔

تَنْسٰى: (لَا. تَنْسٰى) تو نہ بھولے گا، (سمع؛ نَسِيَ. يَنْسٰى) نِسْيَانٌ سے، مضارع منفی واحد حاضر مذکر۔

تَنَفَّسَ: اس نے سانس لیا/ دم کھینچا، صبح روشن ہوئی، (تفعل) تَنَفُّسٌ سے جسکے معنی سانس لینے کے ہیں، ماضی واحد غائب مذکر۔ جب اسکا استعمال صبح کے ساتھ ہوتا ہے تو اسکے معنی پو پھٹنے اور صبح روشن ہونے کے ہوتے ہیں۔

تَنْفَعُهُ: (تَنْفَعُ. هُ) وہ اس کو نفع پہنچاتی، تَنْفَعُ، (فتح) نَفْعٌ سے، مضارع واحد غائب مؤنث، هُ ضمیر مفعول (واحد غائب مذکر)۔

تَوَاصَوْا: انہوں نے وصیت کی، انہوں نے تاکید کی، (تفاعل؛ تَوَاصٰى. يَتَوَاصٰى) تَوَاصٍ (باہم نصیحت کرنا/ باہم وصیت کرنا) سے، ماضی جمع غائب مذکر۔

التِّيْنِ: انجیر، ایک عمدہ میوہ ہے جو ہر اعتبار سے بہت سی بیماریوں کے لیے نافع ہے۔

'ث'

الثَّاقِبُ: چمکنے والا، درخشندہ، (نصر) ثُقُوْبٌ (روشن ہونا، چمکنا) سے، اسم فاعل واحد مذکر۔

ثُبُوْرًا: ہلاکت، موت، ہلاک ہونا، (نصر) ثَبَرَ. يَثْبُرُ کا مصدر ہے۔

ثَجَّاجًا: زور وشور کے ساتھ برسنے والا، (نصر؛ ثَجَّ. يَثُجُّ) ثَجٌّ سے جسکے معنی برسنے اور بہنے کے ہیں، مبالغہ مفرد کا صیغہ ہے۔

ثَقُلَتْ: وہ بھاری ہوئی، (کرم) ثِقَلٌ سے، ماضی واحد غائب مؤنث۔

'ج'

جَآءَ: وہ آیا، (ضرب؛ جَاءَ. يَجِيْءُ) مَجِيْءٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

جَابُوْا: انہوں نے تراشے/ پھاڑے، (نصر؛ جَابَ. یَجُوْبُ) جَوْبٌ (تراشنا، قطع کرنا) سے، ماضی جمع غائب مذکر۔

جَارِیَۃٌ: چلنے والی، بہنے والی، کشتی، (ضرب؛ جَرٰی. یَجْرِیْ) جَرْیٌ سے، اسم فاعل واحد مؤنث، کشتی سطح آب پر چلتی ہے لہٰذا اس کو جاریہ کہتے ہیں۔

جَلّٰـھَا: (جَلّٰی. ھَا) اس کو روشن کیا/ اسے ظاہر کیا، جَلّٰی، (تفعیل؛ جَلّٰی. یُجَلِّیْ) تَجْلِیَۃٌ (ظاہر کرنا) سے، ماضی واحد غائب مذکر، ھَا ضمیر مفعول (واحد غائب مؤنث)۔

جَـمًّا: جی بھر کر، بہت، مصدر ہے، ہر چیز کی کثرت کیلئے آتا ہے، اسکا فعل باب نصر وضرب (جَمَّ. یَجُمُّ) سے آتا ہے۔

اَلْجَـوَارِ: چلنے والیاں، کشتیاں، جہاز، جَارِیَۃٌ کی جمع (دیکھو جَارِیَۃٌ)۔

جَائیءَ: (جِیْءَ. بِـ) وہ لایا گیا/ لائی گئی، (ضرب؛ جَاءَ. یَجِیْءُ) مَجِیْءٌ (لانا؛ متعدی بالباء) سے، ماضی مجہول واحد غائب مذکر۔ مَجِیْءٌ کے معنی 'آنے' کے ہوتے ہیں، جب اسکے تعدیہ میں باء آئے تو معنی 'لانے' کے ہو جاتے ہیں۔

جِیْدِھَا: (جِیْدِ. ھَا) اس کی گردن، جِیْدِ مضاف، ھَا (ضمیر واحد غائب مؤنث) مضاف الیہ۔ جِیْد (گردن) کی جمع جُیُوْدٌ اور اَجْیَادٌ آتی ہے۔

ح

حَاسِدٍ: حسد کرنے والا، (نصر) حَسَدٌ سے، اسم فاعل واحد مذکر۔

اَلْحَافِرَۃِ: پہلی حالت، الٹے پاؤں، ابتدائی حالت، (ضرب) حَفْرٌ سے جسکے معنی زمین کھودنے اور راستے پر چلنے سے نشان ڈالنے کے ہیں، اسم فاعل واحد مؤنث۔ انسان جس راستے سے آتا ہے اس پر چلنے کے سبب جو زمین کھدتی ہے اور اسی راستے پر واپس چلتا ہے، اسی نسبت سے وہ زمین 'حافرۃ' کہلاتی ہے، حافرۃ دراصل پہلی حالت پر پلٹنے کیلئے ضرب المثل بن چکا ہے۔

حَافِظٌ: نگہبان، حفاظت کرنے والا، (سمع) حِفْظٌ سے، اسم فاعل واحد مذکر، اسکی جمع بحالت نصب وجر حٰفِظِیْنَ ہے۔

حَامِیَـۃٌ: دہکتی ہوئی، جلتی ہوئی، (سمع؛ حَمِیَ. یَحْمٰی) حَمْیٌ سے جسکے معنی دہکنے اور تیز گرم ہونے کے ہیں، اسم فاعل واحد مؤنث۔

حِجَارَۃٍ: پتھر، حَجَرٌ کی جمع۔

حَدَآئِقَ: باغات، چار دیواری والے باغات، حَدِیْقَۃٌ واحد، [مادہ؛ حدق]۔

حَدِّثْ: تو بیان کر، (تفعیل) تَحْدِیْثٌ سے، امر واحد حاضر مذکر۔

اَلْحَرِیْقِ: آگ، جلانے والا، جلا ہوا، (نصر) حَرْقٌ (جلانا) سے، صفت مشبہ مفرد (بمعنی فاعل ومفعول)۔

حَسَدَ: اس نے حسد کیا، (نصر) حَسَدٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

حَشَرَ: اس نے جمع کیا/ اکٹھا کیا، (نصر) حَشْرٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

حُشِرَتْ: وہ جمع کی گئی، (نصر) حَشْرٌ (بمعنی جمع کرنا) سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔

حُصِّلَ: وہ حاصل کیا گیا/ ظاہر کیا گیا، (تفعیل) تَحْصِیْلٌ سے، ماضی مجہول واحد غائب مذکر۔

اَلْحُطَمَـۃُ: روندنے والی، ریزہ ریزہ کر دینے والا، (ضرب) حَطْمٌ (توڑنا) سے صیغۂ مبالغہ مفرد۔ دوزخ کے ایک طبقے کا نام۔

حُـقَّتْ: وہ اسی لائق ہے، وہ ثابت کی گئی، وہ لائق تھی، اسکو لازم تھا، (نصر، ضرب) حَقٌّ سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔

حَمَّالَـۃَ: بہت (یا خوب) اٹھانے والی، (ضرب) حَمْلٌ سے، صیغۂ مبالغہ مفرد۔

حُنَفَآءَ: سچے مسلمان، یکسو، اللہ کی طرف مائل ہونے والے، دین ابراہیم والے، حَنِیْفٌ کی جمع جو (ضرب) حَنَفٌ (جھکنا، مائل ہونا) سے صفت مشبہ (واحد مذکر) ہے۔ حنیف حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ہے۔

حَیَاتِـیْ: (حَیَاۃِ. یْ) میری زندگی، میرا جینا، حَیَاۃِ مضاف، ی (ضمیر واحد متکلم) مضاف الیہ۔

'خ'

خَابَ: وہ نامراد ہوا/ خراب ہوا، (ضرب: خَابَ .یَخِیبُ) خَیْبَۃٌ سے جسکے معنی طلب میں ناکام ہونے اور مطلب فوت ہونے کے ہیں، ماضی واحد غائب مذکر۔

خَاسِرَۃٌ: ٹوٹے والی، نقصان اٹھانے والی، (سمع) خُسْرٌ و خُسْرَانٌ سے، اسم فاعل واحد مؤنث۔

خَاشِعَۃٌ: ذلیل/خوار ہونے والی، (فتح) خُشُوعٌ سے، اسم فاعل واحد مؤنث۔

خَاطِئَۃٍ: گناہ گار، غلطی کرنے والی، خطا، گناہ کرنا، (سمع) خَطَاءٌ سے، اسم فاعل واحد مؤنث۔ یہ مصدر بھی ہے۔

خِتٰمُہٗ: (خِتَامُ. ہٗ) اس کی مہر کرنے کی چیز، اس کا خاتمہ، خِتَامُ (مصدر؛ باب ضرب) مضاف، ہٗ (ضمیر واحد غائب مذکر) مضاف الیہ۔ خِتَام کے معنی ہیں مہر کرنے کی چیز یعنی وہ مسالہ جس سے مہر کی جائے، اور ہر چیز کا آخر یا خاتمہ۔ چنانچہ آیت کا پہلے معنی کے اعتبار سے ترجمہ مشک کی مہر کا ہوگا یعنی مشک کی خوشبو آئیگی اور دوسرے معنی کے لحاظ سے ترجمہ 'خاتمہ مشک' کا ہوگا یعنی اس کا آخری مزہ مشک کا ہے۔

خَلَقَ: اس نے بنایا/ پیدا کیا، (نصر) خَلْقٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔ **خُلِقَ**: وہ پیدا کیا گیا، ماضی مجہول واحد غائب مذکر۔

اَلْخَنَّاسِ: پیچھے ہٹ جانے والا، چھپ جانے والا، شیطان کا لقب، (نصر، ضرب) خَنْسٌ (پیچھے ہٹنا/ رک جانا) سے، مبالغہ مفرد کا صیغہ۔ یعنی اللہ کا ذکر سن کر رک جاتا ہے، اور وسوسہ ڈال کر غائب ہو جاتا ہے۔

اَلْخُنَّسِ: پیچھے ہٹ جانے والے، پھر جانے والے، چھپ جانے والے، خَانِسٌ کی جمع، خَنْسٌ سے اسم فاعل جمع مذکر کا صیغہ۔ بعض کے نزدیک اس سے مراد ستارے ہیں۔

'د'

دَافِقٍ: اچھلنے والا، (نصر) دَفْقٌ (اچھل کر بہنا) سے، اسم فاعل واحد مذکر۔

دَحٰىهَا: (دَحٰی. هَا) اس نے اس کو درست بچھایا/ اسے پھیلا دیا، دَحٰی، (نصر؛ دَحَا .یَدْحُوْ) دَحْوٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، هَا ضمیر مفعول (واحد غائب مؤنث)۔ دَحْوٌ کے اصل معنی کسی چیز کو گولائی میں اس طرح پھیلانے کے ہیں کہ اس کی شکل پھیلے ہوئے پیٹ کی مانند یا شتر مرغ کے انڈے کی طرح بیضوی ہو جائے، گویا اللہ تعالیٰ نے زمین کو بیضوی شکل میں درست طریقے پر پھیلا دیا۔ یہ قرآن کا اعجاز ہے جو آج کے جدید دور میں بہتر طریقے سے سمجھا جا سکتا ہے۔

دَسّٰىهَا: (دَسّٰی. هَا) اس نے اس کو خاک میں ملایا، دَسّٰی، (تفعیل؛ دَسّٰی .یُدَسِّیْ) تَدْسِیَۃٌ سے جسکے معنی چھپانے اور گمنام کرنے کے ہیں، ماضی واحد غائب مذکر، هَا ضمیر مفعول (واحد غائب مؤنث)۔

دَكًّا: ریزہ ریزہ کرنا، ڈھا کر برابر کرنا، کوٹ کر ہموار کرنا، (نصر) دَكَّ .یَدُكُّ کا مصدر ہے۔

دُكَّتْ: وہ پست کی گئی، ریزہ ریزہ (یا ہموار) کر دی گئی، (نصر؛ دَكَّ .یَدُكُّ) دَكٌّ سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔

دَمْدَمَ: اس نے الٹ مارا، اس نے تباہی مچائی، ہلاکت ڈال دی، اس نے غصہ کیا، (فعللۃ) دَمْدَمَۃٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

دِهَاقًا: بھرا ہوا، چھلکتا ہوا، (فتح) دَهْقٌ سے جسکے معنی لبالب پر ہونے اور چھلکنے کے ہیں، صیغہ صفت مفرد۔

'ذ'

ذَكَرَ: اس نے یاد کیا/ ذکر کیا، (نصر) ذِكْرٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

ذَنْبٌ: گناہ، ذُنُوْبٌ جمع۔

ذُوْقُوْا: تم چکھو، (نصر) ذَوْقٌ سے، امر جمع حاضر مذکر (ذَاقَ. یَذُوْقُ. ذُقْ)۔

ذِیْ: والا، صاحب، اسم مضاف مجرور ہے، مضاف ہو کر ہی مستعمل ہوتا ہے، یہ بحالت نصب و رفع بالترتیب ذَا و ذُوْ ہوتا ہے، اسکی جمع بحالت نصب و جر ذَوِیْ اور بحالت رفع ذَوُوْ ہوتی ہے۔

ر

الرَّاجِفَةُ: کانپنے والی، ملنے والی، قیامت کا پہلا صور، (نصر) رَجْفٌ (زور سے اور تیز ہلنا) سے، اسم فاعل واحد مؤنث۔

الرَّادِفَةُ: پیچھے آنے والی، یعنی قیامت کا دوسرا صور، (نصر، سمع) رَدْفٌ سے، اسم فاعل واحد مؤنث۔

رَاضِيَةٌ: پسندیدہ، خوش، من بھاتی، راضی، (سمع: رَضِيَ. يَرْضٰى) رِضْوَانٌ سے، اسم فاعل واحد مؤنث۔

رَانَ: زنگ آلود ہو کر جم گیا، اس نے زنگ پکڑ لیا، (ضرب: رَانَ. يَرِيْنُ) رَيْنٌ (غالب آنا، زنگ پکڑنا) سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

رَاَوْهُمْ: (رَاَوْا. هُمْ) انہوں نے ان کو دیکھا، رَاَوْا، (فتح؛ رَاٰ. يَرٰى) رُؤْيَةٌ سے، ماضی جمع غائب مذکر، هُمْ ضمیر مفعول (جمع غائب مذکر)۔

رَءَيْتَ: تو نے دیکھا، (فتح) رُؤْيَةٌ سے، ماضی واحد حاضر مذکر۔

الرُّجْعٰى: پھر جانا، لوٹنا، (ضرب) رَجَعَ. يَرْجِعُ کا مصدر ہے۔

رِحْلَةَ: کوچ، سفر، رحلت، سفر کرنا، کوچ کرنا، کجاوہ کسنا، (مضاف)، (فتح) رَحَلَ. يَرْحَلُ کا مصدر۔

رَحِيْقٍ: خالص شراب، شراب ناب، وہ صاف شراب جس میں ذرا آمیزش نہ ہو، اسم جامد ہے، [مادہ؛ رحق]۔

رَدَدْنٰهُ: (رَدَدْنَا. هُ) ہم نے اس کو پھیر دیا/ اسے واپس کر دیا/ اس کو لوٹا دیا، رَدَدْنَا، (نصر؛ رَدَّ. يَرُدُّ) رَدٌّ سے، ماضی جمع متکلم، هٗ ضمیر مفعول (واحد غائب مذکر)۔

رَضِيَ: وہ راضی ہوا، خوش ہوا، اس نے پسند کیا، (سمع) رِضْوَانٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

رُفِعَتْ: وہ بلند کی گئی، (فتح) رَفْعٌ سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔

رَكَّبَكَ: (رَكَّبَ. كَ) اس نے تجھے جوڑ دیا، تیری ترکیب دی، رَكَّبَ، (تفعیل) تَرْكِيْبٌ (ترکیب دینا، جوڑنا) سے، ماضی واحد غائب مذکر، كَ ضمیر مفعول (واحد حاضر مذکر)۔

رُوَيْدًا: تھوڑے دن، چند روز، تھوڑی سی مہلت، یہ (نصر) رَوْدٌ کی تصغیر ہے جس کے معنی آہستہ آہستہ چلنے اور منزل تلاش کرنے کے ہیں، اور بطور اسم اس کے معنی مہلت کے ہیں۔

ز

الزَّبَانِيَةَ: دوزخ کے فرشتے، دھکیلنے والے، سپاہی، یہ (ضرب) زَبْنٌ (ہٹانا، ایک طرف کرنا، دھکیلنا) سے ماخوذ ہے، زِبْنِيَةٌ واحد۔

زَرَابِيُّ: مخمل کے فرش/ نہالچے، نفیس مسندیں، زِرْبِيٌّ واحد، [مادہ؛ زرب]۔

زُرْتُمْ: تم نے جا دیکھا/ جا دیکھیں، تم نے زیارت کی، (نصر؛ زَارَ. يَزُوْرُ) زِيَارَةٌ سے، ماضی جمع حاضر مذکر۔

زَكّٰىهَا: (زَكّٰى. هَا) اس نے اس کو سنوارا، زَكّٰى، (تفعیل؛ زَكّٰى. يُزَكِّيْ) تَزْكِيَةٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، هَا ضمیر مفعول (واحد غائب مؤنث)۔

زِلْزَالَهَا: (زِلْزَالَ. هَا) اس کا بھونچال، اس کا زلزلہ، اس کا ہلا دینا، زِلْزَالَ (مصدر؛ باب فعللة) مضاف، هَا (ضمیر واحد غائب مؤنث) مضاف الیہ۔

زُلْزِلَتْ: وہ ہلائی گئی، اسے لرزایا گیا، (فعللة) زَلْزَلَةٌ و زِلْزَالٌ سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔

زُوِّجَتْ: اس کا جوڑ ملا دیا گیا، وہ ملائی گئی، (تفعیل) تَزْوِيْجٌ (ملانا، نکاح کرنا یا نکاح کرانا) سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔

س

السّٰبِحٰتِ: تیرنے والیاں، (فتح) سَبْحٌ (تیزی سے تیرنا) سے، اسم فاعل جمع مؤنث (بحالت نصب وجر)، سَابِحَةٌ واحد۔

السّٰبِقٰتِ: آگے بڑھنے والیاں، (ضرب) سَبْقٌ سے، اسم فاعل جمع مؤنث (بحالت نصب وجر)، سَابِقَةٌ واحد۔

سٰفِلِيْنَ: پست، نیچے ہونے والے، (نصر، سمع، کرم) سُفُوْلٌ سے، اسم فاعل جمع مذکر (بحالت نصب وجر)، سَافِلٌ واحد۔

سُئِلَتْ: اس سے پوچھا گیا، (فتح) سُؤَالٌ سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔

السَّاهِرَةِ: میدان، زمین، روئے زمین، (سمع) سَهَرٌ سے جسکے معنی نیند اڑ جانے اور رات بھر جاگنے کے ہیں، اسم فاعل واحد مؤنث۔ سَاهِرَة سفید ہموار زمین کو کہتے ہیں، اس زمین کا نام سَاهِرَة اس لیے پڑا کہ اس پر شدت خوف کے باعث انسان کی نیند اُڑ جاتی ہے، اور وہ زمین کہ جس پر قیامت کے روز لوگ جمع ہوں گے نہایت ہی خوف میں ہوں گے لہٰذا اسی بنا پر اسے سَاهِرَة کہا گیا۔

سَبِّحْ: تو تسبیح کر، پاکی بیان کر، عبادت کر، (تفعیل) تَسْبِيْحٌ سے، امر واحد حاضر مذکر۔

سَبْحًا: مشغول ہونا، تیزی سے تیرنا، (فتح) سَبَحَ. يَسْبَحُ کا مصدر ہے۔

سَبْقًا: آگے ہونا، پہلے ہونا، مقدم ہونا، (ضرب) سَبَقَ. يَسْبِقُ کا مصدر۔

سَجٰى: وہ چھایا، سکون پذیر ہوا، اس نے قرار پکڑا، (نصر: سَجَا. يَسْجُوْ) سُجُوٌّ (رات کا سنسان ہونا) سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

سُجِّرَتْ: وہ آگ سے پر کی گئی، اس کا پانی بہایا گیا، وہ خالی کی گئی/ پر کی گئی، (تفعیل) تَسْجِيْرٌ سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔

سِجِّيْنٍ: قید خانہ، (دفتر محفوظ) وہ جگہ جہاں چیزیں بڑی حفاظت سے رکھی جاتی ہیں، ساتوں زمینوں کے سب سے نیچے کا حصہ یا جہنم کا ایک گڑھا، (نصر) سَجْنٌ (قید کرنا) سے صیغۂ مبالغہ ہے۔

سَرَابًا: چمکتی ہوئی ریت، سراب جو گرمی میں نظر آتی ہے، چونکہ سراب پر نظر پڑنے سے پانی کا دھوکا ہوتا ہے اس لیے یہ دھوکا اور فریب کے لیے بھی بطور ضرب المثل بولا جاتا ہے، [مادہ: سرب]۔

السَّرَآئِرُ: چھپے ہوئے بھید، پوشیدہ باتیں، سَرِيْرَةٌ کی جمع، [مادہ: سرر]۔

سُرُرٌ: تخت، سَرِيْرٌ کی جمع، [مادہ: سرر]۔

سُطِحَتْ: وہ بچھائی گئی، ہموار کی گئی، (فتح) سَطْحٌ سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔

سَعٰى: اس نے کوشش کی، وہ دوڑا، اس نے کمایا، (فتح: سَعٰى. يَسْعٰى) سَعْيٌ (کوشش کرنا، کمانا) سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

سُعِّرَتْ: وہ دہکائی گئی، وہ بھڑکائی گئی، (تفعیل) تَسْعِيْرٌ سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔

سَفَرَةٍ: لکھنے والے، (نصر) سَفْرٌ (لکھنا) سے، اسم فاعل جمع مذکر، سَافِرٌ واحد۔

سُقْيٰهَا: (سُقْيَا. هَا) اس کو پانی پلانا، اس کو پانی پلانے کی باری، سُقْيَا (ضرب: سَقْيٌ سے اسم مصدر) مضاف، هَا (ضمیر واحد غائب مؤنث) مضاف الیہ۔

سَلٰمٌ: سلامتی، امان، سلام، سالم، (سمع) سَلِمَ. يَسْلَمُ کا مصدر اور تَسْلِيْمٌ کا اسم۔

سَمْكَهَا: (سَمْكَ. هَا) اس کا ابھار، اس کی چھت/بلندی، سَمْكَ مضاف، هَا (ضمیر واحد غائب مؤنث) مضاف الیہ۔

سَوّٰى: اس نے درست کیا/ برابر کیا، اس نے پورا پورا بنایا، (تفعیل: سَوّٰى. يُسَوِّيْ) تَسْوِيَةٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

سَوْطَ: کوڑا، چابک، چمڑے کا کوڑا، اَسْوَاطٌ جمع۔

سُيِّرَتْ: وہ چلائی گئی، وہ (پہاڑ) چلائے گئے، (تفعیل) تَسْيِيْرٌ سے جسکے معنی چلانے کے ہیں، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔

سِيْنِيْنَ: کوہ طور، کوہ سینا، جزیرہ نمائے سینا کا وہ مشہور پہاڑ جس پر حضرت موسیٰ کو اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہوا، اس کو قرآن میں دوسری جگہ سَيْنَاء کہا گیا ہے۔

'ش'

شَانٌ: دھندا، فکر، حال، اہم معاملہ یا حال کو (برا یا اچھا) شَان کہتے ہیں، شُؤُوْنٌ جمع ہے۔

شَانِئَكَ: (شَانِئَ. كَ) تیرا دشمن، شَانِئَ مضاف، كَ (ضمیر واحد حاضر مذکر) مضاف الیہ۔ شَانِئَ، (فتح وسمع) شَنْاٌ وشَنَاٰنٌ (دشمنی/بغض رکھنا) سے، اسم فاعل واحد مذکر۔

الشِّتَآءِ: جاڑا، موسم سرما، اَشْتِیَۃٌ جمع، [مادہ: شتو]، (مفاعلہ)شَاتٰی۔یُشَاتِیْ کا مصدر بھی ہے۔

شَدِیْدٌ: سخت، مستحکم، پکا، مضبوط، طاقتور، بندھا ہوا، بخیل، (نصر، ضرب: شَدَّ۔یَشِدُّ) شَدٌّ و شِدَّۃٌ سے، صفت مشبہ کا صیغہ، شِدَادٌ جمع۔

شَرٌّ، شَرًّا: برائی، شر، جس سے سب کو نفرت ہو، شُرُوْرٌ جمع۔

شَفَتَیْنِ: دو ہونٹ، شَفَۃٌ کا تثنیہ (بحالت نصب و جر)، [مادہ: شفہ]۔ شَفَۃٌ اصل میں شَفْھَۃٌ تھا، ہا حذف کر دی گئی اور علامت تانیث باقی رکھی گئی۔

الشَّفْعِ: جفت، طاق کا الٹ، جوڑا، ایک چیز کا اپنی ہی جیسی چیز کے ساتھ ضم ہونا۔

شَفَقِ: شفق، بعض شام کے وقت افق کی سرخی کو شفق کہتے ہیں اور بعض اس کی سپیدی کو، بعض سورج کے ڈوبنے پر دن کی روشنی اور رات کی سیاہی کی باہمی آمیزش کو شفق کہتے ہیں، یہ کنارہ آسمان کی سرخی اور سپیدی دونوں پر مشتمل ہے۔

شَقًّا: چیرنا، پھاڑنا، (نصر)شَقَّ۔یَشُقُّ کا مصدر۔

شَقَقْنَا: ہم نے چیرا/ پھاڑا، (نصر)شَقٌّ سے، ماضی جمع متکلم۔

شُھُوْدٌ: اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے، حاضرین، شَاھِدٌ کی جمع ہے جو (سمع) شَھَادَۃٌ و شُھُوْدٌ سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔

'ص'

صَاحِبَتِہٖ: (صَاحِبَۃِ۔ہٖ) اس کے ساتھ والی، اس کی بیوی، صَاحِبَۃِ (صَاحِبٌ کی مؤنث) مضاف، ہٖ (ضمیر واحد غائب مذکر) مضاف الیہ۔

صَاحِبُکُمْ: (صَاحِبُ۔کُمْ) تمہارا رفیق، تمہارے صاحب، صَاحِبُ مضاف، کُمْ (ضمیر جمع حاضر مذکر) مضاف الیہ۔ صَاحِبٌ، (سمع) صُحْبَۃٌ سے، اسم فاعل واحد مذکر۔

الصَّآخَّۃُ: سخت آواز جو کانوں کو بہرا کر دیتی ہے یعنی صور قیامت کی مہیب آواز، کان پھوڑ دینے والی، (نصر: صَخَّ۔یَصُخُّ) صَخٌّ (آواز کا کانوں کو بہرا کرنا) سے، اسم فاعل واحد مؤنث۔

صَالُوْا: آگ میں داخل ہونے والے، گھسنے والے، داخل ہونے والے، (سمع: صَلِیَ۔یَصْلٰی) صُلِیٌّ سے، اسم فاعل جمع مذکر (بحالت رفع، بسبب اضافت نون اعرابی محذوف ہے)، صَالٍ (جو اصل میں صَالِیٌ تھا، اسم منقوص، تعلیل و تنقیص کے بعد صَالٍ ہو گیا) واحد۔

صَبَّ: اس نے پھینکا/ نازل کیا، اس نے اوپر سے ڈالا، (نصر) صَبٌّ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

صَبًّا: ڈالنا، گرانا، اوپر سے بہانا، مصدر (نصر) صَبَّ۔یَصُبُّ کا۔

صَبَبْنَا: ہم نے ڈالا، (نصر)صَبٌّ سے، ماضی جمع متکلم۔

الصَّخْرَ: سخت پتھر/ چٹانیں، صَخْرَۃٌ واحد۔

الصَّدْعِ: شق ہونا، پھٹنا، مراد زمین سے کھیتی کا پھوٹ نکلنا، (فتح)صَدَعَ۔یَصْدَعُ کا مصدر ہے۔

صَدَّقَ: اس نے سچ کر دکھایا/ سچ مانا/ یقین لایا، (تفعیل) تَصْدِیْقٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

صَفًّا: قطار، صف، قطار باندھنا، (نصر)صَفَّ۔یَصُفُّ کا مصدر۔

صَلِّ: تو دعا دے، نماز پڑھ، (تفعیل: صَلّٰی۔یُصَلِّیْ) تَصْلِیَۃٌ سے، امر واحد حاضر مذکر۔

صَلّٰی: اس نے نماز پڑھی، (تفعیل)تَصْلِیَۃٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

الصُّلْبِ: پیٹھ، مرد کی پیٹھ، اَصْلَابٌ جمع۔

الصَّمَدُ: بے نیاز، بے پروا، جسے کوئی حاجت نہ ہو، کھاتا پیتا نہ ہو، اسمائے حسنٰی میں سے ہے، یہ (نصر، ضرب) صَمْدٌ (قصد کرنا) سے صیغہ صفت ہے بمعنی مفعول یعنی مقصود، لغت میں صَمَد وہ سردار ہے جس کی طرف حاجتوں، مصیبتوں اور تمام معاملات میں قصد کیا جائے۔

صَوَابًا: ٹھیک بات، درست، حق، خَطَاءٌ کی ضد ہے، [مادہ: صوب]۔

الصُّوْرِ: صور، نرسنگا، بگل، سینگ کی شکل کا۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام خلق کو مارنے اور جلانے کے لیے پھونکیں گے۔

صُوْرَۃٍ: صورت، شکل، پیکر، صُوَرٌ جمع، [مادہ؛صور]۔

الصَّیْفِ: موسم گرما، گرمی کی رت، شِتَاءٌ کی ضد، (ضرب) صَافَ.یَصِیفُ کا مصدر بمعنی گرمی کے موسم میں کسی جگہ قیام کرنا، اَصْیَافٌ جمع۔

'ض'

ضٰحِکَۃٌ: خنداں، ہنستے ہوئے، (سمع) ضِحْکٌ سے، اسم فاعل واحد مؤنث۔

ضَآلًّا: ناواقف، بے خبر، حیران، (ضرب؛ضَلَّ.یَضِلُّ)ضَلَالٌ سے، اسم فاعل واحد مذکر۔

ضَآلُّوْنَ: گمراہ، بہکے ہوئے، راہ بھولے ہوئے، اسم فاعل جمع مذکر، ضَالٌّ واحد۔

ضَبْحًا: ہانپتے ہوئے، ہانپنا، (فتح)ضَبَحَ.یَضْبَحُ کا مصدر ہے، ضبح گھوڑوں کے دوڑنے کے سبب ہانپنے کو کہتے ہیں۔

ضُحٰـهَا: (ضُحٰی.هَا) اس کے دن چڑھے، اسکی دھوپ کا پھیلنا، اس کا روشن ہونا، ضُحٰی (وقت چاشت، [مادہ؛ضحو]) مضاف، هَا(ضمیر واحد غائب مؤنث) مضاف الیہ۔

ضَرِیْعٍ: خاردار جھاڑ، کانٹے، یہ ایک قسم کی گھاس ہے جو سوکھ کر زہر بن جاتی ہے، یہ دوزخیوں کو کھانے کے طور پر دی جائے گی، [مادہ:ضرع]۔

ضَنِیْنٍ: بخیل، کنجوس، (ضرب، سمع؛ ضَنَّ.یَضِنُّ) ضَنٌّ (بخل کرنا) سے، صفت مشبہ (واحد مذکر)۔

'ط'

الطَّارِقُ: اندھیرے (یا رات) میں آنے والا، ستارہ ثریا کا نام، مراد رات میں ظاہر ہونے والا ستارہ ہے، اول معنی کے اعتبار سے (نصر،سمع) طَرْقٌ (رات کے وقت آنا) سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔

الطَّآمَّۃُ: بڑی آفت، بڑا ہنگامہ، قیامت مراد ہے، (نصر؛ طَمَّ.یَطُمُّ)طَمٌّ سے جسکے معنی کسی چیز کے اتنے زیادہ ہونے کے ہیں کہ وہ چھا جائے اور غالب آجائے، اسم فاعل واحد مؤنث۔

طَبَقٍ، طَبَقًا: طبقہ، درجہ، حال، حالت۔

طَحٰـهَا: (طَحٰی.هَا) اس کو پھیلایا/ اسے بچھایا، طَحٰی، (نصر؛ طَحَا.یَطْحُوْ) طَحْوٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، هَا ضمیر مفعول (واحد غائب مؤنث)۔

طَغَوْا: انہوں نے سرکشی کی/ سر اٹھایا، وہ حد سے گزر گئے، (فتح؛ طَغٰی.یَطْغٰی)طُغْیَانٌ سے، ماضی جمع غائب مذکر۔

طَغْوٰىهَا: (طَغْوٰی.هَا) اس کی سرکشی، اس کا حد سے گزرنا، طَغْوٰی ([مادہ؛طغو]) مضاف، هَا (ضمیر واحد غائب مؤنث) مضاف الیہ۔

طُوْرِ: پہاڑ، ہرا بھرا پہاڑ، جزیرہ نمائے سینا کا ایک متعین پہاڑ۔

طُوًی: طوٰی، وادئ مقدس کا نام ہے، طوٰی جزیرہ نمائے سینا میں ایک جگہ کا نام ہے جہاں حضرت موسٰی علیہ السلام کو نبوت ملی، اور یہ کوہِ طور کی وادی ہے جو اس کے دائیں جانب واقع ہے۔

'ظ'

ظَنَّ: اس نے اٹکل کی، گمان کیا، اس نے جانا/ یقین کیا، (نصر؛ ظَنَّ.یَظُنُّ) ظَنٌّ سے جسکے معنی گمان کرنے اور یقین کرنے (جسے گمانِ یقینی کہتے ہیں) دونوں کے آتے ہیں، ماضی واحد غائب مذکر۔

ظَهْرَكَ: (ظَهْرَ.كَ) تیری پیٹھ/ پشت، ظَهْرَ مضاف، كَ (ضمیر واحد حاضر مذکر) مضاف الیہ۔ ظَهر اور بَطْن دو متقابل اعضاء ہیں، بَطْن؛ پیٹ، ظَهْر؛ پیٹھ۔ ظَهْرٌ کی جمع ظُهُوْرٌ ہے۔ اسی طرح ظَهْرِهٖ: اس کی پیٹھ/پشت، اس میں ہٖ (ضمیر) مضاف الیہ ہے۔

'ع'

عَآئِلًا: تنگ دست، فقیر، مفلس، نادار، عیالدار، (ضرب؛ عَالَ.یَعِیلُ) عَیْلٌ سے، اسم فاعل واحد مذکر۔

عَابِدٌ: عبادت کرنے والا، بندگی کرنے والا، (نصر) عِبَادَۃٌ سے، اسم فاعل واحد مذکر، اس کی جمع بحالت رفع عٰبِدُوْنَ ہے۔

عَادٍ: وہ قوم جس کی طرف حضرت ہودؑ بھیجے گئے تھے، یہ عاد بن عوص ارم بن سام بن نوح کے نام پر ہے، انہی کو عاد اولٰی بھی کہا جاتا ہے۔

اَلْعٰدِيٰتِ: دوڑنے والیاں (مراد گھوڑے یا اونٹنیاں)، (نصر؛ عَدَا.يَعْدُوْ) عَدْوٌ (دوڑنا) سے، اسم فاعل جمع مؤنث، عَادِيَةٌ واحد۔

عَامِلَةٌ: محنت کرنے والی، عمل کرنے والی، کام کرنے والی، (سمع) عَمَلٌ سے، اسم فاعل واحد مؤنث۔

عَبَدْتُّمْ: تم نے بندگی کی، پوجا/عبادت کی، (نصر) عِبَادَةٌ سے، ماضی جمع حاضر مذکر۔

عَبَسَ: اس نے تیوری چڑھائی، وہ ترش رو ہوا/چیں بجبیں ہوا، اس نے منہ بنایا، (ضرب) عَبْسٌ وعُبُوْسٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

عَدَّدَهٗ: (عَدَّدَ.هٗ) اس نے اس کو گنا، اس نے اس کو بار بار گنا، (جو) اسے گن گن کر رکھتا ہے، عَدَّدَ، (تفعیل) تَعْدِيْدٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، ہٗ ضمیر مفعول (واحد غائب مذکر)۔

عَدَلَكَ: (عَدَلَ.كَ) اس نے تجھے اندازے کے ساتھ بنایا/ تجھے اعتدال سے بنایا/ تجھے برابر کیا، عَدَلَ، (ضرب) عَدْلٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، كَ ضمیر مفعول (واحد حاضر مذکر)۔

اَلْعَرْشِ: عرش، چھت، تخت شاہی، مراد بادشاہی اور حکومت، اس کی جمع عُرُوْشٌ ہے۔

اَلْعُسْرٰى: سختی، مشکل، سخت مشکل، (نصر، سمع، کرم) عُسْرٌ سے، اسم تفضیل واحد مؤنث۔ سب سے اول معنی کے لحاظ سے اسم ہے۔

عَسْعَسَ: رات کا اندھیرا چھا گیا/ اندھیرا چلا گیا، (فعللة) عَسْعَسَةٌ سے جسکے معنی اندھیرا چھا جانے اور اندھیرا چلے جانے کے بھی ہیں، ماضی واحد غائب مذکر۔

اَلْعِشَارُ: دس مہینے کی حاملہ اونٹنیاں، عُشَرَاءُ واحد، [مادہ؛عشر]۔

عَشِيَّةً: ایک شام، اس کی جمع عَشِيَّاتٌ ہے، [مادہ؛عشی]۔

اَلْعَصْرِ: زمانہ، شام کے قریب کا وقت/ وقت عصر، عُصُوْرٌ جمع۔

عُطِّلَتْ: وہ بے کار چھوڑ دی گئی، (تفعیل) تَعْطِيْلٌ (بے کار چھوڑنا) سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔

عِظَامًا: ہڈیاں، عَظْمٌ کی جمع۔

عُقْبٰهَا: (عُقْبٰى.هَا) اس کا انجام، اس کی پاداش، اس کی عاقبت، عُقْبٰى [مادہ؛عقب] مضاف، هَا (ضمیر واحد غائب مؤنث) مضاف الیہ۔

اَلْعَقَبَةَ، اَلْعَقَبَةُ: گھاٹی، پہاڑ کی چوٹی، پہاڑ میں دشوار گزار راستہ کو عَقَبَة کہتے ہیں، اس کی جمع عِقَابٌ وعَقَبَاتٌ ہے، [مادہ؛عقب]۔

اَلْعُقَدِ: گرہیں، گنڈیں، عُقْدَةٌ واحد۔

عَلَقٍ: لہو کی پھٹکیاں، جما ہوا خون جو خشک نہ ہوا ہو۔

عَلَّمَ: اس نے سکھایا/تعلیم دی، (تفعیل) تَعْلِيْمٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

عَلِمَتْ: اس نے جانا، (سمع) عِلْمٌ سے، ماضی واحد غائب مؤنث۔

عِلِّيُّوْنَ: پاک ارواح کے رہنے کی جگہ، بلند مقامات، اوپر والے، آخری معنوں کے اعتبار سے یہ عِلِّيٌّ کی جمع بحالت رفع ہے جو (نصر؛ عَلَا.يَعْلُوْ) عُلُوٌّ (بلند ہونا) سے صیغۂ مبالغہ ہے، اور اس کی جمع بحالت نصب وجر عِلِّيِّيْنَ ہے۔

عَلَيْهَا: (عَلٰى.هَا) اس (یا ان) پر، عَلٰى حرف جر اور هَا ضمیر۔

اَلْعِمَادِ: ستون، جس کا سہارا لیا جائے، عَمَدٌ جمع۔ بلند عمارتیں، اس معنی میں یہ عِمَادَةٌ کی جمع ہے۔ [مادہ؛عمد]۔

عَمَّ: (عَنْ.مَا) کس چیز سے، عَنْ جارہ اور مَا استفہامیہ سے مرکب ہے، مَا (مجرور) کا الف استفہام کیوجہ سے محذوف ہے۔

عَمِلُوْا: انہوں نے عمل کیے، (سمع) عَمَلٌ سے، ماضی جمع غائب مذکر۔

عَنْهُ: (عَنْ.هُ) اس سے، عَنْ جارہ، ہٗ ضمیر (واحد غائب مذکر)۔

عِيْشَةٍ: زندگانی، گزران، جینا، (ضرب) عَاشَ.يَعِيْشُ کا مصدر۔

عَيْنَيْنِ: دو آنکھیں، عَيْنٌ کا تثنیہ (بحالت نصب وجر)۔

'غ'

غَآ ئِبِیْنَ: چھپنے والے، غیر حاضر، غائب ہونے والے، (ضرب؛ غَابَ. یَغِیبُ) غَیْبٌ و غِیَابٌ سے، اسم فاعل جمع مذکر (بحالت نصب وجر)، غَآئِبٌ واحد۔

غَاسِقٍ: رات کا اندھیرا، تاریک رات، گرہن کے سبب سیاہ پڑ جانے والا چاند، (ضرب) غَسَقٌ سے، اسم فاعل واحد مذکر۔

الْغَاشِیَةِ: چھپا لینے والی، ڈھانک دینے والی، چھا جانے والی چیز، مراد قیامت، (سمع؛ غَشِیَ. یَغْشٰی) غَشْیٌ (چھپانا) سے، اسم فاعل واحد مؤنث۔

غَبَرَةٌ: گرد وغبار، اداسی، خاک اور وہ اثر جو کسی چیز پر جمی ہوئی خاک دور ہونے کے بعد بھی باقی رہے، مراد غم کے سبب چہروں کا رنگ بگڑ جائے گا، [مادہ؛ غبر]۔

غَرْقًا: ڈوبنا، ڈوب کر، سختی سے، گہرائی کے اندر سے شدت کے ساتھ کھینچنا مراد کافروں کی جانیں کھینچنا مصدر (باب نصر، سمع)۔

غَسَّاقًا: ٹھنڈا بدبودار پانی، دوزخیوں سے بہنے والا لہو، پیپ، [مادہ؛ غسق]۔

غُلْبًا: موٹی گردن والیاں، مراد وہ باغ جن میں درخت بہت ہوں، گھنے درختوں والے باغ، غَلْبَاءُ واحد جو (سمع) غَلَبٌ (موٹی گردن والا ہونا) سے صیغہ صفت مشبہ واحد مؤنث ہے۔

'ف'

فَتَنُوْا: انہوں نے ایذا دی/ دکھ دیا، (ضرب) فِتْنَةٌ سے، ماضی جمع غائب مذکر۔

الْفُجَّارَ: بدکردار، نافرمان، کافر، فَاجِرٌ کی جمع جو (نصر) فُجُوْرٌ سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔

الْفَجَرَةُ: شریعت کا پردہ پھاڑنے والے، سخت نافرمان، فَاجِرٌ کی جمع۔

فُجِّرَتْ: وہ بہائی گئی، پھاڑ دی گئی، (تفعیل) تَفْجِیْرٌ سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔

فُجُوْرَهَا: (فُجُوْرَ. هَا) اس کی نافرمانی/ بدکاری، فُجُوْرَ مضاف، هَا (ضمیر واحد غائب مؤنث) مضاف الیہ۔ فُجُوْرٌ، (نصر) فَجَرَ. یَفْجُرُ کا مصدر ہے، لغوی معنی ایک طرف جھک جانا، پھاڑنا/ بہانا، جھوٹ بولنا، نافرمانی کرنا، یہاں دین کا پردہ پھاڑنا، علانیہ گناہ کرنا، شریعت میں بدکاری اور نافرمانی کرنا مراد ہے۔

الْفَرَاشِ: پروانے، چراغ کے اوپر آنیوالے پتنگے، فَرَاشَةٌ واحد، [مادہ؛ فرش]۔

فَرَغْتَ: تو فارغ ہو، (نصر، فتح) فَرَاغٌ سے، ماضی واحد حاضر مذکر۔

فَصْلٌ: حق بات، سچا فیصلہ کرنے والا قول، حق و باطل کی تمیز۔

فَعَّالٌ: زبردست کام کرنے والا، خود مختاری سے کرنے والا، (فتح) فِعْلٌ سے، مبالغہ کا صیغہ۔

فَعَلَ: اس نے کیا، (فتح) فِعْلٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

فَكُّ: (غلامی سے) آزاد کرنا، چھڑانا، (اللہ کے عذاب سے گردنوں کا) آزاد کرانا، (نصر) فَكَّ. یَفُكُّ کا مصدر ہے۔

فَكِهِیْنَ: خوش طبع، اتراتے ہوئے، مذاق (یا ہنسی) اڑانے والے، باتیں بنانے والے، فَكِهٌ کی جمع (بحالت نصب وجر) جو (سمع) فَكْهٌ و فَكَاهَةٌ سے صیغہ صفت (واحد مذکر) ہے۔

الْفَلَقِ: صبح دم، سپیدۂ صبح، اول صبح، تڑکا، کل مخلوق، اسکا اصل معنی ہے پھاڑنا؛ صبح کا سپیدہ سیاہی کے پردے کو پھاڑ کر نمودار ہوتا ہے اور مخلوق عدم کے پردے کو چاک کر کے آئی ہے، اسی مناسبت سے اول صبح اور مخلوق مراد ہوئی۔

فَمَا: (فَ. مَا) پس جو، پس کیا، پس نہیں وغیرہ، فَ حرف عطف اور مَا سے مرکب۔ (مَا، مَنْ، حروف اور ضمائر کی تفصیل کیلئے دیکھو ضمیمہ)

فَمَنْ: (فَ. مَنْ) پس جو، پس کون وغیرہ، فَ اور مَنْ سے مرکب۔

الْفِیْلِ: ہاتھی، اسم جنس۔

فِیْمَ: (فِیْ. مَا) کس چیز میں، کس فکر میں، فِیْ حرف جر اور مَا استفہامیہ سے مرکب ہے، (دیکھو عَمَّ)۔

فِيهَا: (فِيْ. هَا) اس میں، فِيْ جارہ، هَا ضمیر (واحد غائب مؤنث)۔

’ق‘

قَادِرٌ: قابو پانے والا، طاقت رکھنے والا، غالب، (نصر، ضرب) قُدْرَةٌ سے، اسم فاعل واحد مذکر۔

الْقَارِعَةُ: سختی، قیامت، کھڑکھڑانے والی، اچانک آجانے والی مصیبت، کھٹکھٹانے والی، (فتح) قَرْعٌ (کھٹکھٹانا، ٹھونکنا) سے، اسم فاعل واحد مؤنث۔

قَتَرَةٌ: گرد، سیاہی، غبار، دھویں کی طرح غبار نما بدرونقی جو چہرے پر چھا جاتی ہے، [مادہ: قتر]۔

قُتِلَتْ: وہ ماری گئی، (نصر) قَتْلٌ سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔

قَدْحًا: لوہے سے لوہا یا پتھر سے پتھر مار کر آگ نکالنا، آگ روشن کرنا، چقماق سے آگ نکالنا، یہاں مراد (گھوڑوں کا) پتھروں پر (نعل دار ٹاپوں کا) مارنا، قَدَحَ. يَقْدَحُ (باب فتح) کا مصدر۔

قَدَرَ: اس نے روزی تنگ کی/ اندازہ کیا، اس نے مقرر کیا، (نصر، ضرب) قَدْرٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

الْقَدْرِ: بڑائی، عظمت، لَيْلَةُ الْقَدْرِ: برکت وعظمت کی رات، وہ رات جس میں بڑے بڑے کاموں کا تقدیری فیصلہ کیا جاتا ہے۔

قُرْآنٌ: پڑھنا، جمع کرنا، یہ (فتح) قَرَءَ. يَقْرَءُ کا مصدر ہے۔ یہ اللہ کی اس خاص کتاب کا نام ہے جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔ بلحاظ اول معنی ’پڑھنا‘ اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے؛ چونکہ اسکی قرأت اور تلاوت کی جاتی ہے لہٰذا اسکا نام ’قرآن‘ ہوا (یعنی قرأت سے پڑھا جانے والا اور اتباع کیا جانے والا)، دوسرے معنی کے لحاظ سے یہ جملہ کتب سابقہ کے مضامین کا حامل اور مجموعہ ہے اور تمام علوم کا مجموعہ بھی ہے اسلئے اسے ’قرآن‘ کہا جاتا ہے۔ قرآن کا نام سب سے پہلے سورۂ مزمل میں آیا جو ترتیب نزول کے اعتبار سے تیسری ہے۔ قرآن کا کچھ حصہ مکی (یعنی ۱۷ رمضان ۴۱ تا ۵۳ میلاد النبی تک جو مقدار کے اعتبار سے ۱۹/۳۰) ہے، باقی مدنی (۱۱/۳۰) جو آخر عمر تک حضورؐ پر نازل ہوا۔ اس کی کل آیات ۶۲۳۶، کل الفاظ ۷۶۴۳۰، کل حروف ۳۲۳۶۷۱ ہیں۔ قرآن انسانی زندگی کا دستور حیات ہے۔ لہٰذا اس کے مضامین کو بھی انسانی جسم کی طرح مربوط کہہ سکتے ہیں، جن کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جاسکتا۔ قرآن کا رنگ خطابی بھی ہے، برہانی بھی، جدلی، آئینی وتشریعی اور واعظانہ بھی ہے لیکن اس کا ہر رنگ اور بیان ایک دوسرے سے مخلوط ہے۔ بظاہر اس کے مضامین کو ۸ حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: ۱) عقائد: توحید ذات وصفات، ایمان بالرسالت وکتب وملائکہ اور آخرت وغیرہ ۲) دینی فرائض اور تربیت کے ستون جس پر مومن کی زندگی استوار ہے: کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ، ۳) تہذیب الاخلاق وتزکیہ نفس کے احکام: صدق، عدل، احسان، جود وسخا، مخلوق خدا سے عدم ایذا کا سلوک، ۴) دنیاوی اور اُخروی مواعید، عہدوپیمان، میثاق، ۵) دعوت الی اللہ کے اصول و ضوابط، مقابلہ و مناظرے کے طریقے، ۶) تبلیغ وارشاد کے ساتھ دانش، حکمت آفرین اقوال اور اقوام کے عروج وزوال کے ضوابط، ۷) سابقہ امتوں کے احوال وقصص، عبرت پذیری کے لیے، ۸) آئینی اور تشریعی احکام، اس کے چار حصے ہیں؛ (۱) جہاد اور جنگی ضوابط کے اصول، فوجی اسرار ورموز، صلح کے ضوابط، جاسوسی نظام، دشمنوں سے موالات رکھنے کی ممانعت، (۲) سیاسی نظم وضبط کے احکام اور اطاعت امر، عہد ومیثاق کی پابندی، (۳) تعزیرات، سول اور فوجداری قوانین، حدود و قصاص، دیت کے ضوابط وغیرہ، (۴) تمدنی اور معاشرتی قوانین، سود، میراث، وصیت، معاشی ضوابط اور دستاویزات نکاح وطلاق وغیرہ۔ قرآن اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے، یہ انسانوں کی فلاح وکامرانی کا ضامن ہے۔ اس کو ذکر، فرقان، شفا اور بہت سے دوسرے صفاتی ناموں سے بھی موسوم کیا گیا ہے۔

قُرَيْشٌ: عرب کے اس مشہور قبیلہ کا نام جو عدنان کے قبیلۂ کنانہ کی ایک شاخ تھی اور جو مکہ مکرمہ اور اس کے گردونواح میں مقیم تھا۔ اسلام سے پہلے عرب کے تمام قبائل پر اسے برتری حاصل تھی اور طلوع اسلام کے بعد تمام امت اسلامیہ نے اسکی عظمت تسلیم کرلی۔ حضور ﷺ اور حضرت علیؓ کا قبیلہ بنو ہاشم، حضرت ابوبکرؓ کا قبیلہ بنو تیم، حضرت عمرؓ کا قبیلہ بنو عدی اور حضرت عثمانؓ کا قبیلہ بنو امیہ سب قریش سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں بنو کنانہ کو چن لیا اور بنو کنانہ میں سے قریش کو پسند فرمایا اور قریش میں سے بنو ہاشم کو پسند کیا اور بنو ہاشم میں سے مجھے برگزیدہ فرمایا۔ قُرَيْشٌ، (نصر، ضرب) قَرْشٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی اِدھر اُدھر سے جمع کرنے کے

ہیں۔ چونکہ نضر بن کنانہ کی اولاد (جو قریشی کہلاتی ہے) منتشر اور بکھری ہوئی تھی اسے جمع کیا گیا اور ان میں اجتماعیت اور وحدت پیدا کی گئی اس طرح اس قبیلہ کا نام قریش پڑ گیا۔ (قریش کی وجہ تسمیہ کے حوالے سے بہت سے دیگر اقوال بھی مشہور ہیں)۔

قَلٰی: ناخوش ہوا، بیزار ہوا، ناراض ہوا، (ضرب: قَلٰی۔ یَقْلِیْ) قَلْیٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

قَیِّمَةٌ: درست، سچی، ٹھیک، دنیا اور آخرت کو درست کرنے والی، مستحکم، مضبوط، قَیِّمٌ کی مؤنث (صیغۂ صفت)۔ دِیْنُ الْقَیِّمَةِ: مستحکم دین، امت مستقیمہ کا دین، ملت اسلامیہ کا دین۔

'ك'

کَاتِبِیْنَ: لکھنے والے، صحیفۂ اعمال میں درج کر لینے والے، (نصر) کِتَابَةٌ سے، اسم فاعل جمع مذکر (بحالت نصب و جر)، کَاتِبٌ واحد۔

کَادِحٌ: کوشش کرنے والا، مشقت اٹھانے والا، دوڑنے والا، (فتح) کَدْحٌ سے، اسم فاعل واحد مذکر۔

کَاذِبَةٍ: جھوٹی، (ضرب) کَذِبٌ سے، اسم فاعل واحد مؤنث۔

الْکٰفِرُ: دین کا منکر، کافر اسلام، (نصر) کُفْرٌ سے، اسم فاعل واحد مذکر، اسکی جمع کٰفِرُوْنَ، کٰفِرِیْنَ، کُفَّارٌ اور کَفَرَةٌ آتی ہے۔

کَالُوْهُمْ: (کَالُوْا۔ هُمْ) (جب) وہ ان کو ناپ کر دیں، کَالُوْا، (ضرب: کَالَ۔ یَکِیْلُ) کَیْلٌ سے، ماضی جمع غائب مذکر، هُمْ ضمیر مفعول (جمع غائب مذکر)۔

کَانَتْ: وہ تھی (یا ہے)، ہو جائیں گے، ہو جائے گا وغیرہ، (نصر: کَانَ۔ یَکُوْنُ) کَوْنٌ سے، ماضی واحد غائب مؤنث (یہ افعال ناقصہ میں بھی آتا ہے)۔

کَبَدٍ: مشقت، سختی، دشواری۔

کُتُبٌ: کتابیں، لکھے ہوئے احکام، کِتَابٌ کی جمع۔

کَدْحًا: کوشش کرنا، مشقت اٹھانا، (فتح) کَدَحَ۔ یَکْدَحُ کا مصدر۔

کِذَّابًا: جھوٹ، کسی کو جھٹلانا/جھوٹا سمجھنا، مصدر (باب تفعیل)۔

کِرَامٍ، کِرَامًا: باوقار، سردار، کَرِیْمٌ کی جمع، (کرم) کَرَمٌ سے، صفت مشبہ۔

کَرَّةٌ: ایک بار پھر کر آنا، لوٹنا، مراد دنیا سے عالم آخرت میں لوٹ کر جانا، ایک بار (پھر) زندہ ہونا، (نصر) کَرٌّ و کُرُوْرٌ سے مصدر مرّة۔

کُشِطَتْ: کھال اتاری گئی، (جب آسمانوں کو جگہ سے) ہٹا کر لپیٹ دیا جائے گا، (ضرب) کَشْطٌ سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔

الْکَفَرَةُ: ناشکرے، کَافِرٌ واحد (دیکھو کَافِر)۔

کُفُوًا: ہمسر، شریک، برابر، مثل، اَکْفَاءٌ جمع۔

کُنَّا: ہم تھے (یا ہیں)، (جب) ہوں گے، (نصر) کَوْنٌ سے، ماضی جمع متکلم۔

الْکُنَّسِ: چھپ جانیوالے ستارے، یہ کَانِسٌ کی جمع ہے جو (ضرب) کَنْسٌ و کُنُوْسٌ سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ کُنُوْس کے اصل معنی ہرن کے غائب ہو کر اپنی پناہ گاہ میں چھپنے کے ہیں، یہاں پر کُنَّس سے مراد غائب ہو جانے والے/چھپ جانے والے ستارے ہیں۔

کَنُوْدٌ: ناشکرا، نمک حرام، (نصر) کُنُدٌ و کُنُوْدٌ سے، صفت مشبہ مفرد۔

کَوَاعِبَ: دوشیزہ عورتیں، نوخیز شباب لڑکیاں، کَاعِبٌ واحد، [مادہ: کعب]۔

الْکَوَاکِبُ: ستارے، کَوْکَبٌ واحد، [مادہ: کوکب]۔

الْکَوْثَرَ: خیر کثیر، ہر قسم کی بھلائیاں اور نعمتیں، جنت کی ایک نہر اور حوض کا نام جو اللہ نے حضور ﷺ کو خصوصی طور پر عنایت فرمائی۔ یہ کَثْرَةٌ سے بنا ہے؛ جو چیز تعداد میں کثیر اور مرتبے اور مقام میں باعظمت ہو اس کو عرب کوثر کہتے ہیں۔

کُوِّرَتْ: وہ لپیٹی گئی، (جب سورج) لپیٹ دیا جائے گا، (تفعیل) تَکْوِیْرٌ (لپیٹنا) سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔

'ل'

لٰبِثِیْنَ: رہنے والے، ٹھہرنے والے، (سمع) لَبْثٌ سے، اسم

فاعل جمع مذکر (بحالت نصب وجر)، لَابِثٌ واحد۔

لَاغِيَةً: بے ہودہ باتیں/ بکواس، (نصر: لَغَا. يَلْغُوْ، وسمع: لَغِيَ. يَلْغٰی) لَغْوٌ سے، اسم فاعل واحد مؤنث۔

لُبَدًا: بہت سا (مال)، ڈھیر، لُبْدَةٌ کی جمع۔ اصل میں لِبْدٌ، لِبْدَةٌ اور لُبْدَةٌ کے معنی ہیں نمدہ، یا گوند وغیرہ سے تہہ بہ تہہ جمائے ہوئے اون یا بال۔ کثیر مال کا مفہوم اسی سے پیدا ہوا، اتنا کثیر کہ تہہ بہ تہہ چڑھ جائے۔

لَسْتَ: تو نہیں ہے، ماضی واحد حاضر مذکر، لَيْسَ سے، یہ فعل ناقص ہے اور ماضی کا معنی رکھتا ہے، مضارع، امر وغیرہ اس سے نہیں آتے۔

لَكَ: (لَ. كَ) تیرے لیے، لَ حرف جر، كَ ضمیر (واحد حاضر مذکر)۔

لَمًّا: جمع کرنا، سارا، اپنا اور دوسروں کا حصہ سمیٹنا، (نصر) لَمَّ. يَلُمُّ کا مصدر۔

لُمَزَةٍ: غیبت گو، چغل خور، آنکھ کے اشارے سے طنز کرنے والا، بہت نکتہ چینی کرنے والا، (نصر، ضرب) لَمْزٌ سے، مبالغہ کا صیغہ۔

لِمَنْ: (لِ. مَنْ) اسکے لیے جو، کس کیلئے وغیرہ، لِ جارہ اور مَنْ سے مرکب (دیکھو فَمَنْ)۔

لَوْحٍ: کشتی کا تختہ، ہر تختہ، لکھنے کی تختی، لوح محفوظ جس کو ام الکتاب بھی کہتے ہیں، اس کی حقیقت اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں، اَلْوَاحٌ جمع۔

لَهٗ: (لَ. هٗ) اسکے لیے، لَ حرف جر، هٗ ضمیر (واحد غائب مذکر)۔

لَهَبٍ: شعلہ، لپٹ، آگ بھڑکانا، دھویں اور غبار کو بھی لَهَب کہتے ہیں، (سمع، فتح) لَهِبَ. يَلْهَبُ کا مصدر۔

لِيَ: (لِ. یَ) میرے لیے، لِ حرف جر، یَ ضمیر (واحد متکلم)۔

لَيْتَنِيْ: (لَيْتَ. نِيْ) کاش میں، لَيْتَ حرف مشبہ بالفعل/ تمنائی، نِيْ میں ن وقایہ، ی ضمیر واحد متکلم ہے۔

لَيْلَةُ الْقَدْرِ: عظمت وشرف والی رات، ازلی تقدیر کے مطابق آئندہ سال میں ہونے والے امور کے نفاذ کی رات، لَيْلَةُ مضاف، الْقَدْرِ مضاف الیہ۔ یہ ہر رمضان المبارک میں شب قدر کا نام ہے۔ اس میں اختلاف ہے کہ کس عشرہ میں ہے، جمہور کا قول آخری عشرہ کا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کا خیال تھا کہ شب قدر ۲۷ تاریخ کو ہوتی ہے۔ کثیر روایات سے ظاہر ہے کہ آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے کسی ایک میں ہے۔

'م'

مَـاٰبًـا: لوٹنے کی جگہ، ٹھکانا، (نصر: اٰبَ. يَـئُوْبُ) اَوْبٌ سے، اسم ظرف مکان۔

الْمَاعُوْنَ: چھوٹی چھوٹی چیزیں جو روزمرہ استعمال میں آتی ہیں، مثلاً چھری، ہانڈی وغیرہ۔ لغت میں اس کے مختلف معنی ہیں: بھلائی، حسن سلوک، بارش، پانی، گھر کا سامان، فرمانبرداری، زکوٰۃ وغیرہ، جو چیز کسی مانگنے والے کو مدد کیلئے دے دی جائے وہ بھی، اور جو روک لی جائے وہ بھی ماعون ہے، [مادہ: معن]۔

مَاْكُوْلٍ: کھایا ہوا، (نصر) اَكْلٌ سے، اسم مفعول واحد مذکر۔

مُؤْصَدَةٌ: مسلط کی گئی، سب طرف سے بند کی ہوئی، (افعال: اَوْصَدَ. يُوْصِدُ) اِيْصَادٌ سے، اسم مفعول واحد مؤنث۔

الْمَبْثُوْثِ: بکھرا ہوا، منتشر، پھیلے ہوئے، (نصر، ضرب: بَثَّ. يَبُثُّ) بَثٌّ سے، اسم مفعول واحد مذکر۔

مَبْثُوْثَةٌ: پھیلے ہوئے/ بکثرت، بچھے ہوئے، اسم مفعول واحد مؤنث، مَبْثُوْثٌ مذکر۔

مَتْرَبَةٍ: محتاجی، مفلسی، فقر وفاقہ، ایسی مفلسی جو زمین سے چمٹا دے اور اٹھنے کی سکت نہ چھوڑے۔ (سمع) تَرَبٌ (مٹی والا ہونا) مصدر، اسی طرح تُرَاب مٹی کو کہتے ہیں۔

الْمُتَنَافِسُوْنَ: بڑھ چڑھ کر خواہش کرنے والے، (تفاعل) تَنَافُسٌ سے، اسم فاعل جمع مذکر، مُتَنَافِسٌ واحد۔

مَحْجُوْبُوْنَ: روکے ہوئے، اوٹ میں کیے گئے، پردہ کیے گئے، نور کو دیکھنے سے بے بہرہ، (نصر) حَجْبٌ و حِجَابٌ سے، اسم مفعول جمع مذکر، مَحْجُوْبٌ واحد۔

مَخْتُوْمٍ: مہر لگی ہوئی، ختام لگا ہوا، مہر زدہ، (ضرب) خِتَامٌ سے، اسم مفعول واحد مذکر (دیکھو خِتَامُهٗ)۔

اَلْمُدَبِّرٰتِ: تدبیر کرنے والیاں، مراد فرشتوں کی وہ جماعتیں جو انتظام کائنات میں اللہ کی طرف سے مامور ہیں، (تفعیل) تَدْبِیْرٌ سے، اسم فاعل جمع مؤنث (بحالت نصب وجر)، مُدَبِّرَۃٌ واحد۔

مُدَّتْ: وہ کھینچی گئی، چمڑے کی طرح کھینچ کر برابر کی گئی، (نصر؛ مَدَّ. یَمُدُّ) مَدٌّ سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔

مُذَکِّرٌ: نصیحت کرنے والا، یاد دِلانے والا، (تفعیل) تَذْکِیْرٌ سے، اسم فاعل واحد مذکر۔

اَلْمَرْحَمَۃِ: رحم کرنا، شفقت کرنا، رحمت، (سمع) رَحْمَۃٌ سے، مصدر میمی۔

مَرْدُوْدُوْنَ: لوٹائے جانے والے، (نصر؛ رَدَّ. یَرُدُّ) رَدٌّ سے، اسم مفعول جمع مذکر، مَرْدُوْدٌ واحد۔

اَلْمِرْصَادِ، مِرْصَادًا: گھات کی جگہ، مقامِ انتظار، کمین گاہ، (نصر) رَصْدٌ (انتظار کرنا، گھات میں بیٹھنا) سے، اسم ظرف مکان۔

مَرْضِیَّۃً: پسندیدہ، پسند کیا ہوا (نفس)، (سمع؛ رَضِیَ. یَرْضٰی) رِضًی و رِضْوَانٌ سے، اسم مفعول واحد مؤنث۔

اَلْمَرْعٰی: چارا، چراگاہ، (زمین میں انسانوں اور جانوروں کیلئے پیدا ہونے والی) خوراک، (فتح؛ رَعٰی. یَرْعٰی) رَعْیٌ سے مصدر میمی یا اسم ظرف۔

مَرْفُوْعَۃٌ: بلند مرتبہ، اونچے، عالی قدر، اونچی بچھی ہوئی، (فتح) رَفْعٌ (اٹھانا/ بلند کرنا) و (کرم) رِفْعَۃٌ (بلند درجہ والا ہونا) سے، اسم مفعول واحد مؤنث۔

مَرْقُوْمٌ: لکھا ہوا، جلی خط سے لکھا ہوا، مہر لگی ہوئی تحریر، واضح لکھی ہوئی، (نصر) رَقْمٌ سے، اسم مفعول واحد مذکر۔

مِزَاجُہٗ: (مِزَاج. ہٗ) اس کی ملاوٹ، اس میں ملاوٹ، مِزَاجُ مضاف، ہٗ (ضمیر واحد غائب مذکر) مضاف الیہ۔ مِزَاج کے معنی ہیں باہم ملانا، ملا کر یک ذات کرنا، یہ (نصر) مَزَجَ. یَمْزُجُ کا مصدر ہے۔

مُسْتَبْشِرَۃٌ: شگفتہ، شاداں، خوش ہونے والی، (استفعال) اِسْتِبْشَارٌ (کسی چیز سے خوش ہونا) سے، اسم فاعل واحد مؤنث۔

مَسَدٍ: مونج، کھجور کی پوست، کھجور کے درخت کی شاخوں کے ریشے۔

مَسْرُوْرًا: خوش کیا ہوا، خوش، اترایا ہوا، (نصر) سُرُوْرٌ سے، اسم مفعول واحد مذکر۔

مَسْغَبَۃٍ: بھوک، بھوکا ہونا، مصدر میمی، (نصر و سمع) سَغْبٌ سے۔

مُسْفِرَۃٌ: روشن، چمکدار/ چمکنے والے، (افعال) اِسْفَارٌ سے، اسم فاعل واحد مؤنث۔

مِسْکٌ: مشک، اسم ہے۔

مُصَیْطِرٍ: (یا مُسَیْطِرٍ) داروغہ، نگہبان، محافظ، (فعللۃ) سَیْطَرَۃٌ سے، اسم فاعل واحد مذکر۔

مُطَاعٍ: اطاعت کیا ہوا یعنی جسکی اطاعت کی جائے، پیشوا، (افعال؛ اَطَاعَ. یُطِیْعُ) اِطَاعَۃٌ سے، اسم مفعول واحد مذکر۔

اَلْمُطَفِّفِیْنَ: کم تولنے والے، ناپ تول میں کمی کرنے والے، (تفعیل) تَطْفِیْفٌ سے، اسم فاعل جمع مذکر (بحالت نصب وجر)، مُطَفِّفٌ واحد۔

مَطْلَعِ: نکلنا، طلوع ہونا، طلوع، مصدر میمی، (نصر) طُلُوْعٌ سے۔

اَلْمُطْمَئِنَّۃُ: سکون پانے والی، قرار والی، اللہ کی یاد سے سکون پانے والی (روح اور نفس)، (افعلال؛ اِطْمَئَنَّ. یَطْمَئِنُّ) اِطْمِیْنَانٌ سے، اسم فاعل واحد مؤنث۔

مَعَاشًا: روزی کمانے کا وقت، روزی کیلئے، زندگی، اسم ظرف و مصدر میمی، (ضرب؛ عَاشَ. یَعِیْشُ) عَیْشٌ سے۔

اَلْمُعْصِرٰتِ: نچوڑنے والیاں، برسانے والی بدلیاں، (افعال) اِعْصَارٌ (نچوڑنا) سے، اسم فاعل جمع مؤنث، مُعْصِرَۃٌ واحد۔

اَلْمُغِیْرٰتِ: غارت گری کرنے والیاں، چھاپہ مارنے والے، دشمن پر لوٹ ڈالنے والے، (افعال؛ اَغَارَ. یُغِیْرُ) اِغَارَۃٌ (لوٹ ڈالنا) سے، اسم فاعل جمع مؤنث (بحالت نصب وجر)، مُغِیْرَۃٌ واحد۔

مَفَازًا: مراد پانا، کامیابی، مقام کامیابی، (نصر؛ فَازَ. یَفُوْزُ) فَوْزٌ (کامیاب ہونا، نجات پانا) سے مصدر میمی اور ظرف مکان۔

اَلْمَقَابِرَ: قبرستان، قبریں، مَقْبَرَۃٌ کی جمع، اسم ظرف مکان، (نصر،ضرب) قَبْرٌ سے۔

مَقْرَبَۃٍ: نزدیکی، قرابت، رشتہ، (سمع) قُرْبٌ سے، مصدر میمی، ذَامَقْرَبَۃٍ: رشتہ دار، قرابت دار۔

اَلْمُقَرَّبُوْنَ: قریب کیے ہوئے، زیادہ عزت والے، (تفعیل) تَقْرِیْبٌ سے، اسم مفعول جمع مذکر، مُقَرَّبٌ واحد۔

مُکَرَّمَۃٍ: قابل ادب، عزت دی ہوئی، (تفعیل) تَکْرِیْمٌ سے، اسم مفعول واحد مؤنث۔

مِمَّ: (اصل میں مِنْ.مَا) کس چیز سے، مِنْ اور مَا استفہامیہ سے مرکب (دیکھو عَمَّ)۔

مُمَدَّدَۃٍ: دراز، لمبے، لمبے کیے گئے، (تفعیل) تَمْدِیْدٌ سے، اسم مفعول واحد مؤنث۔

مُنْتَھٰـھَا: (مُنْتَھٰی.ھَا) اس کی آخری حد، اس کا آخری وقت، مُنْتَھٰی (اسم ظرف، افتعال: اِنْتِھَاءٌ سے) مضاف، ھَا (ضمیر واحد غائب مؤنث) مضاف الیہ۔

مُنْفَکِّیْنَ: جدا ہونے والے، باز رہنے والے، کفر سے باز آنے والے، (انفعال: اِنْفَکَّ.یَنْفَکُّ) اِنْفِکَاکٌ سے، اسم فاعل جمع مذکر (بحالت نصب وجر)، مُنْفَکٌّ واحد۔

اَلْمَنْفُوْشِ: دھنکی ہوئی، دھنا ہوا، (نصر) نَفْشٌ (روئی یا اون دھنا) سے، اسم مفعول واحد مذکر۔

مِنْھُمْ: (مِنْ.ھُمْ) ان سے، انکی طرف سے، مِنْ جارہ، ھُمْ ضمیر۔

اَلْمَوْءٗدَۃُ: زندہ درگور لڑکی، زندہ دفن کی ہوئی، (ضرب: وَاَدَ.یَئِدُ) وَاْدٌ (زندہ درگور کرنا) سے، اسم مفعول واحد مؤنث۔

اَلْمُوْرِیٰتِ: آگ روشن کرنے والے، پتھر سے آگ نکالنے والے، گھوڑوں کی صفت ہے، (افعال: اَوْرٰی.یُوْرِیْ) اِیْرَاءٌ سے، اسم فاعل جمع مؤنث (بحالت نصب وجر)، مُوْرِیَۃٌ واحد۔

مَوْضُوْعَۃٌ: ترتیب سے رکھے ہوئے، (فتح: وَضَعَ.یَضَعُ) وَضْعٌ (رکھنا) سے، اسم مفعول واحد مؤنث۔

اَلْمَوْعُوْدِ: وعدہ کیا ہوا، مقرر، مراد قیامت، (ضرب: وَعَدَ. یَعِدُ) وَعْدٌ سے، اسم مفعول واحد مذکر۔

اَلْمُوْقَدَۃُ: سلگائی ہوئی آگ، بھڑکائی ہوئی، (افعال: اَوْقَدَ. یُوْقِدُ) اِیْقَادٌ سے، اسم مفعول واحد مؤنث۔

’ن‘

نَادٰی: اس نے پکارا، (مفاعلہ: نَادٰی.یُنَادِیْ) مُنَادَاۃٌ و نِدَاءٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

اَلنّٰزِعٰتِ: کھینچنے والیاں، جان نکالنے والیاں، مراد وہ فرشتے جو سختی سے جان نکالتے ہیں، (ضرب) نَزْعٌ سے، اسم فاعل جمع مؤنث (بحالت نصب وجر)، نَازِعَۃٌ واحد۔

اَلنّٰشِطٰتِ: بند کھولنے والے، نکالنے والے، یعنی آسانی سے جان نکالنے والے فرشتے، نَشْطٌ (نصر: گرہ لگانا/گرہ کھولنا، ضرب: نکالنا، سمع: ہشاش بشاش ہونا) سے، اسم فاعل جمع مؤنث (بحالت نصب وجر)، نَاشِطَۃٌ واحد۔

نَاصِبَۃٌ: محنت کرنے والی، مصیبت میں مبتلا ہونے والی، (سمع) نَصَبٌ (تھکنا/کوشش کرنا) سے، اسم فاعل واحد مؤنث۔

نَاصِیَۃٍ: پیشانی، پیشانی کے بال، [مادہ: نصی]۔

نَاعِمَۃٌ: خوش حال، تروتازہ، شادمان، (سمع) نَعْمَۃٌ و نُعُوْمَۃٌ سے، اسم فاعل واحد مؤنث۔

النَّجْدَیْنِ: دوراستے، دوروشن راستے یعنی نیکی اور بدی کے راستے، نَجْدٌ کا تثنیہ۔

نَخِرَۃً: بوسیدہ، چورچور، (سمع) نَخَرٌ سے، صیغۂ صفت (واحد مؤنث)۔

نَخْلًا: کھجوریں یا کھجور کے درخت، اسم جنس۔

نَزِیْدَکُمْ: (لَنْ.نَزِیْدَ.کُمْ) ہم تمہارے لیے ہرگز زیادہ نہیں کریں گے، لَنْ نَّزِیْدَ، (ضرب: زَادَ.یَزِیْدُ) زِیَادَۃٌ سے، مضارع منفی بہ لن جمع متکلم، کُمْ ضمیر مفعول (جمع حاضر مذکر)۔

نَسْفَعًا: (لَنَسْفَعَنْ) ہم ضرور گھسیٹیں گے، (فتح) سَفْعٌ سے، مضارع بانون تاکید خفیفہ جمع متکلم۔

نُشِرَتْ: وہ کھولی گئی، وہ نشر کی گئی، (جب) کھولے جائیں گے،

(نصر)نَشْرٌ سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔

نَشْرَحْ: (لَمْ نَشْرَحْ) (کیا) ہم نے نہیں کھول دیا، (فتح) شَرْحٌ سے، مضارع منفی بہ لم جمع متکلم۔

نَشْطًا: نرمی، آسانی، گرہ کھولنا/ بند کھولنا، کسی کام کو تیزی اور خوشی سے کرنا، مصدر ہے (دیکھو نَاشِطَات)۔

نُصِبَتْ: وہ کھڑی کی گئی، (پہاڑ) کھڑے کیے گئے، (ضرب، فتح) نَصْبٌ سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔

نَضْرَةَ: تروتازگی، چہرے کی رونق، تازگی، شادابی، (مضاف)، مصدر (نصر و سمع و کرم)۔

نَعَّمَهٗ: (نَعَّمَ. هٗ) اس کو آسائش دی، اس کو نعمت دی، نَعَّمَ، (تفعیل) تَنْعِیْمٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، هٗ ضمیر مفعول (واحد غائب مذکر)۔

النَّفّٰثٰتِ: پھونکنے والیاں، بہت دم کرنے والیاں، جادو کرنے والیاں، (نصر، ضرب) نَفْثٌ (تھوکنا، جادو کرنا) سے، صیغۂ مبالغہ جمع مؤنث (بحالت نصب و جر)، نَفَّاثَةٌ واحد۔

نَفْسٌ: روح، جان، نفس، آدمی، جی/ دل، نُفُوْسٌ جمع۔ یہ اسم مؤنث بھی ہوتا ہے اور مذکر بھی؛ روح کیلئے یہ مؤنث آتا ہے۔

نَفَعَتْ: اس نے نفع دیا، (اگر) فائدہ دے، (فتح) نَفْعٌ سے، ماضی واحد غائب مؤنث۔

النُّفُوْسُ: اشخاص، نَفْسٌ واحد۔

نُقْرِئُكَ: (نُقْرِئُ. كَ) ہم تجھے پڑھائیں گے، نُقْرِئُ، (افعال؛ اَقْرَاَ. یُقْرِئُ) اِقْرَاءٌ سے، مضارع جمع متکلم، كَ ضمیر مفعول (واحد حاضر مذکر)۔

نَقْعًا: گردوغبار، خاک، دھول، اسم ہے، نِقَاعٌ و نُقُوْعٌ جمع۔

نَكَالَ: ایسا عذاب جو باعث عبرت ہو، [مادہ؛ نکل]۔

نَمَارِقُ: غالیچے، گاؤ تکیے، گدے، نُمْرُقَةٌ واحد، [مادہ؛ نمرق]۔

نَوْمَكُمْ: (نَوْمَ. كُمْ) تمہاری نیند کو، نَوْمَ مضاف، كُمْ (ضمیر جمع حاضر مذکر) مضاف الیہ۔

نَهٰى: اس نے منع کیا/ روکا، (فتح؛ نَهٰى. یَنْهٰى) نَهْیٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

نُیَسِّرُكَ: (نُیَسِّرُ. كَ) ہم تیرے لیے آسان کر دیں گے، ہم تجھے سہولت پیدا کر دیں گے، نُیَسِّرُ، (تفعیل؛ یَسَّرَ. یُیَسِّرُ) تَیْسِیْرٌ سے، مضارع جمع متکلم، كَ ضمیر مفعول (واحد حاضر مذکر)۔

و

وَاجِفَةٌ: ترساں و لرزاں، کانپنے والی، (ضرب؛ وَجَفَ. یَجِفُ) وَجْفٌ سے، اسم فاعل واحد مؤنث۔

وَاحِدَةٌ: ایک، اکیلی، (ضرب؛ وَحَدَ. یَحِدُ) وَحْدٌ و وَحْدَةٌ سے، اسم فاعل واحد مؤنث۔

الْوَادِ: (اصل میں الْوَادِیْ) درہ، وادی، راستہ، دو پہاڑوں کے درمیان کا میدان، اَوْدِیَةٌ جمع، [مادہ؛ ودی]۔

الْوَتْرِ: طاق، اکیلا، وہ حرف جو دو پر پورا پورا تقسیم نہ ہو سکے، شَفْعٌ کی ضد ہے۔ تمام مخلوق 'شفع' یعنی جوڑا جوڑا ہے جیسے کفر و ایمان، ہدایت و گمراہی، سعادت و شقاوت، رات و دن، زمین و آسمان، بحر و بر، شمس و قمر، جن و انس وغیرہ اور 'وتر' تنہا اللہ کی ذات ہے۔ (شفع اور وتر کے بارے میں مزید بھی متعدد اقوال بیان کیے جاتے ہیں)۔

وَثَاقَهٗ: (وَثَاقَ. هٗ) اس کی جیسی بندش (یا جکڑ)، اس کی زنجیر، اس جیسا باندھنا، وَثَاقَ (وُثُقٌ جمع، [مادہ؛ وثق]) مضاف، هٗ (ضمیر واحد غائب مذکر) مضاف الیہ۔

وَجَدَكَ: (وَجَدَ. كَ) اس نے تجھے پایا، وَجَدَ، (ضرب؛ وَجَدَ. یَجِدُ) وَجْدٌ و وُجُوْدٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، كَ ضمیر مفعول (واحد حاضر مذکر)۔

الْوُحُوْشُ: صحرائی یا پہاڑی یا جنگلی جانور، وَحْشٌ و وَحْشِیٌّ کی جمع۔

وَدَّعَكَ: (مَا. وَدَّعَ. كَ) اس نے تجھ کو نہیں چھوڑ دیا، مَاوَدَّعَ، (تفعیل) تَوْدِیْعٌ سے، ماضی منفی واحد غائب مذکر، كَ ضمیر مفعول (واحد حاضر مذکر)۔

وَزَنُوْهُمْ: (وَزَنُوْا. هُمْ) انہوں نے ان کو تول کر دیا، (جب) انہیں تول کر دیں، وَزَنُوْا، (ضرب؛ وَزَنَ. یَزِنُ) وَزْنٌ سے، ماضی جمع غائب مذکر، هُمْ ضمیر مفعول (جمع غائب مذکر)۔

وَسَطْنَ: بیچ میں جا گھسے/جا گھستے ہیں، (ضرب؛وَسَطَ.یَسِطُ) وَسْطٌ سے، ماضی جمع غائب مؤنث۔

وَسَقَ: اس نے جمع کیا/اکٹھا کیا، (ضرب؛وَسَقَ.یَسِقُ) وَسْقٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔ یعنی آدمی، جانور، پرندے وغیرہ سب کو رات سمیٹ کر اپنے اپنے ٹھکانے پر پہنچا دیتی ہے۔

اَلْوَسْوَاسِ: شیطان، وسوسہ ڈالنے والا، اندرونی اغوا، کسی بری چیز کا دل میں پیدا کرنا، یہ مصدر ہے باب فعللۃ (رباعی مجرد)۔

وَضَعْنَا: ہم نے اتارا/دور کیا، (فتح؛وَضَعَ.یَضَعُ) وَضْعٌ سے، ماضی جمع متکلم۔

وِفَاقًا: موافق، پورا، کامل، جتنا جرم اتنی سزا، مصدر (مفاعلہ؛ وَافَقَ.یُوَافِقُ کا)۔

وَقَبَ: وہ چھا گیا، سمٹ گیا، غروب ہوا، (ضرب؛وَقَبَ.یَقِبُ) وَقْبٌ و وُقُوبٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

وَهَّاجًا: بہت روشن، (ضرب؛ وَهَجَ.یَهِجُ) وَهْجٌ (روشن ہونا) سے، صیغہ مبالغہ۔

'ہ'

هَاوِيَةٌ: گڑھا، دوزخ کا نیچے کا طبقہ [مادہ؛ھوی]۔

اَلْهَزْلِ: بیہودہ بات، ہنسی کی بات، بکواس، (ضرب) هَزَلَ.یَهْزِلُ کا مصدر۔

هُمَزَةٍ: عیب چین، آنکھ کے اشارے سے تحقیر کرنیوالا، بڑا عیب گو، کثیر الغیبہ، (نصر،ضرب) هَمْزٌ (بطور طعن آنکھ سے اشارہ کرنا، عیب گوئی کرنا، غیبت کرنا، چبھونا) سے، صیغہ مبالغہ۔

اَلْهَوٰى: ناجائز نفسانی خواہش/رغبت، (سمع) هَوِیَ.یَهْوٰی کا مصدر ہے؛ محبت کرنا، چاہنا۔ یہ غیر محمود یا مذموم میں زیادہ تر مستعمل ہے۔

هِيَهْ: (هِیَ.ہْ) وہ، هِیَ ضمیر منفصل (واحد غائب مؤنث) اور ہْ سکتہ کی زائد ہے۔

'ی'

يَتَجَنَّبُهَا: (یَتَجَنَّبُ.هَا) اس کو ترک کرتا ہے/اسے دور کرتا ہے، وہ اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتا، یَتَجَنَّبُ، (تفعل) تَجَنُّبٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر، هَا ضمیر مفعول (واحد غائب مؤنث)۔

يَتَغَامَزُوْنَ: آنکھ سے اشارے کرتے، آپس میں اشارے کرتے، (تفاعل) تَغَامُزٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر۔

يَتَكَلَّمُوْنَ: وہ بات کریں گے، (تفعل) تَكَلُّمٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر۔

يَتَنَافَسِ: (لِ.یَتَنَافَسْ) چاہیے کہ وہ رغبت کرے، (تفاعل) تَنَافُسٌ سے، امر واحد غائب مذکر۔

يُجَنَّبُهَا: (یُجَنَّبُ.هَا) وہ اس سے دور رکھا جائے گا/اس سے بچا لیا جائے گا، یُجَنَّبُ، (تفعیل) تَجْنِیْبٌ سے، مضارع مجہول واحد غائب مذکر، هَا ضمیر مفعول (واحد غائب مؤنث)۔

يُحَاسَبُ: اس سے حساب لیا جائے گا، (مفاعلہ) مُحَاسَبَةٌ سے، مضارع مجہول واحد غائب مذکر۔

يَحْسَبُ: وہ گمان کرتا ہے/خیال کرتا ہے، (سمع) حِسْبَانٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔

يَحُوْرَ: (لَنْ یَّحُوْرَ) وہ ہرگز نہیں پھرے گا، وہ ہرگز نہیں لوٹے گا، (نصر؛حَارَ.یَحُوْرُ) حَوْرٌ (واپس لوٹنا) سے، مضارع منفی بہ لن واحد غائب مذکر۔

يُخْسِرُوْنَ: وہ کم دیتے ہیں، (افعال) اِخْسَارٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر۔

يُخْلَقْ: (لَمْ.یُخْلَقْ) نہیں پیدا کیا گیا، نہیں پیدا کیے گئے، (نصر) خَلْقٌ سے، مضارع مجہول منفی بہ لم واحد غائب مذکر۔

يَدُعُّ: وہ زور سے دھکا دیتا ہے، (نصر؛ دَعَّ.یَدُعُّ) دَعٌّ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔

يَذَّكَّرُ: نصیحت پکڑے گا، (تفعل) تَذَكُّرٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر، (یہ اصل میں یَتَذَكَّرُ تھا)۔

يُرَوْا: (لِ.یُرَوْا) تاکہ ان کو دکھلائے جائیں، (افعال؛

اَرٰی. یُرِیْ) اِرَاءَۃٌ (دکھانا) سے، مضارع مجہول جمع غائب مذکر، اس میں لِ لام کَی ہے اور یُرَوْا مضارع مجہول منصوب۔

یَزَّکّٰی: وہ پاک ہوتا، وہ سنورے، (تفعل: تَزَکّٰی. یَتَزَکّٰی) تَزَکِّیْ سے، مضارع واحد غائب مذکر، (اصل میں یَتَزَکّٰی تھا)۔

یَسْتَقِیْمَ: سیدھا چلنا، (کہ) سیدھا چلے، (استفعال: اِسْتَقَامَ. یَسْتَقِیْمُ) اِسْتِقَامَۃٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔

یَسْتَوْفُوْنَ: پورا پورا لیتے ہیں، وہ پورا کرتے ہیں، (استفعال: اِسْتَوْفٰی. یَسْتَوْفِیْ) اِسْتِیْفَاءٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر، (وفی مادہ)۔

یَسَّرَ: اس نے آسان کیا، (تفعیل: یَسَّرَ. یُیَسِّرُ) تَیْسِیْرٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

یَسْرِ: وہ چلتا ہے/ چلنے لگے، وہ جانے لگے، وہ رات کو چلنے لگے/ جانے لگے، (ضرب: سَرٰی. یَسْرِیْ) سَرْیٌ (رات میں چلنا/سفر کرنا) سے، مضارع واحد غائب مذکر (آخر سے ی گرادی گئی)۔

اَلْیُسْرٰی: آسان، زیادہ سہل، (ضرب: یَسَرَ. یَیْسِرُ) یُسْرٌ سے، اسم تفضیل واحد مؤنث۔

یُسْمِنُ: وہ موٹا کرے گا، (افعال) اِسْمَانٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔

یَصْدُرُ: واپس لوٹیں گے، (نصر) صَدْرٌ (لوٹنا/لوٹانا، سینہ پر مارنا) سے، مضارع واحد غائب مذکر۔ صَدْرٌ کا معنی سینہ، ہر چیز کا سامنے کا حصہ۔

یُعْطِیْكَ: (یُعْطِیْ. كَ) وہ تجھے دے گا، یُعْطِیْ، (افعال: اَعْطٰی. یُعْطِیْ) اِعْطَاءٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر، كَ ضمیر مفعول (واحد حاضر مذکر)۔

یَفِرُّ: وہ بھاگے گا، (ضرب: فَرَّ. یَفِرُّ) فِرَارٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔

اَلْیَقِیْنِ: ظن وگمان کے خلاف کسی چیز کا قطعی ادراک ہو کر دل میں سکون واطمینان پیدا ہو جانا یقین کہلاتا ہے، اس کا درجہ معرفت اور درایت سے اونچا ہوتا ہے اسی وجہ سے یہ ہمیشہ علم کی صفت ہوتا ہے، معرفت یقین نہیں کہا جاتا بلکہ علم الیقین کہا جاتا ہے، اسم اور اسم صفت بھی ہے، [مادہ: یقن]۔ یقین کے تین درجے ہیں: ۱) علم الیقین، اس کی بنیاد علم ودلیل پر ہوتی ہے، یعنی بنا دیکھے محض علم کی بنیاد پر کسی چیز کے وقوع یا وجود پر یقین رکھنا، ۲) عین الیقین، اس کی بنیاد مشاہدہ پر ہوتی ہے، یعنی کسی چیز کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کے بعد اس پر یقین رکھنا، ۳) حق الیقین، یہ درجہ اول الذکر دونوں درجوں کے کامل حصول کے بعد حاصل ہوتا ہے، یہ درجہ اس وقت حاصل ہوتا ہے جب علم ومشاہدہ کے بعد کسی چیز میں پورے احساس وادراک کے ساتھ مشغولیت اختیار کی جائے۔

یَکِیْدُوْنَ: وہ مکر وفریب کرتے ہیں، وہ خفیہ تدبیر کرتے ہیں، (ضرب: كَادَ. یَکِیْدُ) كَیْدٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر۔

یَلِدْ: (لَمْ. یَلِدْ) اس نے نہیں جنا، وہ باپ نہیں ہے، (ضرب: وَلَدَ. یَلِدُ) وِلَادَۃٌ سے، مضارع منفی بہ لم واحد غائب مذکر۔

یَمْنَعُوْنَ: وہ منع کرتے ہیں، مانگے سے نہیں دیتے، (فتح) مَنْعٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر۔

یُنْبَذَنَّ: (لَیُنْبَذَنَّ) وہ ضرور ڈالا جائے گا/ پھینکا جائے گا، (ضرب) نَبْذٌ سے، مضارع مجہول بانون تاکید ثقیلہ واحد غائب مذکر۔

یَنْتَهِ: (لَمْ. یَنْتَهِ) وہ باز نہ آیا، (اگر) وہ نہ رکے، (افتعال: اِنْتَهٰی. یَنْتَهِیْ) اِنْتِهَاءٌ (باز رہنا) سے، مضارع منفی بہ لم واحد غائب مذکر۔

یَنْقَلِبُ: وہ لوٹے گا، (انفعال) اِنْقِلَابٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔

یُوْثِقُ: وہ باندھتا ہے/ باندھے گا، مضبوط کرتا ہے، (افعال: اَوْثَقَ. یُوْثِقُ) اِیْثَاقٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔

یُوَسْوِسُ: وسوسہ پیدا کرتا ہے، (فعللۃ) وَسْوَسَۃٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔

یُوْعُوْنَ: وہ حفاظت کرتے ہیں/ چھپاتے ہیں، (افعال: اَوْعٰی. یُوْعِیْ) اِیْعَاءٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر۔

یُوْلَدْ: (لَمْ. یُوْلَدْ) وہ نہیں جنا گیا، (ضرب) وِلَادَۃٌ سے، مضارع مجہول منفی بہ لم واحد غائب مذکر۔

یَوْمَئِذٍ: اس دن، ایسے واقعات کے دن، یہ یَوْمَ اور اِذٍ سے مرکب ہے۔

ضمائر، اسماء موصولۃ، اسماء اشارۃ اور حروف

چونکہ یہ بہت زیادہ مستعمل ہیں، اس لیے ان کو الگ سے سہولت کیلئے لکھا گیا ہے

(نوٹ: یہ ضمیمہ چند دیگر قواعد عربی کے ساتھ تفصیلاً پارہ اول میں درج ہے)

۱۔ **اسم ضمیر:** وہ اسم جو دوسرے اسم (ظاہر) کی جگہ آئے اسم ضمیر کہلاتا ہے۔ مثلاً یٰاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ (اے آدم تو اپنی بیوی کیساتھ رہ)؛ اس میں اَنْتَ (تو) اور كَ (تیری/اپنی) ضمیریں ہیں اور انکا **مرجع** (یعنی جسکی طرف ضمیر لوٹے) اٰدَمُ ہے جو اسم ظاہر ہے۔ **ضمائر** (ضمیریں) دو قسم کی ہوتی ہیں:

ا۔ **منفصل:** جو فقرے میں الگ تھلگ استعمال ہوں۔ جیسے اَنْتَ اوپر کی مثال میں۔

ب۔ **متصل:** جو کسی اسم یا فعل کے ساتھ مل کر ایک کلمہ کی شکل اختیار کرلیں۔ جیسے زَوْجُكَ میں كَ۔

		ضمائر منفصلہ			**ضمائر متصلہ**		
		غائب	حاضر/مخاطب	متکلم	غائب	حاضر/مخاطب	متکلم
مذکر	واحد	هُوَ وہ ایک مرد	اَنْتَ تو ایک مرد	اَنَا میں ایک مرد	هٗ اس/اسکا	كَ تیرا	ى میرا/مجھ/مجھ کو
	تثنیہ	هُمَا وہ دو مرد	اَنْتُمَا تم دو مرد	نَحْنُ ہم دو مرد	هُمَا ان دو مردوں کا	كُمَا تم دو مردوں کا	نَا ہم دو کا/ہمارا
	جمع	هُمْ وہ سب مرد	اَنْتُمْ تم سب مرد	نَحْنُ ہم سب مرد	هُمْ ان سب مردوں کا	كُمْ تم سب مردوں کا	نَا ہم سب کا/ہمارا
مؤنث	واحد	هِىَ وہ ایک عورت	اَنْتِ تو ایک عورت	اَنَا میں ایک عورت	هَا اس عورت/اسکا	كِ تیرا	ى میرا/مجھ
	تثنیہ	هُمَا وہ دو عورتیں	اَنْتُمَا تم دو عورتیں	نَحْنُ ہم دو عورتیں	هُمَا ان دو عورتوں کا	كُمَا تم دو عورتوں کا	نَا ہمارا/ہم دو کا
	جمع	هُنَّ وہ سب عورتیں	اَنْتُنَّ تم سب عورتیں	نَحْنُ ہم سب عورتیں	هُنَّ ان سب عورتوں کا	كُنَّ تم سب عورتوں کا	نَا ہم سب عورتوں کا

۲۔ **اسماء الاشارۃ:** یعنی جن سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے، یہ دو قسم کے ہوتے ہیں: ۱) قریب کیلئے، مثلاً هٰذَا كِتَابٌ (یہ ایک کتاب ہے)؛ ۲) بعید کیلئے، مثلاً ذٰلِكَ الْكِتَابُ (وہ کتاب)؛ ان دونوں مثالوں میں هٰذَا اور ذٰلِكَ اسماء اشارہ ہیں اور كِتَاب **مشارٌ الیہ** ہے۔ یہ درج ذیل ہیں:

	اسم اشارہ قریب			**اسم اشارہ بعید**		
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	هٰذَا یہ ایک	هٰذَانِ یہ دونوں	هٰٓؤُلَآءِ یہ سب	ذٰلِكَ وہ ایک	ذٰنِكَ وہ دونوں	اُولٰٓئِكَ وہ سب
مؤنث	هٰذِهٖ یہ ایک	هَاتَانِ یہ دونوں	هٰٓؤُلَآءِ یہ سب	تِلْكَ وہ ایک	تَانِكَ وہ دونوں	اُولٰٓئِكَ وہ سب

نوٹ: اسم اشارہ بعید کے آخر میں كَ کو مخاطب کے لحاظ سے بدلا بھی جاتا ہے، یعنی ذٰلِکُم یا ذٰلِكِ یا ذٰلِکُمَا یا تِلْکُمَا، اُولٰٓئِکُمْ وغیرہ بھی لکھتے ہیں لیکن انکے معنی میں فرق نہیں پڑتا۔ ان کے علاوہ هٰکَذَا (ایسا ہی)، هٰهُنَا یا هُنَا (یہاں) اور هُنَالِكَ (اور ثَمَّ) (وہاں) بھی بطور اسماء اشارہ مستعمل ہیں۔

۳۔ **اسم موصول**: اسم موصول وہ ہے جس سے کسی خاص چیز کا پتہ چلتا ہو اور جس کا مفہوم اس کے بعد آنے والے جملہ سے مکمل ہو، اس جملہ کو اسکا **صلہ** کہتے ہیں، مثلاً بَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسمیں الَّذِيْنَ اسم موصول ہے اور اٰمَنُوْا اسکا صلہ۔ اسماء موصولہ کے عمومی معانی جو، جس، جن، جنہوں/جنہوں نے، جسکا/جس کی وغیرہ ہوتے ہیں، لیکن ان کے ساتھ ترجمہ میں وہ، ان یا اس بھی بڑھا لیتے ہیں، مثلاً رَبُّكَ <u>الَّذِيْ</u> خَلَقَ: تیرا رب <u>وہ جس نے</u> پیدا کیا، یٰٓاَيُّهَا <u>الَّذِيْنَ</u> اٰمَنُوْا: اے <u>وہ لوگو جو</u> ایمان لائے ہو۔ اسماء موصولہ (جو بالعموم مستعمل ہیں):

مَنْ: جو شخص، **عاقل** (یعنی انسان، جن، فرشتے وغیرہ) کیلئے مخصوص ہے، واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر، مؤنث سب کیلئے۔ (یہ **استفہام** کیلئے بھی آتا ہے، بمعنی کون، کیسا وغیرہ)۔

مَا: جو چیز، غیر **عاقل** کیلئے، واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر، مؤنث سب کیلئے۔ (یہ **استفہام** کیلئے بھی آتا ہے، بمعنی کیا، کیسا وغیرہ، نیز بطور حرف بھی مستعمل ہے، دیکھو **حروف**، نیز مَا اسمیہ ظرفیہ بمعنی 'جب تک' بھی مستعمل ہے)۔

الَّذِيْ: وہ ایک مرد جو، وہ جو وغیرہ، اسکی گردان حسب ذیل ہے:

	مذکر	مؤنث
واحد	الَّذِيْ (جو ایک مرد/وہ جو ایک)	الَّتِيْ (جو ایک عورت/وہ جو ایک)
تثنیہ	الَّذَانِ، الَّذَيْنِ (جو دو مرد/وہ جو دو)	اَللَّتَانِ، اَللَّتَيْنِ (جو دو عورتیں/وہ جو دو)
جمع	الَّذِيْنَ (جو سب مرد/وہ جو سب)	اَللَّاتِيْ، اَللَّوَاتِيْ، اَللَّائِيْ (جو سب عورتیں)

۴۔ **حروف**: یہ حروف جو کچھ معانی رکھتے ہیں **حروف المعانی** کہلاتے ہیں اور **حروف الهجاء** (ا، ب، ت وغیرہ) **حروف المبانی** (بنیادی حروف) کہلاتے ہیں۔ ذیل میں قرآن مجید میں مستعمل قریباً تمام حروف کی فہرست مع عمومی تفصیل و ترجمہ دی جاتی ہے: (نوٹ: 'عمومی تفصیل' کے اندر دیئے گئے الفاظ کے ساتھ لفظ 'حرف' لگا کر پڑھیں یعنی اگر 'ندا' لکھا ہے تو اسے 'حرف ندا' پڑھا جائے، نیز فہرست دائیں سے بائیں اور پھر نیچے کی طرف ہے۔ <u>مشبہ بالفعل</u>: اسکا مطلب ہے کہ یہ حرف بعض باتوں میں فعل سے مشابہت رکھتا ہے اور اسی بنیاد پر یہ خاص حروف سے تعلق رکھتا ہے جو حروف مشبہ بالفعل کہلاتے ہیں اور ان سب کا 'عمل' مشترکہ ہوتا ہے، یہ تعداد میں چھ ہیں۔)

حرف	عمومی تفصیل	عمومی معانی	حرف	عمومی تفصیل	عمومی معانی
اَ	استفہام، ندا	کیا، خواہ، اے	اِذَا	مفاجات	اچانک، ناگہاں، یہ اسم ظرف بھی ہے
اِذًا	ناصب مضارع	اس وقت، تب تو	اَلْ	تعریف	نکرہ کو معرفہ کرتا ہے، اسم فاعل اور مفعول کیساتھ یہ بالعموم **موصولہ** ہوتا ہے، یہ بعض اوقات زائد بھی ہوتا ہے مثلاً اسم علم پر
اِلٰی	جر (جارّہ)	تک، طرف (**تعدیہ** کیلئے بھی آتا ہے)	اِلَّا	استثناء	مگر
اَلَا	تحضیض، تنبیہ	کیوں نہیں، تم خبردار ہو جاؤ، جان لو، سن رکھو	اَلَّا	تحضیض	کیوں نہیں، یہ کہ نہیں

اَمْ	عطف، استفہام	یا، خواہ، کیا	اِمَّا	عطف، تردید	یا، خواہ، اگر
اَمَّا	تفصیل، تاکید	سو، لیکن، مگر، اور وہ جو			
اِنْ	جازم مضارع، شرط	اگر، اِنَّ کا مخفف یعنی بیشک کے معنی میں بھی ہے اور یہ کبھی زائد بھی ہوتا ہے	اِنْ	نفی	نہیں، جیسے اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ اِنْ کے بعد اگر اِلَّا آئے تو بالعموم نفی ہوتا ہے
اَنْ	ناصب مضارع	کہ، یہ کہ، اَنَّ کا مخفف بھی ہے اور بمعنی 'یعنی' بھی آتا ہے اور زائد بھی ہوتا ہے	اِنَّ، اَنَّ	مشبہ بالفعل، تاکید	بیشک، یقیناً، کہ تحقیق
اَوْ	عطف	یا، خواہ	اَوْ	تردید، توضیح	اگر چہ، مگر، یہاں تک، کیا (استفہام)
اِیْ	ایجاب	ہاں، کیوں نہیں، ہرگز نہیں بلکہ	بِ	جر (جارہ)	سے، میں، پر، بسبب، ساتھ وغیرہ، یہ زائد بھی ہوتا ہے یا کلمہ میں زور پیدا کرنے کیلئے اور **تعدیہ** یعنی لازم کو متعدی☆ بنانے کیلئے بھی آتا ہے
بَلْ	عطف	بلکہ	بَلٰی	ایجاب	ہاں کیوں نہیں، ہرگز نہیں بلکہ
تَ	جر	قسم کیلئے لفظ اللہ کیساتھ مخصوص ہے	ثُمَّ	عطف	پھر، اسکے بعد، تب
حَتّٰی	جر، عطف	تک، تا کہ، یہاں تک کہ، جب تک کہ، یہ **ناصب** مضارع بھی ہے	سَ، سَوْفَ	التقریب	عنقریب، یہ مضارع کو مستقبل قریب سے مخصوص کر دیتے ہیں
عَلٰی	جر	پر، اوپر، باوجود، یہ **تعدیہ** کیلئے بھی آتا ہے	عَنْ	جر	سے، طرف سے، بدلے میں، بسبب
فَ	عطف	پھر، پس، تو، کیونکہ، اس لیے کہ	فِیْ	جر	میں، بارے میں، بسبب
قَدْ	تحقیق و تاکید	تحقیق، بیشک	كَ	جر، تشبیہ	مانند، جیسے
كَاَنَّ	مشبہ بالفعل	گویا کہ	كَلَّا	الردع	ہرگز نہیں، بیشک
كَیْ	ناصب مضارع	تا کہ	لِ	جر	واسطے، لیے، طرف، کو، کا وغیرہ
لِ	لام الامر	چاہئے کہ، یہ جازم مضارع ہے اور مضارع کو امر غائب بنانے میں مستعمل ہے	لِ	لام كَیْ	تا کہ، یہ **ناصب** مضارع ہے
لَ	لام تاکید	البتہ، ضرور، بیشک	لَا	نفی، لاء نہی	نہیں، نہ، لاء نہی **جازم** مضارع ہے
لٰكِنَّ	استدراک، مشبہ بالفعل	لیکن، مگر، پر، یہ لٰكِنْ بھی لکھا جاتا ہے (لٰكِنْ الگ سے غیر **عامل** ہے)	لَعَلَّ	مشبہ بالفعل	شاید، امید ہے کہ
لَنْ	ناصب مضارع	ہرگز نہیں	لَمْ	جازم مضارع	نہیں
لَمَّا	جازم مضارع، شرطیہ، استثناء	اب تک نہیں، مگر، جب، چونکہ، بوجہ	لَوْ	شرط، تمنا	اگر، کاش، کیا اچھا ہوتا، وَلَوْ: اگرچہ، لَوْلَا، لَوْمَا: اگر نہ ہوتا، کیوں نہیں
لَیْتَ	مشبہ بالفعل، تمنا	کاش کہ	مَا	نفی	نہیں، زائد بھی ہوتا ہے جیسے اِنَّمَا میں

مِنْ	جر	سے، میں سے، بعض/کچھ، زائد بھی ہوتا ہے	نَعَمْ	ایجاب	ہاں
وَ	جر	قسم کیلئے آتا ہے، بہتیرے، بعض	وَ	عطف	اور، حالانکہ
هَلْ	استفہام	کیا، کیا ہے، یہ قَدْ (بیشک) اور نفی کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ یعنی جب بعد میں اِلَّا آئے تو بالعموم نفی ہوتا ہے	یَا	ندا	اے

☆ متعدی وہ فعل ہے جسے جملہ مکمل کرنے کیلئے فاعل کیساتھ مفعول کی بھی ضرورت ہوتی ہے جبکہ فعل لازم صرف فاعل کیساتھ جملہ مکمل کرتا ہے، یعنی تعدیہ کا مطلب یہ ہوا کہ ہم فاعل کیساتھ مفعول بھی لانا چاہتے ہیں۔

۵۔ کلمات الاستفہام: یعنی وہ حروف یا اسماء جن کے ذریعے سے سوال یا کوئی چیز دریافت کی جاسکے۔ اَ اور هَلْ حروف الاستفہام کہلاتے ہیں (دیکھو **حروف**)، انکے علاوہ اسماء الاستفہام یہ ہیں: مَنْ (کون؛ عاقل جانداروں کیلئے)، مَا (کیا؛ غیر عاقل اور چیزوں کیلئے)، مَاذَا (کیا ہے، کیا چیز)، اَیٌّ (کونسا)، اَیَّۃٌ (کونسی؛ مؤنث کیلئے)، کَمْ (کتنا، کتنی)، کَیْفَ (کیسا، کیسی)، لِمَ (کیوں، کس لیے)، اَیْنَ (کہاں)، اَیَّانَ (کب، کس وقت)، مَتٰی (کب)، اَنّٰی (کہاں سے، کس طرح سے)۔

۱۔باب نصر	۲۔باب ضرب	۳۔باب فتح	۴۔باب سمع	۵۔باب حسب	۶۔باب کرم
نَصَرَ.یَنْصُرُ.اُنْصُرْ ماضی، مضارع، امر	ضَرَبَ.یَضْرِبُ اِضْرِبْ	فَتَحَ.یَفْتَحُ.اِفْتَحْ	سَمِعَ.یَسْمَعُ اِسْمَعْ	حَسِبَ.یَحْسِبُ اِحْسِبْ	کَرُمَ.یَکْرُمُ.اُکْرُمْ

ماضی (مطلق) معروف کی گردان: یعنی وہ جسکا فاعل معلوم ہو، اس کو بالعموم صرف ماضی لکھتے ہیں۔

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	فَعَلَ اس ایک مرد نے کیا	فَعَلَا ان دو مردوں نے کیا	فَعَلُوْا ان سب مردوں نے کیا
غائب	مؤنث	فَعَلَتْ اس عورت نے کیا	فَعَلَتَا ان دو عورتوں نے کیا	فَعَلْنَ ان سب عورتوں نے کیا
مخاطب/حاضر	مذکر	فَعَلْتَ تو ایک مرد نے کیا	فَعَلْتُمَا تم دو مردوں نے کیا	فَعَلْتُمْ تم سب مردوں نے کیا
خاطب/حاضر	مؤنث	فَعَلْتِ تو ایک عورت نے کیا	فَعَلْتُمَا تم دو عورتوں نے کیا	فَعَلْتُنَّ تم سب عورتوں نے کیا
متکلم	مذکر و مؤنث	فَعَلْتُ میں نے کیا	فَعَلْنَا ہم نے کیا	فَعَلْنَا ہم نے کیا

مضارع معروف کی گردان: یعنی جسکا فاعل معلوم ہو، اس کو بھی بالعموم صرف مضارع ہی لکھا جاتا ہے۔

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	یَفْعَلُ وہ کرتا ہے/کریگا	یَفْعَلَانِ وہ دو کرتے ہیں/کرینگے	یَفْعَلُوْنَ وہ کرتے ہیں/کرینگے
غائب	مؤنث	تَفْعَلُ وہ کرتی ہے/کریگی	تَفْعَلَانِ وہ دو کرتی ہیں/کریں گی	یَفْعَلْنَ وہ کرتی ہیں/کریں گی
مخاطب/حاضر	مذکر	تَفْعَلُ تو کرتا ہے/کریگا	تَفْعَلَانِ تم دو کرتے ہو/کروگے	تَفْعَلُوْنَ تم کرتے ہو/کروگے
خاطب/حاضر	مؤنث	تَفْعَلِیْنَ تو کرتی ہے/کریگی	تَفْعَلَانِ تم دو کرتی ہو/کروگی	تَفْعَلْنَ تم کرتی ہو/کروگی
متکلم	مذکر و مؤنث	اَفْعَلُ میں کرتا/کرتی ہوں/کرونگا	نَفْعَلُ ہم دو کرتے/کرتی ہیں	نَفْعَلُ ہم کرتے ہیں/کرینگے

اَلْقَتْ (٤:٨٤).
اَللّٰهِ(١٩:٨٢)(٨:٨٥)
(١٣،١٣:٩١)
(٢:٩٨) (٦:١٠٤)
(٢،١:١١٠) اَللّٰهَ
(١٤:٩٦) (٥:٩٨)
اَللّٰهُ (٢٥:٧٩)
(٢٩:٨١)(٢٣:٨٤)
(٢٠،٩:٨٥)
(٧:٨٧) (٢٤:٨٨)
(٨:٩٥) (٨:٩٨)
(٢،١:١١٢).
اَلْهٰى.كُمْ (١:١٠٢).
اَلْهَمَ.هَا (٨:٩١).
اَلِيْمٍ (٢٤:٨٤).
اَمْ (٢٧:٧٩).
اَمَّا (٤٠،٣٧:٧٩)
(٨،٥:٨٠) (٧:٨٤،
١٠) (١٥:٨٩،
١٦) (٨،٥:٩٢)
(١١،١٠،٩:٩٣)
(٨،٦:١٠١).
اَمَاتَ.هٗ (٢١:٨٠).
اَمَرَ (١٢:٩٦).
اَمْرٍ (٤:٩٧)
الْاَمْرُ (١٩:٨٢)
اَمْرًا (٥:٧٩).
اِمْرَاَتُ.هٗ (٤:١١١).
اُمِرُوْا (٥:٩٨).
اَمَرَ.هٗ (٢٣:٨٠).
اِمْرِئٍ (٣٧:٨٠).
اُمِّ.هٖ (٣٥:٨٠) اُمُّ.هٗ
(٩:١٠١).
اَمْهِلْ.هُمْ (١٧:٨٦).
اَمِيْنٍ (٢١:٨١)

الْاَمِيْنِ (٣:٩٥).
اِنَّ (٢١،١٧:٧٨،
٣١)....اِنَّا (اِنَّ.نَا)
(٤٠:٧٨)(١٠:٧٩)
(١:٩٧) (١:١٠٨)
اِنَّكَ (٦:٨٤) اِنَّمَا
(٤٥،١٣:٧٩)
(٢١:٨٨) اِنَّهٗ
(١٧:٧٩).... اِنَّهَا
(١١:٨٠)(٨:١٠٤)
اِنَّهُمْ (٢٧:٧٨)
(١٦،١٥:٨٣)
(١٥:٨٦).
اِنْ(٢٧:٨١)(٤:٨٦)
(٩:٨٧) (١١:٩٦،
١٣، ١٥).
اَنَّ (١٤:٩٦)
(٥:٩٩) (٣:١٠٤)
اَنَّا(اَنَّ.نَا)(٢٥:٨٠)
اَنَّهُمْ (٤:٨٣).
اَنْ(١٨:٧٩)(٢:٨٠)
(٢٩،٢٨:٨١)(٨٤:
١٤) (٨:٨٥)
(٧،٥:٩٠)(٧:٩٦).
اَنَا (٢٤:٧٩)
(٤:١٠٩).
اَنّٰى (٢٣:٨٩).
اَنْبَتْ.نَا (٢٧:٨٠).
اِنْبَعَثَ (١٢:٩١).
اَنْتَ (٤٣:٧٩،
٤٥) (١٠،٦:٨٠)
(٢١:٨٨) (٢:٩٠).
اِنْتَثَرَتْ (٢:٨٢).
اَنْتُمْ (٢٧:٧٩)
(٥،٣:١٠٩).

الْاُنْثٰى (٣:٩٢).
اِنْحَرْ (٢:١٠٨).
اَنْذَرْتُ.كُمْ (١٤:٩٢).
اَنْذَرْنَا.كُمْ (٤٠:٧٨).
اَنْزَلْنَا (١٤:٧٨)
اَنْزَلْنَا.هُ (١:٩٧).
الْاِنْسَانَ (٤:٩٠)
(٤:٩٥)(٥،٢:٩٦،
٦)(٦:١٠٠)(١٠٣:
٢)الْاِنْسَانُ(٣٥:٧٩)
(٢٤،١٧:٨٠)
(٦:٨٢) (٦:٨٤)
(٥:٨٦) (١٥:٨٩،
٢٣) (٣:٩٩).
اَنْشَرَ.هٗ (٢٢:٨٠).
اِنْشَقَّتْ (١:٨٤).
اِنْصَبْ (٧:٩٤).
اَنْعَامِ.كُمْ (٣٣:٧٩)
(٣٢:٨٠).
اِنْفَطَرَتْ (١:٨٢).
اَنْقَضَ (٣:٩٤).
اِنْقَلَبُوْا (٣١:٨٣،
٣١).
اِنْكَدَرَتْ (٢:٨١).
الْاَنْهٰرُ (١١:٨٥)
(٨:٩٨).
اَوْ (٤٦:٧٩)
(٤:٨٠) (٣:٨٣)
(١٦،١٤:٩٠)
(١٢:٩٦).
الْاَوْتَادِ (١٠:٨٩)
اَوْتَادًا (٧:٧٨).
اُوْتُوا (٤:٩٨).
اُوْتِيَ (١٠،٧:٨٤).
اَوْحٰى (٥:٩٩).

الْاُوْلٰى (٢٥:٧٩)
(١٨:٨٧)
(١٣:٩٢) (٤:٩٣).
اُولٰٓئِكَ (٤٢:٨٠)
(٤:٨٣) (١٨:٩٠)
(٧،٦:٩٨).
الْاَوَّلِيْنَ (١٣:٨٣).
اَهَانَ.نِ (١٦:٨٩).
اَهْدِيَ.كَ (١٩:٧٩).
اَهْلِ (٦،١:٩٨).
اَهْلَكْتُ (٦:٩٠).
اَهْلِ.هٖ (١٣،٩:٨٤)
اَهْلِ.هِمْ (٣١:٨٣).
اَيِّ (١٨:٨٠)
(٩:٨١) (٨:٨٢).
اِيَابَ.هُمْ (٢٥:٨٨).
اَيَّانَ (٤٢:٧٩).
اَيْدِيْ (١٥:٨٠).
اِيْلٰفِ (١:١٠٦)
اٖلٰفِ.هِمْ (٢:١٠٦).
اَيْنَ (٢٦:٨١).
بِ (٢٨:٧٨)
(١٦،١٤:٧٩)....
بِمَا (٢٣:٨٤) بِهٖ
(١٥:٧٨)(١٢:٨٣،
١٧)(١٥:٨٤)(١٠٠:
٥،٤) بِهَا (٢٨:٨٣)
بِهِمْ (٣٠:٨٣)
(١١:١٠٠).
الْبِحَارُ (٦:٨١)
(٣:٨٢).
بَخِلَ (٨:٩٢).
بَرْدًا (٢٤:٧٨).
بَرَرَةٍ (١٦:٨٠).
بُرِّزَتْ (٣٦:٧٩).

الْبُرُوْجِ (١:٨٥).
الْبَرِيَّةِ (٧،٦:٩٨).
بَشِّرْ.هُمْ (٢٤:٨٤).
بَصِيْرًا (١٥:٨٤).
بَطْشَ (١٢:٨٥).
بُعْثِرَ (٩:١٠٠).
بُعْثِرَتْ (٤:٨٢).
بَعْدِ (٤:٩٨)
بَعْدَ (٣٠:٧٩)
بَعْدُ (٧:٩٥).
بَلْ(٩:٨٢)(١٤:٨٣)
(٢٢:٨٤)(١٩:٨٥،
٢١) (١٦:٨٧)
(١٧:٨٩).
الْبِلَادِ (١١،٨:٨٩).
بَلٰى (١٥:٨٤).
الْبَلَدِ (٢،١:٩٠)
(٣:٩٥).
بَنٰى.هَا (٢٧:٧٩)
(٥:٩١).
بَنَيْنَا (١٢:٧٨).
بَنِيْ.هِ (٣٦:٨٠).
الْبَيْتِ (٣:١٠٦).
بَيِّنٍ (٧:٨٦).
الْبَيِّنَةُ (٤،١:٩٨).
بَيْنَ.هُمَا (٣٧:٧٨).
تَاْتُوْنَ (١٨:٧٨).
تَاْتِيَ.هُمْ (١:٩٨).
تَاْكُلُوْنَ (١٩:٨٩).
تُؤْثِرُوْنَ (١٦:٨٧).
تَبَّ (١:١١١).
تَبَّتْ (١:١١١).
تُبْلٰى (٩:٨٦).
تَتْبَعُ.هَا (٧:٧٩).
تُتْلٰى (١٣:٨٣).

تَجْرِیْ (۱۱:۸۵)
(۸:۹۸).
تُجْزٰی (۱۹:۹۲).
تَجَلّٰی (۲:۹۲).
تَحٰضُّوْنَ (۱۸:۸۹).
تُحِبُّوْنَ (۲۰:۸۹).
تَحْتِ.هَا (۱۱:۸۵)
(۸:۹۸).
تُحَدِّثُ (۴:۹۹).
تَخْشٰی (۱۹:۷۹).
تَخَلَّتْ (۴:۸۴).
تَذْكِرَةٌ (۱۱:۸۰).
تَذْهَبُوْنَ (۲۶:۸۱).
تَرَ (۶:۸۹)(۱:۱۰۵).
تُرٰبًا (۴۰:۷۸).
التُّرَاثَ (۱۹:۸۹).
التَّرَآئِبِ (۷:۸۶).
تَرْجُفُ (۶:۷۹).
تَرَدّٰی (۱۱:۹۲).
تَرْضٰی (۵:۹۳).
تَرْكَبُنَّ (۱۹:۸۴).
تَرْمِیْ.هِمْ (۴:۱۰۵).
تَرَوُنَّ (۶:۱۰۲)
تَرَوُنَّ.هَا (۷:۱۰۲).
تَرْهَقُ.هَا (۴۱:۸۰).
تَزَكّٰی (۱۸:۷۹).
تَزَكّٰی (۱۴:۸۷).
تُسْـَٔلُنَّ (۸:۱۰۲).
تُسْقٰی (۵:۸۸).
تَسْمَعُ (۱۱:۸۸).
تَسْنِیْمٍ (۲۷:۸۳).
تَشَآءُوْنَ (۲۹:۸۱).
تَصَدّٰی (۶:۸۰).
تَصْلٰی (۴:۸۸).
تَضْلِیْلٍ (۲:۱۰۵).

تُطِعْ.هُ (۱۹:۹۶).
تَطَّلِعُ (۷:۱۰۴).
تَعْبُدُوْنَ (۲:۱۰۹).
تَعْرِفُ (۲۴:۸۳).
تَعْلَمُوْنَ (۳:۱۰۲،
۴، ۵).
تَفَرَّقَ (۴:۹۸).
تَفْعَلُوْنَ (۱۲:۸۲).
التَّقْوٰی (۱۲:۹۶)
تَقْوٰی.هَا (۸:۹۱).
تَقْوِیْمٍ (۴:۹۵).
تَقْهَرْ (۹:۹۳).
التَّكَاثُرُ (۱:۱۰۲).
تُكَذِّبُوْنَ (۹:۸۲)
(۱۷:۸۳).
تَكْذِیْبٍ (۱۹:۸۵).
تُكْرِمُوْنَ (۱۷:۸۹).
تَكُوْنُ (۵:۱۰۱).
تَلٰی.هَا (۲:۹۱).
تَلَظّٰی (۱۴:۹۲).
تِلْكَ (۱۲:۷۹).
تَلَهّٰی (۱۰:۸۰).
تَمْلِكُ (۱۹:۸۲).
تَنَزَّلُ (۴:۹۷).
تَنْسٰی (۶:۸۷).
تَنَفَّسَ (۱۸:۸۱).
تَنْفَعَ.هُ (۴:۸۰).
تَنْهَرْ (۱۰:۹۳).
تَوَّابًا (۳:۱۱۰).
تَوَاصَوْا (۱۷:۹۰،
۱۷) (۳،۳:۱۰۳).
تَوَلّٰی (۱:۸۰)(۲۳:۸۸)
(۱۶:۹۲)(۱۳:۹۶).
التِّیْنِ (۱:۹۵).
الثَّاقِبُ (۳:۸۶).

ثُبُوْرًا (۱۱:۸۴).
ثَجَّاجًا (۱۴:۷۸).
ثَقُلَتْ (۶:۱۰۱).
ثَمَّ (۲۱:۸۱).
ثُمَّ (۵:۷۸)(۲۲:۷۹)
(۲۰:۸۰، ۲۱، ۲۲،
۲۶)....
ثَمُوْدَ (۱۸:۸۵)(۸۹:
۹) ثَمُوْدُ (۱۱:۹۱).
ثُوِّبَ (۳۶:۸۳).
جَآءَ (۲۲:۸۹)
(۱:۱۱۰).
جَآءَتْ (۳۴:۷۹)
(۳۳:۸۰)
جَآءَتْ.هُمُ (۴:۹۸).
جَآءَ.كَ (۸:۸۰)
جَآءَ.هُ (۲:۸۰).
جَابُوا (۹:۸۹).
جَارِیَةٌ (۱۲:۸۸).
جِایْٓءَ (۲۳:۸۹).
الْجِبَالِ (۱۹:۸۸)
الْجِبَالَ (۷:۷۸)(۷۹:
۳۲) الْجِبَالُ (۲۰:۷۸)
(۳:۸۱) (۵:۱۰۱).
جَحِیْمٍ (۱۴:۸۲)
الْجَحِیْمِ (۱۶:۸۳)
الْجَحِیْمَ (۳۹:۷۹)
(۶:۱۰۲) الْجَحِیْمُ
(۳۶:۷۹)(۱۲:۸۱).
جَزَآءً (۲۶:۷۸، ۳۶)
جَزَآؤُ.هُمْ (۸:۹۸).
جَعَلْنَا (۹:۷۸،
۱۰، ۱۱، ۱۳).
جَعَلَ.هٗ (۵:۸۷)
جَعَلَ.هُمْ (۵:۱۰۵).

جَلّٰی.هَا (۳:۹۱).
جَمًّا (۲۰:۸۹).
جَمَعَ (۲:۱۰۴).
جَمْعًا (۵:۱۰۰).
جَنّٰتٍ (۱۶:۷۸)
جَنّٰتُ (۸:۹۸)
جَنّٰتٌ (۱۱:۸۵).
الْجِنَّةِ (۶:۱۱۴).
جَنَّةٍ (۱۰:۸۸)
الْجَنَّةَ (۴۱:۷۹)
الْجَنَّةُ (۱۳:۸۱)
جَنَّتِ.یْ (۳۰:۸۹).
الْجُنُوْدِ (۱۷:۸۵).
الْجَوَارِ (۱۶:۸۱).
جُوْعٍ (۷:۸۸)
(۴:۱۰۶).
الْجَهْرَ (۷:۸۷).
جَهَنَّمَ (۲۱:۷۸)
(۱۰:۸۵)(۲۳:۸۹)
(۶:۹۸).
جِیْدِ.هَا (۵:۱۱۱).
حَاسِدٍ (۵:۱۱۳).
الْحَافِرَةِ (۱۰:۷۹).
حَافِظٌ (۴:۸۶).
حٰفِظِیْنَ (۱۰:۸۲)
(۳۳:۸۳).
الْحٰكِمِیْنَ (۸:۹۵).
حَامِیَةٌ (۱۱:۱۰۱)
حَامِیَةً (۴:۸۸).
حُبِّ (۸:۱۰۰)
حُبًّا (۲۰:۸۹).
حَبًّا (۱۵:۷۸)
(۲۷:۸۰).
حَبْلٌ (۵:۱۱۱).
حَتّٰی (۵:۹۷).

(۱:۹۸) (۲:۱۰۲).
حِجَارَةٍ (۴:۱۰۵).
حِجْرٍ (۵:۸۹).
حَدَآئِقَ (۳۲:۷۸)
(۳۰:۸۰).
حَدِّثْ (۱۱:۹۳).
حَدِیْثُ (۱۵:۷۹)
(۱۷:۸۵) (۱:۸۸).
الْحَرِیْقِ (۱۰:۸۵).
حِسَابًا (۲۷:۷۸،
۳۶) (۸:۸۴)
حِسَابَ.هُمْ (۲۶:۸۸).
حَسَدَ (۵:۱۱۳).
الْحُسْنٰی (۶:۹۲، ۹).
حَشَرَ (۲۳:۷۹).
حُشِرَتْ (۵:۸۱).
حُصِّلَ (۱۰:۱۰۰).
الْحَطَبِ (۴:۱۱۱).
الْحُطَمَةِ (۴:۱۰۴)
الْحُطَمَةُ (۵:۱۰۴).
الْحَقِّ (۳:۱۰۳)
الْحَقُّ (۳۹:۷۸).
حُقَّتْ (۲:۸۴، ۵).
حِلٌّ (۲:۹۰).
حَمَّالَةَ (۴:۱۱۱).
حَمْدِ (۳:۱۱۰).
الْحَمِیْدِ (۸:۸۵).
حَمِیْمًا (۲۵:۷۸).
حُنَفَآءَ (۵:۹۸).
الْحَیٰوةَ (۳۸:۷۹)
(۱۶:۸۷)
حَیَاتِ.یْ (۲۴:۸۹).
خَابَ (۱۰:۹۱).
خَاسِرَةٌ (۱۲:۷۹).
خَاشِعَةٌ (۹:۷۹)

سَعٰی (٣٥:٧٩).
سُعِّرَتْ (١٢:٨١).
سَعِيْرًا (١٢:٨٤).
سَعْيَ.كُمْ (٤:٩٢)
سَعْيِ.هَا (٩:٨٨).
سَفَرَةٍ (١٥:٨٠).
سُقْيٰا.هَا (١٣:٩١).
سَلٰـمٌ (٥:٩٧).
السَّمَآءِ (١:٨٥)
(١:٨٦، ١١)
(١٨:٨٨) (٥:٩١)
السَّمَآءُ (١٩:٧٨)
(٢٧:٧٩)(١١:٨١)
(١:٨٢) (١:٨٤).
السَّمٰوٰتِ (٣٧:٧٨)
(٩:٨٥).
سَمْكَ.هَا(٢٨:٧٩).
سَوّٰی (٢:٨٧)
سَوّٰی.كَ (٧:٨٢)
سَوّٰی.هَا (٢٨:٧٩)
(٧:٩١، ١٤).
سَوْطَ (١٣:٨٩).
سَوْفَ (٨:٨٤، ١١)
(٢١:٩٢) (٥:٩٣)
(٣:١٠٢، ٤).
سُيِّرَتْ (٢٠:٧٨)
(٣:٨١).
سِيْنِيْنَ (٢:٩٥).
شَآءَ(٣٩:٧٨)(١٢:٨٠،
٢٢) (٢٨:٨١)
(٨:٨٢) (٧:٨٧).
شَاْنٌ (٣٧:٨٠).
شَانِئَ.كَ (٣:١٠٨).
شَاهِدٍ (٣:٨٥).
الشِّتَآءِ (٢:١٠٦).

شَتّٰی (٤:٩٢).
شِدَادًا (١٢:٧٨).
شَدِيْدٌ (١٢:٨٥)
(٨:١٠٠).
شَرِّ (٢:١١٣، ٣، ٤،
٥) (٤:١١٤)
شَرٌّ (٦:٩٨)
شَرًّا (٨:٩٩).
شَرَابًا (٢٤:٧٨).
شَفَتَيْنِ (٩:٩٠).
الشَّفْعِ (٣:٨٩).
الشَّفَقِ (١٦:٨٤).
شَقًّا (٢٦:٨٠).
شَقَقْنَا (٢٦:٨٠).
الشَّمْسِ (١:٩١)
الشَّمْسُ (١:٨١).
شَهْرٍ (٣:٩٧).
شُهُوْدٌ (٧:٨٥).
شَهِيْدٌ (٩:٨٥)
(٧:١٠٠).
شَيْءٍ (٢٩:٧٨)
(١٨:٨٠) (٩:٨٥)
شَيْـًٔا (١٩:٨٢).
شَيْطٰنٍ (٢٥:٨١).
صَاحِبَةِ.هٖ(٣٦:٨٠).
صَاحِبُ.كُمْ(٢٢:٨١).
الصَّآخَّةُ (٣٣:٨٠).
الصّٰلِحٰتِ (٢٥:٨٤)
(١١:٨٥) (٦:٩٥)
(٧:٩٨) (٣:١٠٣).
صَالُوْا (١٦:٨٣).
صَبَّ (١٣:٨٩).
صَبًّا (٢٥:٨٠).
صَبَبْنَا (٢٥:٨٠).
الصُّبْحِ (١٨:٨١)

صُبْحًا (٣:١٠٠).
الصَّبْرِ (١٧:٩٠)
(٣:١٠٣).
صُحُفٍ (١٣:٨٠)
صُحُفِ (١٩:٨٧)
الصُّحُفِ (١٨:٨٧)
الصُّحُفُ (١٠:٨١)
صُحُفًا (٢:٩٨).
الصَّخْرَ (٩:٨٩).
صَدْرَ.كَ (١:٩٤).
الصَّدْعِ (١٢:٨٦).
صَدَّقَ (٦:٩٢).
صُدُوْرِ (٥:١١٤)
الصُّدُوْرِ (١٠:١٠٠).
صَفًّا (٣٨:٧٨)
(٢٢:٨٩، ٢٢).
صَلِّ (٢:١٠٨).
صَلَاةِ.هِمْ(٥:١٠٧)
الصَّلٰوةَ (٥:٩٨).
صَلّٰی (١٥:٨٧)
(١٠:٩٦).
الصُّلْبِ (٧:٨٦).
الصَّمَدُ (٢:١١٢).
صَوَابًا (٣٨:٧٨).
الصُّوْرِ (١٨:٧٨).
صُوْرَةٍ (٨:٨٢).
الصَّيْفِ (٢:١٠٦).
ضَاحِكَةٌ (٣٩:٨٠).
ضَآلًّا (٧:٩٣).
ضَآلُّوْنَ (٣٢:٨٣).
ضَبْحًا (١:١٠٠).
الضُّحٰی (١:٩٣)
ضُحٰی.هَا (٢٩:٧٩،
٤٦) (١:٩١).
ضَرِيْعٍ (٦:٨٨).

ضَنِيْنٍ (٢٤:٨١).
الطَّارِقِ (١:٨٦)
الطَّارِقُ (٢:٨٦).
الطّٰغِيْنَ (٢٢:٧٨).
الطَّآمَّةُ (٣٤:٧٩).
طَبَقٍ (١٩:٨٤)
طَبَقًا (١٩:٨٤).
طَحٰی.هَا (٦:٩١).
طَعَامِ (١٨:٨٩)
(٣:١٠٧)طَعَامٌ(٦:٨٨)
طَعَامِ.هٖ (٢٤:٨٠).
طَغٰی(١٧:٧٩، ٣٧).
طَغَوْا (١١:٨٩).
طَغْوٰی.هَا(١١:٩١).
طُوْرِ (٢:٩٥).
طُوًی (١٦:٧٩).
طَيْرًا (٣:١٠٥).
ظَنَّ (١٤:٨٤).
ظَهْرَ.كَ (٤:٩٤)
ظَهْرِ.هٖ (١٠:٨٤).
عَآئِلًا (٨:٩٣).
عَابِدٌ (٤:١٠٩).
عٰبِدُوْنَ(٣:١٠٩، ٥).
عَادٍ (٦:٨٩).
الْعٰدِيٰتِ (١:١٠٠).
الْعٰلَمِيْنَ (٢٧:٨١،
٢٩) (٦:٨٣).
عَالِيَةٍ (١٠:٨٨).
عَامِلَةٌ (٣:٨٨).
عِبٰدِ.یْ (٢٩:٨٩).
عَبْدًا (١٠:٩٦).
عَبَدْتُّمْ (٤:١٠٩).
عِبْرَةً (٢٦:٧٩).
عَبَسَ (١:٨٠).
عَدَّدَ.هٗ (٢:١٠٤).

عَدَلَ.كَ (٧:٨٢).
عَدْنٍ (٨:٩٨).
عَذَابٍ (٢٤:٨٤)
(١٣:٨٩)
عَذَابُ(١٠:٨٥، ١٠)
الْعَذَابَ (٢٤:٨٨)
عَذَابًا(٣٠:٧٨، ٤٠)
عَذَابَ.هٗ (٢٥:٨٩).
الْعَرْشِ (٢٠:٨١)
(١٥:٨٥).
الْعَزِيْزِ (٨:٨٥).
الْعُسْرِ (٥:٩٤، ٦).
الْعُسْرٰی (١٠:٩٢).
عَسْعَسَ (١٧:٨١).
الْعِشَارُ (٤:٨١).
عَشْرٍ (٢:٨٩).
عَشِيَّةً (٤٦:٧٩).
عَصٰی (٢١:٧٩).
الْعَصْرِ (١:١٠٣).
عَصْفٍ (٥:١٠٥).
عَطَآءً (٣٦:٧٨).
عُطِّلَتْ (٤:٨١).
عِظَامًا (١١:٧٩).
عَظِيْمٍ (٥:٨٣)
الْعَظِيْمِ (٢:٧٨).
عُقْبٰی.هَا (١٥:٩١).
الْعَقَبَةَ (١١:٩٠)
الْعَقَبَةُ (١٢:٩٠).
الْعُقَدِ (٤:١١٣).
عَقَرُوْا.هَا(١٤:٩١).
عَلٰی(٢٤:٨١)(٢:٨٣،
١٤، ٢٣، ٣٥)....
عَلَيْكَ(٧:٨٠)عَلَيْكُمْ
(١٠:٨٢)عَلَيْنَا
(٢٦:٨٨)(١٢:٩٢)

(١١٢:١).
الْهَوٰى (٧٩:٤٠).
هِيَ (٧٩:١٣، ٣٩،
٤١) (٩٧:٥)هِيَ.هُ
(١٠١:١٠).
يَا (٧٨:٤٠)
(٨٩:٢٤)يٰٓاَيَّتُهَا
(٨٩:٢٧)يٰٓاَيُّهَا
(٨٢:٦) (٨٤:٦)
(١٠٩:١).
يُؤْتُوا (٩٨:٥).
يُؤْتِيْ (٩٢:١٨).
يُؤْمِنُوْا (٨٥:٨)
يُؤْمِنُوْنَ (٨٤:٢٠).
يُبْدِئُ (٨٥:١٣).
يَتَجَنَّبُ.هَا(٨٧:١١).
يَتَذَكَّرُ (٧٩:٣٥)
(٨٩:٢٣).
يَتَزَكّٰى (٩٢:١٨).
يَتَسَآءَلُوْنَ (٧٨:١).
يَتَغَامَزُوْنَ (٨٣:٣٠).
يَتَكَلَّمُوْنَ(٧٨:٣٨).
يَتْلُوْا (٩٨:٢).
يَتَنَافَسِ (٨٣:٢٦).
يَتُوْبُوْا (٨٥:١٠).
الْيَتِيْمَ (٨٩:١٧)
(٩٣:٩) (١٠٧:٢)
يَتِيْمًا (٩٠:١٥)
(٩٣:٦).
يَجِدْ.كَ (٩٣:٦).
يَجْعَلْ (١٠٥:٢).
يُجَنَّبُ.هَا(٩٢:١٧).
يُحَاسَبُ (٨٤:٨).
يَحْسَبُ (٩٠:٥، ٧)
(١٠٤:٣).

يَحُضُّ (١٠٧:٣).
يَحُوْرَ (٨٤:١٤).
يَحْيٰى (٨٧:١٣).
يَخَافُ (٩١:١٥).
يَخْرُجُ (٨٦:٧).
يُخْسِرُوْنَ (٨٣:٣).
يَخْشٰى (٧٩:٢٦)
(٨٠:٩) (٨٧:١٠)
يَخْشٰى.هَا(٧٩:٤٥).
يَخْفٰى (٨٧:٧).
يُخْلَقْ (٨٩:٨).
يَدَا (١١١:١)
يَدَا.هُ (٧٨:٤٠).
يَدْخُلُوْنَ (١١٠:٢).
يُدْرِيْ.كَ (٨٠:٣).
يَدُعُّ (١٠٧:٢).
يَدْعُ (٩٦:١٧)
يَدْعُوْا (٨٤:١١).
يَذَّكَّرُ (٨٠:٤)
(٨٧:١٠).
يَذُوْقُوْنَ (٧٨:٢٤).
يُرَآءُوْنَ (١٠٧:٦).
يَرٰى (٧٩:٣٦)
(٩٦:١٤).
يَرْجُوْنَ (٧٨:٢٧).
يَرْضٰى (٩٢:٢١).
يَرَوْا (٩٩:٦).
يَرَوْنَ.هَا (٧٩:٤٦).
يَرَ.هُ (٩٠:٧)
(٩٩:٧، ٨).
يُرِيْدُ (٨٥:١٦).
يَزَّكّٰى (٨٠:٣، ٧).
يَسْـَٔلُوْنَ.كَ (٧٩:٤٢).
يَسْتَقِيْمَ (٨١:٢٨).
يَسْتَوْفُوْنَ (٨٣:٢).

يَسْجُدُوْنَ(٨٤:٢١).
يُسْرِ (٨٩:٤).
يُسْرًا (٩٤:٥، ٦).
الْيُسْرٰى (٨٧:٨)
(٩٢:٧).
يَسَّرَ.هُ (٨٠:٢٠).
يَسْعٰى (٧٩:٢٢)
(٨٠:٨).
يُسْقَوْنَ (٨٣:٢٥).
يَسْمَعُوْنَ (٧٨:٣٥).
يُسْمِنُ (٨٨:٧).
يَسِيْرًا (٨٤:٨).
يَشَآءَ (٨١:٢٩).
يَشْرَبُ (٨٣:٢٨).
يَشْهَدُ.هُ (٨٣:٢١).
يَصْدُرُ (٩٩:٦).
يَصْلٰى (٨٤:١٢)
(٨٧:١٢)(١١١:٣)
يَصْلٰى.هَا (٩٢:١٥).
يَصْلَوْنَ.هَا(٨٢:١٥).
يَضْحَكُوْنَ(٨٣:٢٩،
٣٤).
يَطْغٰى (٩٦:٦).
يَظُنُّ (٨٣:٤).
يَعْبُدُوْا (٩٨:٥)
(١٠٦:٣).
يُعَذِّبُ (٨٩:٢٥)
يُعَذِّبُ.هُ (٨٨:٢٤).
يُعْطِيْ.كَ (٩٣:٥).
يَعْلَمُ (٨٧:٧)
(١٠٠:٩)
يَعْلَمْ (٩٦:٥، ١٤).
يَعْلَمُوْنَ (٧٨:٤،
٥) (٨٢:١٢).
يَعْمَلْ (٩٩:٧، ٨).

يُعِيْدُ (٨٥:١٣).
يَغْشٰى (٩٢:١)
يَغْشٰى.هَا (٩١:٤).
يُغْنِيْ (٨٨:٧)
(٩٢:١١)
يُغْنِيْ.هِ (٨٠:٣٧).
يَفِرُّ (٨٠:٣٤).
يَفْعَلُوْنَ (٨٣:٣٦)
(٨٥:٧).
يُقَالُ (٨٣:١٧).
يَقْدِرَ (٩٠:٥).
يَقْضِ (٨٠:٢٣).
يَقُوْلُ (٧٨:٤٠)
(٨٩:١٥، ١٦،
٢٤) (٩٠:٦).
يَقُوْلُوْنَ (٧٩:١٠).
يَقُوْمُ (٧٨:٣٨)
(٨٣:٦).
يُقِيْمُوْا (٩٨:٥).
الْيَقِيْنِ(١٠٢:٥،٧).
يُكَذِّبُ (٨٣:١٢)
(١٠٧:١)
يُكَذِّبُ.كَ (٩٥:٧).
يُكَذِّبُوْنَ (٨٣:١١)
(٨٤:٢٢).
يَكْسِبُوْنَ(٨٣:١٤).
يَكُنْ (٩٨:١)
(١١٢:٤)
يَكُوْنُ (١٠١:٤).
يَكِيْدُوْنَ (٨٦:١٥).
يَلْبَثُوْا (٧٩:٤٦).
يَلِدْ (١١٢:٣).
يَمْلِكُوْنَ (٧٨:٣٧).
يَمْنَعُوْنَ (١٠٧:٧).
يَمُوْتُ (٨٧:١٣).

يَمِيْنِ.هٖ (٨٤:٧).
يُنْبَذَنَّ (١٠٤:٤).
يَنْتَهِ (٩٦:١٥).
يَنْظُرُ (٧٨:٤٠) يَنْظُرُ
(٨٠:٢٤) (٨٦:٥).
يَنْظُرُوْنَ (٨٣:٢٣،
٣٥) (٨٨:١٧).
يُنْفَخُ (٧٨:١٨).
يَنْقَلِبُ (٨٤:٩).
يَنْهٰى (٩٦:٩).
يُوْثِقُ (٨٩:٢٦).
يُوَسْوِسُ (١١٤:٥).
يُوْعُوْنَ (٨٤:٢٣).
يُوْلَدْ (١١٢:٣).
يَوْمِ(٨٣:٥)(٩٠:١٤)
يَوْمِ (٨٣:١١)
يَوْمَ(٧٨:١٧،١٨،٣٨،
٤٠)(٧٩:٦،٣٥،٤٦)
(٨٠:٣٤)(٨٢:١٥،
١٩)(٨٣:٦)(٨٦:٩)
(١٠١:٤)
يَوْمُ (٨٢:١٧، ١٨)
الْيَوْمِ (٨٥:٢)
الْيَوْمَ (٨٣:٣٤)
الْيَوْمُ (٧٨:٣٩).
يَوْمَئِذٍ (٧٩:٨)
(٨٠:٣٧،٣٨، ٤٠)
(٨٢:١٩)(٨٣:١٠،
١٥)(٨٨:٢،٨)(٨٩:
٢٣،٢٥)(٩٩:٤،
٦) (١٠٠:١١)
(١٠٢:٨).